# نصرة میگزین

خصوصی شمارہ

رجب - 1442

ہمیں اپنی **خلافت** کو کھوئے ہوئے سو ہجری سال ہو گئے ہیں، ہم اُس وقت تک تبدیلی کا چہرہ نہیں دیکھ پائیں گے جب تک **خلافت** کو دوبارہ قائم نہ کر لیں

#YenidenHilafat #خلافت_کو_قائم_کرو #أقيموا_الخلافة #100

# فہرست

مسلمانوں کو یکجا کر دینے کیلئے خلافت کی پکار اب پوری دنیا میں پھیل چکی ہے جو ان شاء اللہ عالمی طاقت کے طور پر اس کی واپسی کی نوید ہے ........ 4

خلافت کا لرزا دینے والا خاتمہ اور امت کی ڈھال کا یہ شدید نقصان برِ صغیر کے مسلمانوں سے خلافت کے دوبارہ قیام کا تقاضا کرتا ہے ........ 6

مسلم امت کی یتیمی اور غلامی کے سو ہجری سال—خلافت ہی مسلمانوں کیلئے شفیق ماں باپ کے سائے کی طرح ہے ........ 11

اپنی ڈھال خلافت کی عدم موجودگی کے باعث مسلم خواتین کے ظلمت، ذلت اور مایوسی کے سو سال ........ 13

"خلافت کے خاتمے کو ایک صدی ہجری مکمل ہونے پر۔۔۔اے مسلمانو، اسے قائم کرو!" ........ 16

پہلے ہفتے کے روزمرہ پیغامات ........ 22

خلافت زمین پر اللہ کا سایہ ہے جو صدیوں تک ظلم و جبر سے بچاؤ کا باعث بنا اور دوبارہ خلافت کے قیام ہی سے وہ دور واپس آئے گا، ان شاء اللہ ........ 26

اسلام اور مسلمانوں کی عظمت خلافت سے تھی اور یہ عظمت دوبارہ خلافت کے قیام سے ہی واپس آئے گی ........ 35

دوسرے ہفتے کے روزمرہ پیغامات ........ 37

خلافت کا قیام ایک فرض ہے جس کے لیے ہم اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں ........ 41

خلافت کے انہدام کے سو سال پورے ہونے پر...اے مسلمانو! اس کے قیام کی طرف لپکو ........ 41

اسلام پوری دنیا پر نافذ ہونے کیلئے آسمان سے اتارا گیا قانون ہے! ........ 47

اے عمر الفاروقؓ کے بیٹو! ایک سو ہجری سال بغیر خلافت کے گزر گئے، لہٰذا اس کے قیام کی جدوجہد کرنے والوں کے ساتھ اگلی صفوں میں کھڑے ہو جاؤ ........ 49

تیسرے ہفتے کے روزمرہ پیغامات ........................................................ 51

خلافت کی واپسی کی بشارت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ کی طرف سے فتح وکامیابی کے حصول کے لیے صالح اعمال کریں ... 55

امت قیام خلافت کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وعدے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی بشارت کی تکمیل کیلئے کمربستہ ہے، تو اہل قوت! تم کب نصرہ دے کر اپنا قرض اتارو گے؟ ........................................................ 63

چوتھے ہفتے کے روزمرہ پیغامات ........................................................ 65

میں اپنی خلافت کو کھوئے ہوئے سو ہجری سال ہو گئے ہیں، ہم اُس وقت تک تبدیلی کا چہرہ نہیں دیکھ پائیں گے جب تک خلافت کو دوبارہ قائم نہ کرلیں ........................................................ 69

رجب مہم کی سرگرمیاں ........................................................ 74

100 شہروں سے پکار! ........................................................ 80

1342 ہجری بمطابق 1924 عیسوی کو خلافت کے خاتمے اور اس کی غیر موجودگی کی ایک صدی ہجری مکمل ہونے کے موقع پر امیر حزب التحریر اور جلیل القدر فقیہ عطا بن خلیل ابو الرَشتہ کی تقریر ........................................ 84

مہم کا اختتام: "خلافت کے خاتمے کو ایک صدی ہجری مکمل ہونے پر۔۔۔اے مسلمانو، اسے قائم کرو!" .............. 93

# مسلمانوں کو یکجا کردینے کیلئے خلافت کی پکار اب پوری دنیا میں پھیل چکی ہے جو ان شاءاللہ عالمی طاقت کے طور پر اس کی واپسی کی نوید ہے

خلافت کے تکلیف دہ خاتمے کو ایک صدی ہجری پورے ہونے پر حزب التحریر نے اس کے دوبارہ قیام کیلئے عالمی سطح پر ایک زبردست مہم چلائی۔ مغرب میں تیونس سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک تمام مسلم دنیا میں حزب التحریر کے شباب اور شبات نے اس سے متعلق مواد تقسیم کیا، سوشل میڈیا پر متحرک ہوئے اور پوری امت میں رابطہ مہم چلائی۔ مغرب میں مقیم مسلمانوں میں بھی حزب التحریر کے شباب نے نبوت کے نقش قدم پر خلافت کی پکار کو بلند کیا جو اس دعوت کے عالمی سطح پر بلند ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

الحمدللہ، یہ پکار مؤثر رہی اور اس کے مثبت نتائج سامنے آئے جنھوں نے پوری امت میں خلافت کے خاتمے کے نقصان پر بحث کو جنم دیا۔ بے شک اب مسلمان خلافت کے عظیم نقصان سے باخبر ہیں۔ 1342 ہجری بمطابق 1924 عیسوی میں ہونے والے خلافت کے خاتمے سے لیکر اب تک یہ مسلم امت پچاس سے زائد ریاستوں میں بٹ چکی ہے جن میں سے کچھ کی آبادی تو مسلم دنیا کے سب سے بڑے شہروں سے بھی کم ہے!۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اسلام کی اس ریاست کی کمی کو محسوس نہ کریں جس کی اتھارٹی ہمیں وحدت بخشتی ہے؟

یقیناً، آج اس تقسیم نے ہمیں بالکل ویسے ہی کمزور کر دیا ہے جیسے اسلام کی حکمرانی سے پہلے انصار کمزور تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حنین سے پہلے انصار کو یاد دلایا: **يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللهُ بِي، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي؟**، **"اے انصار! کیا میں نے تمھیں گمراہ حالت میں نہیں پایا اور پھر اللہ نے تمھیں میرے ذریعے ہدایت دی؟ کیا پہلے تم تقسیم نہیں تھے اور اللہ نے تمھیں میرے ذریعے اکٹھا کر دیا؟ کیا پہلے تم غریب نہیں تھے اور اللہ نے تمھیں میرے ذریعے غنی کر دیا؟"** (بخاری)۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ ان سے سوال پوچھتے تو وہ یہ جواب دیتے: **اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ**، **"بے شک اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم پر انعام کیا"۔**

جب انصار کے جنگجوؤں نے اسلام کو ایک ریاست اور اتھارٹی کے طور پر قائم کرنے کیلئے اپنی نصرت دی تو صرف اس وقت ہی مسلمان عملی طور پر یکجا ہو پائے جس نے ان کے دشمنوں کے خلاف ان کو مضبوط کر دیا۔ لٰہذا، ایک مسلم امت اس قابل ہو گئی کہ

طاقتور دشمنوں پر مکمل فتح حاصل کر سکے اور ان کے لوگ بغیر کسی زور و جبر کے جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔ بے شک آج اس وسیع مسلم امت کی مختلف زبانوں اور نسلوں پر مشتمل موجودگی اسلام کی اس نعمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

تو کیا آج ہماری صورتحال انصار جیسی نہیں؟ کیا آج ہم ان گمراہ کر دینے والے جابرانہ، آمرانہ اور جمہوری نظاموں تلے نہیں پِس رہے؟ کیا آج امت کو تقسیم کر دینے والی آگ کی تکالیف اس تڑپ کو جنم نہیں دیتی کہ ایک خلیفہ تلے دوبارہ وحدت حاصل کی جائے؟ کیا آج جب اسلامی حکمرانی موجود نہیں تو ہمارے لوگ بھوکے نہیں سوتے جبکہ دنیا کے وسائل ہمارے علاقوں میں بھرے پڑے ہیں؟

کیا اب صرف اس کی کمی نہیں کہ کئی لاکھوں پر مشتمل مسلم افواج آگے بڑھیں اور اسلام کی حکمرانی کیلئے اپنی نصرت دیں؟ بے شک اب وہ وقت آچکا ہے جب جہاد سے محبت کرنے والے آج کے انصار حزب التحریر کو اپنی نصرت فراہم کریں تاکہ ایک سو ہجری سال کے تکلیف دہ عرصے کے بعد اسلام کو پھیلانے والا قافلہ دوبارہ اپنے سفر پر گامزن ہو سکے۔

فہرست

# خلافت کا لرزا دینے والا خاتمہ اور امت کی ڈھال کا یہ شدید نقصان برِ صغیر کے مسلمانوں سے خلافت کے دوبارہ قیام کا تقاضا کرتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے روح الامین، جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ کی طرف سے نازل کردہ یہ وحی اپنی امت تک پہنچائی:

**إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ**

**"بے شک امام (خلیفہ) ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعے تحفظ حاصل ہوتا ہے"۔ (مسلم)**

یقیناً تمام مسلمانوں کا امام ہمارے دین میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ امام وہ ہے جو مسلمانوں پر اللہ کے نازل کردہ احکامات کے ذریعے حکومت کرتا ہے۔ امام وہ خلیفہ ہے جو تمام مسلمانوں کو ایک اسلامی اتھارٹی تلے وحدت بخشتا ہے۔ امام وہ ہے جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور جو اپنے حکم سے اختلافِ رائے کو حل کرتا ہے۔ تو پھر ایک سو ہجری سال پہلے یعنی 28 رجب 1342 ہجری بمطابق 3 مارچ 1924 عیسوی میں اس ڈھال کے نقصان کو کن الفاظ میں بیان کیا جائے؟ خلافت کے خاتمے کے واقعات پر برِ صغیر پاک وہند کے مسلمانوں کا کیا ردِ عمل تھا؟

جب مغربی استعمار نے بیمار عثمانی خلافت کے خون کے لیے تلوار اٹھائی تو برِ صغیر پاک وہند کے مسلمان ایک سفاک برطانوی قبضے تلے ہونے کے باوجود اس کے دفاع کیلئے متحرک ہو گئے۔ جب اطالویوں (اٹلی) نے ستمبر 1911 میں طرابلس میں خلافت پر حملہ کر کے طرابلس اور بن غازی پر قبضہ کر لیا تو پورے برِ صغیر پاک وہند میں عوامی اجلاس شروع ہو گئے جن میں "ظالمانہ اور ناجائز ترین جنگ کے خلاف ترکی کے سلطان اور ہمارے محترم خلیفہ" کی حمایت اور مدد کے لیے پکارا گیا۔ جب بلقان ریاستوں نے خلافت پر حملہ کیا تو اکتوبر 1912 میں متعدد مظاہرے ہوئے۔ خلافت کے لیے فنڈ (مالی مدد) جمع کرنے کی خاطر نومبر 1912 میں لاہور کی بادشاہی مسجد میں مخلص شاعر، علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی نظم "جوابِ شکوۃ" پڑھی۔ تحریکِ خلافت میں اترپردیش کے شوکت علی اور محمد علی جوہر نے خلافت کی مدد وحمایت کے لیے مسلمانوں کو متحرک کرنے کی کوششیں شروع کیں۔

جب مغربی استعمار نے خلافت پر اندر سے وار کرنے کیلئے عرب قومیت کے حربے کو استعمال کیا تو بیدار مسلمان حرکت میں آ گئے۔ جون 1916 میں عربوں کے قومی غدار شریف حسین کی عثمانی خلافت سے جنگ کے بعد پورے برِ صغیر

پاک وہند میں اس کی غداری کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ 26 جون 1916 میں لکھنؤ میں شریف حسین کے اس "شرمناک طرزِ عمل" سے متعلق مذمتی قرارداد منظور کی گئی۔ایک سال بعد جب صلیبی جنرل ایلن بائی نے مسجد الاقصیٰ کی بابرکت سرزمین پر قبضہ کر کے وہاں خلافت کی اتھارٹی کو ختم کر دیا تو دسمبر 1918 میں ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں درج تھا: "مقدس مقامات اور جزیرہ نما عرب پر نبی ﷺ کے خلیفہ، ترکی کے سلطان کے مکمل اور آزادانہ کنٹرول سے متعلق اسلامی قوانین کی ضرورت کو پوری توجہ دی جائے، جس کا مسلمانوں کی کتب احاطہ کرتی ہیں"۔

خلافت کے دارالحکومت استنبول پر مغربی استعمار کے قبضے نے برِ صغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا۔ فروری 1919 میں ایک فتویٰ جاری ہوا جس میں امام یا خلیفہ کے تقرر کو ایک فرض قرار دیا گیا۔ 21 ستمبر 1919 کو لکھنؤ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں مسلمانوں نے یہ اعلان کیا کہ "ترکی کی ممکنہ تحلیل اور ترک سلطنت کے حصوں سے چھوٹی چھوٹی متعدد ریاستوں کا قیام جو غیر مسلم طاقتوں کے زیرِ اثر ہوں، خلافت میں ناقابلِ قبول دخل اندازی ہے جو مسلم دنیا میں مستقل عدم اطمینان کا باعث بنے گا"۔ 17 اکتوبر 1919 کے دن کو "یومِ خلافت" قرار دیا گیا اور خلافت کی حفاظت کے لیے دعائیں کی گئیں۔ مسلمانوں میں خلافت کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور خلافت کانفرنسیں منعقد کی گئیں، خلافت کو بچانے کیلئے فنڈ جمع کیے گئے، "خلافت روپیہ" جاری کیا گیا جس پر قرآنی آیات کا ترجمہ لکھا ہوا تھا اور "خلافت" کے نام سے ایک جریدہ بھی شائع کیا گیا۔

جب برطانوی ایجنٹ اور ترک قوم پرست، مصطفیٰ کمال نے ایک مہلک ضرب لگائی اور 3 مارچ 1924 کو خلافت کا خاتمہ کر دیا تو برِ صغیر پاک وہند کے مسلمانوں میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی۔ 9 مارچ 1924 کو مسلمانوں نے خلافت کے بچاؤ کے لیے تقریبات کا انعقاد کیا اور ایک تار (ٹیلیگرام) جاری کیا جس میں خبردار کیا گیا کہ خلافت کا خاتمہ "شیطانی عزائم کا دروازہ کھول دے گا"۔ ایک اعلامیہ (سرکلر) جاری کیا گیا جس میں ہر نمازِ جمعہ میں لازمی طور پر معزول خلیفہ، عبدالمجید کا نام لینے کا کہا گیا۔

خلافت کے دفاع کی طویل اور انتھک سیاسی کاوشوں کے ساتھ ساتھ کچھ مسلم گروہوں اور مسلح جنگجوؤں نے خون پسینے سے خلافت کی حفاظت کی بھرپور کوشش میں اپنی جانیں بھی داؤ پر لگا دیں۔ پہلی جنگِ عظیم (1914-1918) کی شروعات میں، ممبئی میں $10^{th}$ بلوچ رجمنٹ کے کچھ افراد نے ان برطانوی افسروں کو گولی ماردی جو خلافت کے خلاف جنگ کے لیے سمندر پار کا سفر کرنے والے تھے۔ راولپنڈی اور لاہور میں فوجی دستے برطانیہ کے خلاف فعال ہو گئے۔ فرانس پہنچنے والے فوجیوں میں سے کچھ مسلم فوجیوں نے مسلمانوں کی مدد کی خاطر برطانیہ کے خلاف بغاوت کر دی۔ جنوری 1915 میں رنگون

میں موجود $130^{th}$ بلوچ نے میسوپوٹیمیا میں عثمانی خلافت کے خلاف لڑنے سے انکار کر دیا۔اس کے علاوہ، فروری 1915 میں پنجاب کے کچھ مسلمان سرحد (موجودہ خیبر پختونخوا) کے کچھ مسلمانوں کے ساتھ افغانستان داخل ہوئے تاکہ خلافت کو بچانے کیلئے ترکی جاکر برطانیہ کے خلاف لڑ سکیں۔1916 کے اوائل میں $15^{th}$ لانسر کے آفریدی یونٹوں کے بصرہ میں عثمانی خلافت کے خلاف پیشقدمی سے انکار کر دیا اور برطانیہ کے خلاف کھڑے ہو گئے۔مسلم افواج کے خلاف سفاکانہ اقدامات کے باوجود ہند کے مسلم فوجیوں کی ایک بڑی تعداد نے برطانیہ کے خلاف عثمانی خلافت کے شانہ بشانہ لڑائی میں شرکت کی۔

اسی اثناء میں ریشمی رومال تحریک کھڑی ہوئی، جس میں شیخ الہند اور ان کے ساتھیوں کے درمیان خط وکتابت ریشمی کپڑے کے ٹکڑوں پر ہوتی تھی جس کے ذریعے ایک فوج کھڑی کرنے کے لیے رضاکار بھرتی کرنے کی منصوبہ بندی کا خاکہ بنایا گیا۔ایک فوجی طاقت منظم کرنے کے لیے مولانا عبیداللہ سندھی کو افغانستان بھیجا گیا، مولانا انصاری کو سرحدی علاقے کے قبائل اور مولانا حسین احمد مدنی کو 1915 میں حجاز بھیجا گیا تاکہ عثمانی خلافت کی مدد کی جاسکے۔

جب مغربی استعمار نے ترکی پر قبضہ کر لیا تو مسلمانوں نے اپنی فوجی کاوشیں پھر بھی نہ روکیں۔فروری 1919 میں جاری کیے گئے فتوے کے مطابق کفار کی طرف سے کسی بھی مسلم ملک پر حملے کے صورت میں مسلمانوں کو اس کی مدد کے لیے آنا لازمی قرار دیا گیا۔مئی 1919 میں افغان مسلمانوں نے اچانک برطانیہ پر حملہ کر دیا، اترپردیش میں کفار کے خلاف جہاد کے پرچے بانٹے جا رہے تھے اور پنجاب اور بنگال میں اسلام کے غلبے کی واپسی کی بشارت پر پرچے تقسیم ہو رہے تھے۔فروری سے مئی 1921 تک مسلمانوں میں ایک فتویٰ تقسیم ہوتا رہا جس کے مطابق برطانوی فوج میں ملازمت کرنا اسلامی بنیادوں پر حرام قرار دیا گیا۔

بے شک، برِصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے خلافت کو بچانے کے فریضے کو ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔بلا شک وشبہ، اس شیطانیت کے بارے میں ان کا گمان درست ثابت ہوا جس کی وجہ سے ہماری ڈھال ہم سے چھن گئی۔

مسلم امت کی خلافت تباہ ہونے کے بعد سے کمزوریاں، حملے اور استحصال بارش کی طرح ہم پر برسنے لگے۔عرب اور ترک قومیت کی بنیاد پر بغاوتیں کھڑی کر کے ریاست کو اندر سے کمزور کرنے کے بعد، یہاں تک کہ وہ گر گئی، برطانیہ نے سابقہ خلافت کی لاش سے حاصل ہونے والے مسلمانوں کے علاقوں کو جنگ کا لوٹا ہوا مال سمجھ کر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں کاٹ دیا۔مسلمانوں کو وحدت بخشنے والی خلافت کی عدم موجودگی میں کفار ذرہ بھی نہیں جھجکے اور ریاستوں کو کاٹ کر مزید ریاستیں بنائیں، یہاں تک مسلمان مغرب کی "تقسیم کرو اور حکمرانی کرو" (Divide and Conquer) کی پالیسی کی تکلیف کی

شدت کو محسوس کرنے لگے۔ مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہونے کے باوجود، اسلامی وحدت کے ذریعے ہمیں مضبوط کرنے والی اسلامی طرزِ زندگی کی عدم موجودگی میں تمام اقوام ہم پر پل پڑیں، جیسا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا تھا: **يُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُم كَمَا تَدَاعَى الأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا**، "اقوام تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گی جیسے لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں"۔ پوچھا گیا، "کیا ہم تعداد میں کم ہوں گے"؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: **بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوكُمْ المَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنّ اللهُ فِي قُلُوبِكُم الوَهْنَ**، "نہیں، تم تعداد میں زیادہ ہو گے لیکن تمھاری وقعت سمندر میں موجود جھاگ کی طرح ہو گی۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں میں سے تمہارا ڈر نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں وہن داخل کر دیں گے"۔ پوچھا گیا، "یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہن کیا ہے"؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: **حُبّ الدّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ المَوْتِ**، "دنیا کی محبت اور موت کا ڈر"۔ (ابوداؤد)۔

اسلامی ریاستِ خلافت کے خاتمے کے بعد مغربی استعمار نے مسلمانوں پر ایسے حکمران مسلط کر دیے جو اللہ کی نازل کردہ وحی سے ہٹ کر جمہوریت، بادشاہت اور آمریت جیسے نظاموں کے ذریعے حکومت کرتے ہیں۔ گمراہ کن نظاموں کے ذریعے استعمار کو کھلی چھوٹ ہے کہ مسلم ریاستوں کے ساتھ گناہ پر مبنی فوجی اتحاد قائم کریں، انھیں ایک دوسرے سے لڑنے پر اکسائیں، چاہے ایران اور عراق ہوں یا سعودی عرب اور یمن۔ یہ سب اس وقت ممکن ہوا جب موجودہ حکمرانوں نے مسلمانوں کے حقیقی دشمنوں کی مدد وحمایت کے ذریعے مسلم علاقوں میں ان کے تسلط کو مضبوط کیا، جیسے فلسطین، مقبوضہ کشمیر وغیرہ۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ موجودہ حکمرانوں نے ان مسلمانوں سے بھی جنگ کی جو دشمنوں سے لڑتے ہیں، انھیں "دہشت گرد" کہا، امریکی صلیبیوں، یہودی وجود اور ہندو ریاست کے ساتھ مل کر ان کے قبضے کے خلاف ہر طرح کی مزاحمت کو توڑنے کے لیے سرگرم ہو گئے۔ بے شک، اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کرنے والے ایک امام کی عدم موجودگی میں ہم اس گڑھے میں گر گئے جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا تھا: **لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ**، "میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"۔ (مسلم)

ان گمراہ کن نظاموں کے ذریعے استعمار نے مسلم ریاستوں کو ایسے سودی قرضوں میں دھکیل دیا جہاں سے وہ کبھی نہ نکل سکیں اور ان کی صنعت اور زراعت کو ناکارہ بنانے کے لیے ان پر اقتصادی پابندیاں لگائیں۔ ہماری وسیع وعریض زمینوں، نوجوان آبادی اور دنیا کی بیشتر بڑی طاقتوں سے زیادہ وسائل ہونے کے باوجود ہمیں وحدت بخشنے والی خلافت کی عدم موجودگی

میں ہم غربت اور رسوائی میں ڈوبتے چلے جارہے ہیں جس کی وجہ وہ حکمران ہیں جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے ذریعے حکومت نہیں کرتے۔اللہ سبحان وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ * جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ﴾

"کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔جو دوزخ ہے اُس میں داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے"۔(ابراھیم-28:29)

بے شک امت کی ڈھال ،خلافت کے خاتمے سے برِصغیر کے مسلمان لرز اٹھے۔لہٰذا آج ایک سو ہجری سال بعد، خلافت کا یہ نقصان برِصغیر کے مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے فرض کی گئی خلافت کے دوبارہ قیام کی اس ذمہ داری کو پورا کریں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ برِصغیر کے مسلمان، چاہے وہ پاکستان میں ہوں، افغانستان میں، بنگلادیش میں، بھارت میں یا سری لنکا میں، وہ سب کے سب اسلام کے ساتھ ہی وفادار ہیں۔اب یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلافت کی واپسی کے لیے پورے جوش وجذبے سے کوشش کریں تاکہ برِصغیر پاک وہند پر اسلام کے غلبے سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو پورا کیا جاسکے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنْ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

"میری امت کے دو گروہوں کو اللہ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا، ایک وہ جو ہند فتح کرے گا اور دوسرا جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگا"۔(احمد، النسائی)

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے:

وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ

"رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ کیا۔اگر میں نے اسے پایا تو میں اس میں اپنی جان ومال لگادوں گا۔اگر مارا گیا تو بہترین شہداء میں سے ہوں گا اور اگر زندہ واپس آگیا تو (گناہوں سے) آزاد ابوہریرۃ ہوں گا"۔(احمد، النسائی، الحاکم)

فہرست

# مسلم امت کی یتیمی اور غلامی کے سو ہجری سال—خلافت ہی مسلمانوں کیلئے شفیق ماں باپ کے سائے کی طرح ہے

اس رجب 1442 ہجری کو خلافت کے انہدام کے 100 ہجری سال پورے ہو جائیں گے جس خلافت کے زیر سایہ مسلمان ایک ہزار سال سے زائد عرصے تک سیاسی، فوجی، معاشی، علمی، اور تہذیبی پہلو سے دنیا کی قیادت کرتے رہے۔اور جس خلافت کے خاتمے کے لیے یورپی استعمار نے عرب اور ترک غداروں کے ساتھ مل کر ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور بالآخر آج سے سو ہجری سال پہلے وہ اس گھناؤنی سازش میں کامیاب ہو گئے۔

یہ خلافت کا انہدام ہی تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو 50 سے زائد آڑھی ترچھی لکیروں سے کاٹ کر الگ ممالک قرار دے دیا گیا، اور انھیں نئے رنگ برنگے کپڑوں، بے ہنگم ترانوں اور جغرافیائی شناختوں کے ذریعے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان تمام ممالک کو مغرب کے ایجنٹ حکمرانوں اور مغربی نظاموں کے تحت کفریہ قوانین پر مبنی عالمی ورلڈ آرڈر کی چوکھٹ پر مؤدب غلام کی مانند کھڑا کر دیا گیا۔ ہماری شامی، مصری، ترک اور برصغیر کی مختلف بٹالین اور کور زالگ افواج بن کر ایک دوسرے کے سامنے 'بارڈر' پر کھڑی ہو گئیں جس میں سے کسی کی بھی ذمہ داری قبلہ اول کو آزاد کرانا نہ رہی، نہ ہی ان افواج پر دیگر مقبوضہ مسلم علاقوں کی ذمہ داری عائد کی گئی۔ مگر وقتاً فوقتاً استعماری آقاؤں کی خدمت کیلئے ہر جگہ ان افواج کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ ہمارے وسائل بکھر گئے اور لالچی عالمی سرمایہ داروں کی بھینٹ چڑھ گئے۔ ہماری تیل کی دولت فرانس کے منرل واٹر سے سستی ہو کر یورپ اور امریکہ کی ترقی کا ایندھن بن گئی لیکن ہمارے اپنے لوگ جو اسلامی نظام کے زیر سایہ امیر تھے، بھوک اور ننگ کا نشان بن گئے۔ وہ بیت المال ختم ہو گیا جو امیروں سے زکواۃ، عشر اور خراج وصول کر کے اس کے حق داروں کو پہنچاتا تھا۔ جہاد اور حدود معطل ہو گئے، ہمارے علاقوں میں کافر افواج ایسے دندنانے لگیں جیسے کہ یہ ان کی میراث کی زمین ہے۔ مشرق و مغرب میں کروڑوں مسلمان تہہ تیغ کر دیے گئے، لاکھوں خواتین کی آبروریزی کی گئی، کروڑوں بچے یتیم ہو چکے ہیں، اور مسلم سرزمین کافر طاقتوں کی باہمی چپقلش کا اکھاڑا بن گئی ہے، جبکہ مسلمان اپنی زمینوں پر محض تماشائی بن کر رہ گئے ہیں، جو ڈربے کی مرغی کی طرح اپنی ذبح ہونے کی باری کا انتظار کر رہے ہوں۔

**اے مسلمانو!** مغرب تمہیں یہ باور کروانا چاہتا ہے کہ تم مغلوب ہو، تم عالمی آرڈر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، تمہارے پاس مغرب جیسا جدید نظام نہیں۔ پس تمہیں مغرب کے افکار اپنا کر دنیا کے عالمی نظام میں سے کچھ حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اس شکنجے میں مسلم تعلیم یافتہ ذہن کو پھنسایا گیا تاکہ وہ مغرب کی پیروی کرے۔ اس حقیقت پسندانہ لائحہ عمل نے ہمیں صرف مزید غلامی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ جبکہ مسلمان دنیا وسائل، اہم ترین جغرافیائی خطے، نوجوان آبادی، جذبہ جہاد سے سرشار

کئی ملین افواج، جدید ترین اسلحے اور ان سب سے بڑھ کر واحد درست آئیڈیالوجی یعنی اسلام کی حامل ہے۔ یہ خلافت کا قیام ہی ہے جو ہمیں اس گہرے منجدھار سے نکال سکتا ہے، جس کیلئے حزب التحریر مکمل متبادل آئین، قوانین اور پالیسیوں کے ساتھ میدان عمل میں مسلمانوں کو پکار رہی ہے۔ یہ تبدیلی اس موجودہ سیٹ اپ اور حکمرانوں کو اکھاڑ کر قائم ہو گی، جس کی ابتداء کیلئے پاکستان ایک آئیڈیل چوائس ہے۔ ہر دن مزید مضبوط ہوتی غلامی تمہارے سامنے ہے۔ سو ہجری سالوں پر مبنی مغرب کی پیروی کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ آپ اپنے دین اسلام اور اس پر مبنی حکمرانی کی جانب لوٹ آئیں؟ یقیناً یہ وقت آ چکا ہے۔ آگے بڑھیں اور خلافت کے دوبارا قیام کے ذریعے اپنی عظمت رفتہ اور کھوئی ہوئی عزت اور مقام حاصل کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے روح الامین، جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ کی طرف سے نازل کردہ یہ وحی اپنی امت تک پہنچائی: **إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ "بے شک امام (خلیفہ) ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعے تحفظ حاصل ہوتا ہے"۔** (مسلم)

**ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس**

فہرست

# اپنی ڈھال خلافت کی عدم موجودگی کے باعث مسلم خواتین کے ظلمت، ذلت اور مایوسی کے سو سال

مسلم امّت کی تاریخ میں اس سال آنے والا رجب کا مہینہ ایک اور افسوسناک سنگِ میل بنے گا۔ اس رجب کے مہینے میں مسلمانوں کی عظیم ریاست اور اسلامی قیادت، خلافت کے خاتمے کو ایک صدی ہجری کا عرصہ مکمل ہو جائے گا جو اسلام کے دشمنوں، کمال اتاترک اور مغربی استعماری حکومتوں کے ہاتھوں ختم ہوئی تھی۔ اس بدترین سانحہ نے مسلم خواتین، ان کے بچوں اور گھرانوں پر تباہ کن اثرات مرتب کیے کیونکہ وہ اپنی اُس ریاست سے محروم ہو گئے جو ہمیشہ ان کی نگہبان، سرپرست اور ان کے حقوق، فلاح اور خوشحالی کی محافظ کے طور پر کھڑی رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، **«الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» "پس امام (خلیفہ) لوگوں پر نگہبان ہے اور اُس سے اُس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا"۔**
خلافت کی عدم موجودگی میں پچھلے سو سال کے عرصے میں مسلم خواتین کی زندگی موت، تباہی، بے حرمتی، غربت اور مایوسی کا شکار ہو گئی۔ وہ اور اُن کے بچے بے رحمانہ اور جارحانہ استعماری جنگوں، مسلم علاقوں میں مغرب کے سیکولر کٹھ پتلی حکمرانوں کی جابرانہ حکومتوں کے ساتھ ساتھ مسلم علاقوں پر کفار کے وحشیانہ قبضوں اور مسلم مخالف نسل کشی کا بنیادی نشانہ بنے رہے۔ ایک وقت تھا کہ ایک ایسی ریاست تھی جو اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کرتی تھی اور جس میں مسلم خواتین کی فلاح و بہبود اور حفاظت کرنا اہم ترین فرض ہوتا تھا اور اُس ریاست کے رہنما خواتین کی حرمت کے تحفظ کے لیے پوری فوج کو حرکت میں لے آتے تھے، اور آج ایک ایسی دنیا ہے کہ خلافت کے خاتمے کے بعد اسلام کے دشمن بلا کسی روک ٹوک کے مسلم خواتین کو ظلم، بھوک، قید، تشدد، عصمت دری اور قتل کا نشانہ بناتے ہیں، اور کوئی فوج ان کی حفاظت کے لیے حرکت میں نہیں آتی اور ان کی مدد کو نہیں پہنچتی، اور نہ ہی کوئی ریاست ان کو باعزت پناہ گاہ فراہم کرتی ہے۔

اس کے علاوہ اسلامی حکمرانی کی عدم موجودگی میں مسلم علاقوں میں خواتین کے خلاف جرائم اور ان کی حرمت پر حملے ایک معمول کی بات بن گئی۔ ان مسائل کے علاوہ مغربی لبرل اقدار کی وجہ سے پیدا ہونے والی بے راہ روی، مادہ پرستی اور کرپشن جیسے مزید مسائل کا بھی مسلم خواتین شکار ہیں جس نے نوجوانوں کے ذوق کو زہر آلود کر دیا ہے، اور انہیں دین سے دور کر کے ایک تباہ کن طرز زندگی کی جانب دھکیل دیا ہے۔ خلافت کے خاتمے کے بعد درآمدی لبرل اقدار کے ساتھ اسلامی معاشرے اور خاندان سے متعلق قوانین کو سیکولر بنانے کی کوشش نے بھی خاندان کے بنیادی یونٹ کے ٹوٹنے کے عمل

کو ایک وبائی صورت دے دی۔ اس پر مزید یہ کہ اسلامی نظام کی عدم موجودگی میں خواتین کو اعلیٰ تعلیم اور طبّی سہولیات سے مستفید ہونے کے حق سے محروم کر دیا گیا جو انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دیے ہیں کیونکہ تسلسل سے آنے والی نااہل اور کرپٹ حکومتوں کی وجہ سے تعلیم اور صحت کا شعبہ تباہ ہوتا چلا گیا جنہیں لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا کوئی احساس اور خیال نہیں۔ اس کے علاوہ خلافت کے خاتمے سے خواتین اُس ریاست سے محروم کر دی گئیں جس نے اُن کی مالی ضروریات اور تحفظ کو یقینی بنایا تھا۔ نتیجتاً انہیں خود اپنی ضروریات کا خیال رکھنا پڑا اور اکثر انہیں ایسے کام کرنے پڑے جس میں ان کا استحصال کیا گیا، یا وہ سڑکوں پر بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئیں یا وہ کچروں کے ڈھیر سے پیٹ کی آگ بجھانے کا سامان ڈھونڈنے لگیں۔ یہ صورتحال ماضی کی اُس صورتحال سے بالکل مختلف تھی جہاں خواتین کو ریاست میں بے شمار سہولیات اور حقوق حاصل تھے، وہ ریاست ایک مالدار ریاست تھی جس نے زمین سے غربت کا خاتمہ کیا، عوام کو خوشحال کیا اور ایسی شاندار تعلیم اور صحت کی سہولیات مہیا کیں جن سے مرد و خواتین دونوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ یقیناً اُن کی ڈھال اور سرپرست خلافت کی غیر موجودگی میں خواتین نے جن تکالیف، نقصان اور غموں کا سامنا کیا ہے وہ بے شمار اور لامتناہی ہیں۔

لہٰذا یہ مہم اُس عالمی مہم کا حصہ ہے جسے حزب التحریر نے امیر حزب التحریر، مشہور عالم، شیخ عطا بن خلیل ابوالرشتہ کی ہدایت پر اس عنوان کے تحت شروع کیا ہے: **"خلافت کے خاتمے کی ایک صدی مکمل ہونے پر۔۔۔اے مسلمانو، اسے قائم کرو!"**۔ حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے شعبہ خواتین نے اس سال رجب میں ایک عالمی مہم شروع کی ہے تا کہ خلافت کے خاتمے کے بعد مسلم خواتین دنیا بھر میں جس دکھ اور تکلیف کا شکار ہوئی ہیں انہیں اجاگر کیا جائے، اس ویژن کی وضاحت کی جائے کہ اسلام کی حکمرانی میں خواتین کے حقیقی حقوق، ان کا حقیقی کردار اور مقام کیا ہوگا اور نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے فوری قیام کا مطالبہ کیا جائے۔ اس مہم کے دوران خلافت کے زیر سایہ خواتین پر نام نہاد مظالم کو بے نقاب اور غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا جائے گا۔ اس مہم میں حزب التحریر کی خواتین یہ کہتی ہیں؛ سو سال کی ناقابل برداشت تکالیف، بے حرمتی اور نقصان بہت ہے! ہمیں مسلم امّت کی تاریخ کے اس تاریک ترین باب کو فوری طور پر ختم کرنا ہے! اے مسلمانو! ہم آپ کو پکارتے ہیں کہ اس اہم مہم کی حمایت کریں، اور اُن زبردست عزت حاصل کرنے والوں میں شامل ہو جائیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے دوسری خلافت راشدہ قائم کریں گے۔

#أقيموا_الخلافة

ReturnTheKhilafah#

YenidenHilafet#

#خلافت_کو_قائم_کرو

ڈاکٹر نظرین نواز

ڈائریکٹر شعبہ خواتین

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر

[فہرست](#)

# "خلافت کے خاتمے کو ایک صدی ہجری مکمل ہونے پر۔۔۔اے مسلمانو، اسے قائم کرو!"

(ترجمہ)

اللہ کے نام سے جو بہت ہی رحمدل، مہربان اور قابل ستائش ہے، دنیاوں کا مالک، کائنات کا مالک، آسمانوں و زمین اور انسانیت کا خالق ہے۔ وہی ہے جس نے پیغمبروں اور رسولوں کو بھیجا، اپنی کتابوں کے ذریعے قوموں کو خبردار کرنے والا، حساب کتاب کے دن، جنت اور جہنم کا مالک، جو تمام مخلوقات پر حاوی ہے۔ امت مسلمہ کی شفاعت کرنے والے اور اس امت کی گواہی دینے والے کہ اس نے انسانیت کو ہدایت سے روشناس کرایا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سب سے عظیم تخلیق محمد ﷺ، ان کے گھر والوں اور ان کے صحابہؓ پر درود و سلام۔

آج خلافت کے انہدام کی برسی ایک بار پھر ہمارے سامنے ہے، لیکن اس بار یہ اپنا سوواں سال پورا کر رہا ہے، اسی لیے ہم پر لازم ہے کہ اس صدی کا دوبارہ جائزہ لیں اور دیکھیں کہ خلافت کی عدم موجودگی کے بعد کیا ہوا ہے۔

اس 100 سال کے دو پہلو ہیں۔ ایک تاریک افسردہ پہلو، اور ایک روشن اور پُرجوش پہلو جو حوصلہ دلاتا ہے کہ جدوجہد اور کام کرتے رہیں۔

اس کے تاریک پہلو کے دو اہم ترین معاملات ہیں۔

**پہلا تاریک پہلو یہ ہے کہ اسلام کے حکمرانی خاتمہ ہو گیا،** اسلامی امت اور اس کے علاقوں پر کبھی ایسا وقت نہیں آیا تھا کہ ان پر ایک ساتھ اسلام کی حکمرانی کا خاتمہ ہوا ہو، جیسا کہ اس موجودہ دور میں ہو رہا ہے۔ آج دنیا میں کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام کی حکمرانی قائم ہو جبکہ امت کی آبادی تقریباً دو ارب ہے! بلکہ، مسلمان اس دور میں خود پر کافر مغرب کی سخت گرفت کی وجہ سے، کفر حکمرانی کے خود پر تجربات کر رہے ہیں اور یہ بھول گئے ہیں کہ یہ مغرب وہی کافر استعمار تھا جس نے ان کے خلاف اتحاد کیا اور ان کی زمینوں پر قبضہ کیا۔ اور اللہ کے دین سے دور رہنے کی وجہ سے صورتحال اس قدر خراب ہو گئی کہ خلافت کے خاتمے کے چالیس سال بعد معاشرہ اسلامی احکامات سے اس قدر دور ہو گیا کہ گویا اسلامی احکامات اور ان کی فہم ناپید ہونے کے قریب پہنچ گئی ہے۔

**دوسرا تاریک پہلو وہ سانحات ہیں** جن کا سامنا امت خلافت کی عدم موجودگی کی وجہ سے کر رہی ہے۔ اگرچہ امت نے خلافت کے تقریباً تیرہ سو سال کے دور میں بھی کئی سانحات کا سامنا کیا تھا لیکن پچھلے سو سال کے دوران خلافت کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس امت نے پہلے کے دور سے کہیں زیادہ سانحات دیکھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **«يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا»** "قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔"

**اور سانحات کا سلسلہ** رکا نہیں ہے بلکہ جاری و ساری ہے جیسا کہ مقدس الاقصیٰ کی یہودیوں کے ہاتھوں بے حرمتی، عراق کے معزز لوگوں کا خون کئی دہائیوں سے بہہ رہا ہے، شام کے شہر برباد کر دیے گئے اور اس کے لوگ بے گھر بلکہ ہجرت پر مجبور ہو گئے، یمن تباہ کر دیا گیا اور لوگ بیماریوں اور شدید بھوک کا سامنا کر رہے ہیں، مصر میں مسجدیں گرادی گئیں اور اس کے لوگ جبر اور غربت کی زندگی گزار رہے ہیں، لیبیا ایجنٹوں اور غداروں کے لڑائی میں ٹکڑے ہو رہا ہے، قدرتی وسائل کے باوجود سوڈان غربت کا شکار ہے، برما دنیا کے سامنے کھلم کھلا مسلمانوں کو عذاب دے رہا ہے، روس اور روس کے ہاتھوں بٹھائے گئے وسطی ایشیا کے حکمران اسلام کے خلاف لڑ رہے ہیں اور مسلمانوں پر مظالم دھا رہے ہیں، کشمیر پر ہندوؤں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور مسلمانوں پر بدترین مظالم ہو رہے ہیں، بھارت اپنے اندر موجود مسلمانوں کے بدترین تذلیل کر رہا ہے جو کہ اسی ملک کے شہری ہیں، اور کمیونسٹ چین ایغور مسلمانوں کے دل و دماغ سے اسلام کا نام و نشان مٹانے کی کوشش کر رہا ہے اور انہیں حرام اعمال انجام دینے پر مجبور کرتا ہے۔ افغانستان پر مذکرات کی ذلت مسلط کر دی گئی ہے۔ مالی کو فرانس نے برباد کر دیا۔ اور اس کے علاوہ جب سے خلافت تباہ ہوئی ہے فلپائین، الجزائر، بوسنیا، چیچنیا، فلسطین، لبنان، ایریٹیریا، صومالیہ، ازبکستان، پاکستان، آزربائیجان، وسطی افریقہ، سری لنکا، بنگلادیش، انڈونیشیا، بھارت، لائبیریا، تھائی لینڈ، ایتھوپیا اور دیگر کئی علاقوں میں مسلمان سانحات کا سامنا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی افواج کی جانب سے اپنی امت کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے کی وجہ سے بھی امت پر ان سانحات کے بوجھ میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ترکی، پاکستان، مصر، الجزائر، عراق، انڈونیشیا، حجاز، شام اور دیگر اسلامی افواج نے امت مسلمہ کو ناکام کر دیا۔ ان سب نے مشکل ترین صورتحال میں امت کو ناکام کیا، بلکہ اپنے ہتھیاروں، ساز و سامان اور تربیت صرف مسلمانوں پر ظلم کرنے کے لئے استعمال کیے۔

**جہاں تک اخلاقی سانحات کا تعلق ہے**، تو ابھی کافر استعماریوں کا ایک حربہ پوری طرح استعمال نہیں ہوتا کہ وہ دوسرا حربہ لے آتے ہیں اور ایک نیا سانحہ ڈھا دیتے ہیں۔ اور ینٹل ازم کے دھوکہ دہی سے لے کر اسلامی قانون کی توہین تک، دہشت

گردی کا الزام لگانے سے لے کر لبرل اسلام کا تصور پیش کرنے تک، جمہوری اسلام کے منصوبے سے اسلاموفوبیا کے مظہر تک، کافر استعماریوں کے حربے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے عقائد، ان کے قوانین اور ان کے رسول ﷺ پر اتنے حملے کیے گئے کہ یہ عمل مشرق سے لے کر مغرب تک سیکولر معاشروں میں مقبول عام بات بن گئی۔ نیوزی لینڈ جہاں قتل عام کے بعد بھی مسلمانوں کو ہراساں کیا جاتا ہے، اور خلیج عرب کے ممالک جہاں مسلمانوں پر مغربی تہذیب کی اقدار کو مسلط کیا جاتا ہے اور یہودی وجود کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کا عمل کوئی آخری عمل نہیں ہے۔ مدینہ اور مکّہ جنرل انٹرٹینمنٹ اتھارٹی کے غیر اخلاقی مواد کے حصار میں ہے جس کا سلسلہ کافر استعماری مغربی ممالک تک چلا جاتا ہے جہاں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی مہم کی فرانس قیادت کرتا ہے اور وہ مسلمانوں کو اپنے روزگار کے حوالے سے پریشان کرنے کے لیے پالیسیاں بناتا ہے۔ اور عالمی انٹرنیٹ کی جگہ کو نہیں بھولنا چاہیے جس کو سرمایہ دار کمپنیاں کنٹرول کرتی ہیں، جو خود اپنی مرضی سے یا مغربی کافر استعماری حکومتوں کے کہنے پر ہر اس اکاؤنٹ کو بند کر دیتی ہیں جن کے ذریعے اسلامی فکری قیادت امت کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب اسلامی امت کو اپنے علماء کی ضرورت ہوتی ہے، جو ان کے لیے اس حق وسچ کی راہ کو اس وقت روشن کر کے واضح کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جب مغرب اپنے زہر اور دھوکے کو پھیلا رہا ہے، تو ان مشکل لمحات میں، سرکاری درباری علماء، خصوصاً وہ جو میڈیا کے پلیٹ فارم پر متحرک ہیں یا علماء کے گروہوں کے سربراہ ہیں، انہوں نے امت کو مایوس کیا۔ ایسے علماء نے سود، کفار کی فوج کے ہمراہ لڑنے، سکارف اتارنے، مغربی تہذیب میں جذب ہو جانے اور کفر کی حکومت کا حصہ بننے کو جائز قرار دیا۔ اور ان میں سے کچھ علماء نے تو ان لوگوں کے خلاف لڑائی لڑی جو اسلام کی حکمرانی کی بحالی کے لیے کام کرتے ہیں، لہٰذا درباری علماء کے اس کردار نے اخلاقی سانحہ کی شدت میں اضافہ کر دیا۔

## لیکن اللہ اپنے نور کو مکمل کرے گا

جہاں تک روشن پہلو کی بات ہے تو گذشتہ 100 سال میں اسلام کو زندہ ہونے سے روکنے کے لئے کافر مغرب نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تمام طاقت جمع کی، لیکن اس کے باوجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو رسوا کیا اور امت میں مخلص لوگوں کو کھڑا کیا اور ان مخلص لوگوں اس بات کی جانب رہنمائی کی جو اسے (سبحانہ و تعالیٰ) راضی کرتی ہے۔ اسلام کے داعی استعماری ممالک کے ظلم سے زیادہ عزم رکھتے ہیں، ان کا ایمان اسلام کے دشمنوں اور ظالموں سے زیادہ مضبوط ہے، اور ان لوگوں سے زیادہ استقامت کے ساتھ کھڑے ہیں جن کے دل بیمار ہیں۔ ان داعیوں نے امت کو اپنے ہاتھوں سے نہیں نکلنے دیا اور وہ اس کی ہدایت اور رہنمائی کرتے رہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے انہوں نے بے شمار قربانیاں دیں۔ ان داعیوں میں

سے کئی شہید ہوئے تو کئی کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا، اور کئی داعیوں کو ویسے ہی اپنے گھروں سے نکال دیا گیا جیسا کہ پہلے دور کے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا گیا تھا۔ اور چونکہ اللہ کی رضا کا حصول ان کا ہدف تھا اور امت کا شاندار جواب ان کی حوصلہ افزائی اور سکون کا باعث تھا، **تو وہ خود بھی ڈٹے رہے اور اپنے ساتھ امت کو استقامت کے ساتھ کھڑا رکھا**۔ اور آج ہم ایک ایسی امت کے سامنے کھڑے ہیں جو زندگی سے بھرپور ہے اور جس میں مخلص نوجوان موجود ہیں جو اپنے دین کو حق سمجھتے ہیں اور اس امت کو یکجا کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ قرآن اور سنت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس امت کے عزت و وقار کو بحال کرے گا، اس کے لیے نئے علاقے کھول دے گا اور اس کی تہذیب کو وسعت دے گا۔

## مغربی تہذیب کا زوال شروع ہو چکا ہے

جہاں تک استعماری کافر مغرب کا تعلق ہے تو اس کا زوال شروع ہو چکا ہے بالکل ویسے ہی جیسا کہ اس سے پہلے مشرق میں سوشل ازم کا زوال ہوا تھا۔ فرانس نے اپنے دماغ کا مردہ ہونا تسلیم کر لیا جب اس نے اسلام کے خلاف قوانین بنانے کے لیے اپنے ہی سیاسی آیڈیالوجی سے انحراف کیا۔ یورپی یونین کا گروہ اس وقت بے نقاب ہو گیا جب اس نے یورپی پارلیمنٹ میں برطانیہ کی یورپی یونین کی علیحدگی پر خوشی کے شادیانے بجائے۔ امریکا نے مغربی ممالک کے درمیان موجود اختلافات کو مزید بھڑکایا جب اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا اور اپنا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے لے آیا، اور اس نے اپنے لیے ایک ایسا صدر منتخب کیا جو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے امریکا کے ذاتی مفادات کا اعلان کرتا تھا اور اپنے ہی اتحادیوں کے خلاف انتہائی برا رویہ اپناتا تھا۔ اس طرح مغرب کے سب سے بڑے ملک نے اخلاقی رہنما کے کردار سے دستبرداری اختیار کر لی بلکہ امریکا معاشی تنازعات کو جنم دینے والا ملک بن گیا۔

پھر اللہ نے اس دنیا میں کورونا وائرس بھیجا اور مغربی تہذیب جس چیز کو سب سے زیادہ مقدم رکھتی ہے، معیشت، اس وائرس نے ٹھیک اسے ہی نشانہ بنایا۔ کورونا وباء نے انسانی جسم سے زیادہ سرمایہ دارانہ نظام کی معیشت کو اپنے حملے کا نشانہ بنایا۔ وائرس نے گلوبلائزیشن کو اپنے قابو میں کر لیا۔ وہ لالچی معاشی مشین جس کو سرمایہ دارانہ حکومتوں نے عالمی مارکیٹوں کو تسخیر کرنے کے لیے تعمیر کیا تھا۔ گلوبلائزیشن کی مشین نے وائرس کو قابو کرنے کی کوشش کو مشکل کر دیا۔ کئی مہینوں تک ممالک اپنی سرحدوں کو بند کرنے سے ہچکچاتے رہے یہاں تک کہ جب انہوں نے سرحدیں بند کیں تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ اور جب انہوں نے اس وباء سے نمٹنا شروع کیا، تو اللہ نے درست راہ کی جانب ان کی رہنمائی نہیں کی، اور وہ خود اپنے قدموں پر چلتے ہوئے اپنی منزل کی جانب بڑھتے گئے۔ لہٰذا، کورونا وباء مغرب کے زوال اور تقسیم کی ایک اور وجہ بن گئی۔ اس وباء کی وجہ سے

یورپی یونین کے ممالک نے کچھ تجارتی قافلوں کی سمت تبدیل کر دی تا کہ طبّی مواد و آلات پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور اسی وباء کی وجہ سے ہی امریکا کے سرمایہ دار کمپنیوں کے درمیان معیشت کو بند کرنے یا کھلا رکھنے کے حوالے سے زبردست تنازع پیدا ہوا، اور یہ تنازع صدارتی انتخابات تک پہنچ گیا جس نے معاشرے میں شدید نفرت انگیز تقسیم پیدا کر دی اور صورتحال اس سطح پر پہنچ گئی کہ ٹرمپ کے حمایتیوں نے دارالحکومت میں کیپیٹل ہل، دنیا میں جمہوریت کے سب سے مضبوط گڑھ، پر حملہ کر دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، ﴿**تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى**﴾ **"تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ (کفار) اکھٹے (اور ایک جان) ہیں مگر ان کے دل (ایک دوسرے سے) جدا جدا ہیں"** (الحشر، 59:14)۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿**لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مَّا أَلَّفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ**﴾ **"اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے"** (الانفال، 8:63)۔

## 100 ویں برسی کی اہمیت

اس بار خلافت کے خاتمے کی برسی کی دو وجوہات کی وجہ سے اہمیت ہے، پہلی وجہ تشویشناک اور پریشان کن ہے کیونکہ اگر خلافت کے خاتمے کو سو سال مکمل ہو گئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پوری ایک صدی اسلام کی حکمرانی کے بغیر گزر گئی، لہٰذا ہم پریشان ہیں کہ اسلامی امت کی موجودہ نسل کی نسبت سابق ان نسلوں سے ہو جاتی ہے جن کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس وجہ سے مذمت کی کہ وہ کئی صدیوں تک اللہ کے حکم کو نافذ نہیں کر سکے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، ﴿**فَلَوْلاَ كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُوْلُواْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الأَرْضِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا أُتْرِفُواْ فِيهِ وَكَانُواْ مُجْرِمِينَ**﴾ **"تو جو اُمتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ان میں ایسے ہوش مند کیوں نہ ہوئے جو ملک میں خرابی کرنے سے روکتے ہاں (ایسے) تھوڑے سے (تھے) جن کو ہم نے نجات دی۔ اور جو ظالم تھے وہ ان ہی باتوں کے پیچھے لگے رہے جس میں عیش وآرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے"** (ہود: 11:116)۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿**وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُواْ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُواْ لِيُؤْمِنُواْ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ**﴾ **"اور تم سے پہلے ہم کئی امتوں کو جب انہوں نے ظلم کا راستہ اختیار کیا ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے۔ ہم گنہگار لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں"** (یونس، 10:13)۔

جہاں تک دوسری وجہ کی بات ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی امت نے پچھلے سو سال کے دوران ہر قسم کی طرز حکمرانی کا تجربہ کرلیا ہے۔ امت نے سوشل ازم، بادشاہت، آمریت، قوم پرستی، بعث ازم، وطن پرستی، پارلیمانی و صدارتی جمہوریت، وفاقی نظام اور فرقہ واریت کو آزما کر دیکھ لیا ہے۔ امت نے ان تمام طرز حکمرانی کو خالص سیکولر ازم اور اسلام کے لبادے دونوں صورتوں میں آزمایا۔ ان تمام طرز حکمرانی کو آزمانے کے بعد یہ سب ایک کے بعد ایک ناکام ثابت ہوتے گئے۔ عرب بہار وہ سب سے بڑا موقع تھا جب اسلامی امت نے ان نظاموں کو سڑک پر اٹھا کر پھینک دیا تھا یہاں تک کہ لوگوں کا یہ نعرہ، "لوگ حکومت کا خاتمہ چاہتے ہیں"، کئی حکومتوں اور ریاستوں کے لیے ایک ڈرونا خواب بن گیا۔

جی ہاں، امت نے ہر طرح کے طرز حکمرانی کو آزما کر دیکھ لیا سوائے ایک اُس نظام کے جو کہ رسول اللہ ﷺ لائے اور جو خالص اسلام کا طرز حکمرانی ہے اور جسے رسول اللہ ﷺ کے معزز صحابہ کرامؓ نے بغیر کسی کمی بیشی کے نافذ کیا۔

ان دونوں وجوہات اور خلافت کے خاتمے کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے، ہم اسلامی امت کے تمام گروہوں، جماعتوں، شخصیات، اہل قوت کو دعوت دیتے ہیں۔ اس سال، ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ بغیر کسی تاخیر کے حزب التحریر، جس کے امیر عطا بن خلیل ابو الرشتہ ہیں، کی قیادت میں امت پر گرنے والی قیامتوں کی روک تھام اور نبوت کے نقش قدم پر دوسری خلافت راشدہ کے قیام کی جدوجہد میں شامل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **«ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ»** **"اور پھر نبوت کے نقش قدم پر خلافت قائم ہو گی"۔**

#أقيموا_الخلافة

#ReturnTheKhilafah

#YenidenHilafet

#خلافت_کو_قائم_کرو

انجینئر صالح الدین عضاضہ

ڈائریکٹر مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر

فہرست

# پہلے ہفتے کے روزمرہ پیغامات

امتِ مسلمہ ایک طویل عرصے کے لیے زوال و انحطاط سے دوچار ہوئی، پھر مغرب کی فکری جنگ نے اسے گھیرے میں لے لیا، قومی اور وطنی تنازعوں نے سر اُٹھایا، کافر استعمار امت میں فتنے اور فرقہ واریت کا بیج بونے میں کامیاب ہوگیا، پھروہ ترک اور عرب غداروں کی مدد سے ریاستِ خلافت کو گرانے میں کامیاب ہوگیا۔

اے مسلمانو اسے قائم کرو

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
#100

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

امت خلافت کی عدم موجودگی اور اللہ کی شریعت کی حکمرانی کھو دینے کی وجہ سے عزت و وقار اور اپنے دشمنوں سے حفاظت و بچاؤ سے محروم ہوگئی، وہ ایسے ربانی علماء سے محروم ہوگئی جو حق بات کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ نتیجتاً امت کی سیاسی اور اقتصادی پالیسیاں کافر استعمار کی طرف سے صادر ہونے لگیں۔

اے مسلمانو اسے قائم کرو

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
#100

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

سرمایہ داریت اور اس سے نکلنے والی جمہوریت کو پوری دنیا میں عمومی طور پر اور عالمِ اسلام میں خصوصی طور پر لوگوں کی گردنوں پر تسلط حاصل ہوگیا، جس نے پوری دنیا کو دائمی ابتری سے دوچار کردیا، مغرب نے دنیا کے وسائل پر کنٹرول حاصل کر کے لُوٹ مار کا بازار گرم کیا، اقوام کی نسل کشی کی گئی اور انہیں غلام بنایا گیا۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
#100

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

جب کافر استعمار ہمارے علاقوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے ہمارے وسائل کو بے دریغ لُوٹا۔ اس نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا دیں اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یمن، لیبیا، شام، فلسطین، کشمیر، چیچنیا اور برما میں مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے اور ہر طرف غربت کا راج ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
#100

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

استعماری کفار نے اسلام کی واپسی اور پھیلاؤ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا۔ اسلام کی صورت مسخ کرنا، اسلام کو دہشت گردی کا دین ثابت کرنے کی کوشش کرنا، اسے پسماندہ اور عورت پر ظلم کرنے والا دکھانا اسی سلسلے کی کڑی ہے تاکہ وہ اپنی اقوام کو اسلام سے ڈرائیں اور مسلمانوں کے خلاف اپنے جرائم کا جواز پیش کر سکیں۔

اے مسلمانو اسے قائم کرو

خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر

١٣٤٢ھ - ١٤٤٢ھ

#أقيموا_الخلافة

#ReturnTheKhilafah

#خلافت_کو_قائم_کرو

100#

حزب التحریر مرکزی میڈیا آفس

www.hizb-ut-tahrir.info

fb/HTCMOEN1

اسلامی ریاست کی عدم موجودگی میں کافر مغرب کو یہ جرأت ہوئی کہ وہ اسلام اور مسلمانوں پر دست درازی کر سکے، ان کے مقدسات اور مقدس ہستیوں کو نشانہ بنا سکے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اس کی عظیم کتاب، اس کے رسول ﷺ، ان کی سنتِ مطہرہ، صحابہ کرامؓ اور مساجد پر حملے کر سکے۔

اے مسلمانو اسے قائم کرو

خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر

١٣٤٢ھ - ١٤٤٢ھ

#أقيموا_الخلافة

#ReturnTheKhilafah

#خلافت_کو_قائم_کرو

100#

حزب التحریر مرکزی میڈیا آفس

www.hizb-ut-tahrir.info

fb/HTCMOEN1

اگر مسلمانوں کا خلیفہ موجود ہوتا جو اسلام کے ذریعے حکمرانی کرتا، افواج کو متحرک کرتا، مظلوموں کی فریاد سنتا اور زمین میں عدل کو عام کرتا تو کافر مغرب کبھی بھی دنیا پر اپنا تسلط نہ جما پاتا، نہ فساد پھیلا سکتا، اور نہ ہی نسل کشی اور تباہی برپا کر سکتا۔
اسے قائم کرو
اے مسلمانو
خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر
١٣٤٢ ھ - ١٤٤٢ ھ
#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#
حزب التحریر
مرکزی میڈیا آفس
www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

فہرست

## خلافت زمین پر اللہ کا سایہ ہے جو صدیوں تک ظلم و جبر سے بچاؤ کا باعث بنا اور دوبارہ خلافت کے قیام ہی سے وہ دور واپس آئے گا، ان شاء اللہ

امام مالک نے اپنی موطا میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ، "سات لوگ ایسے ہیں جو اس دن اللہ کے سائے میں ہوں گے جب اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: ایک عادل امام۔۔۔"**۔ ایک عادل امام، مسلمانوں کا حکمران اُن سات میں وہ پہلا شخص ہے جو روزِ قیامت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے تلے سکون پائے گا جب لوگ شدید گرمی اور بے انتہا پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ آخری نبی اور اللہ کے رسول ﷺ نے اسلام کی بنیاد پر حکومت کرنے والے مسلمان حکمران کو زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا سایہ قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **السلطانُ ظِلُّ الله في الأرض ،"سلطان زمین پر اللہ کا سایہ ہے"** (امام سیوطی نے اسے اجماع الصغیر میں اور ابنِ تیمیہ نے مجموعہ الفتاویٰ میں اسے صحیح گردانا ہے)۔

سلطان زمین کے لوگوں کیلئے سکھ کا باعث اس لیے بنتا ہے کیونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر ونواہی کی پابندی اختیار کرتا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو طاقتور کو کمزور کا استحصال کرنے سے روکتا ہے، چاہے وہ حکمران ہو جو عوام کا استحصال کرنا چاہے، یا امیر ہو جو غریب کا استحصال کرنا چاہے، یا اکثریت ہو جو اقلیت کا استحصال کرنا چاہے یا مرد ہو جو عورت کا استحصال کرنا چاہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے حکومت کرنے والے آپ ﷺ کے خلیفہ، ابو بکر صدیقؓ نے اعلان کیا: **وَالضَّعِيفُ فِيكُمْ قَوِيٌّ عِنْدِي حَتَّى أُرِيحَ عَلَيْهِ حَقَّهُ إِنْ شَاءَ اللهُ, وَالقَوِيّ فِيكُمْ ضَعِيفٌ عِنْدِي حَتّى آخُذَ الحَقّ مِنْهُ إِنْ شَاءَ اللهُ، "تم میں سے کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے حتی کہ میں اسے اس کا حق دلا دوں، ان شاء اللہ، اور تم میں سے طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے حتی کہ میں اس سے حق لے لوں، ان شاء اللہ"**۔

یقیناً، آسمانوں اور زمین میں رہنے والی مخلوق، اسلامی دور میں اسلام کی حکومت کے ذریعے قائم ہونے والے عظیم عدل کا مشاہدہ کر چکی ہے۔ اسلام کی حکومت کو افسوسناک طور پر طویل مدت کیلئے ملتوی کر دیا گیا جب 100 ہجری سال قبل رجب 1342 ہجری بمطابق مارچ 1924ء کو خلافت کو تباہ کیا گیا۔ آج خلافت کے خاتمے کو شدت کے ساتھ محسوس کیا جا رہا ہے

جب اس دنیا کے لوگ اپنی دولت، نسل، جنس اور مذہب سے قطع نظر، موجودہ ورلڈ آرڈر کے ظلم و ستم سے پناہ طلب کر رہے ہیں۔

اسلام میں حکمران عوام کا استحصال یا ان پر ظلم نہیں کر سکتا کیونکہ حکمران اور عوام، دونوں ہی اسلام کے پابند ہیں۔ مسلمانوں کیلئے حکمرانی کا ماخذ صرف اسلام ہی ہے اور انسانوں کی رائے یا اتفاقِ رائے کسی صورت بھی کسی بھی معاملے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کو منسوخ نہیں کر سکتی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ﴾، **"اور ان کے درمیان اس سے حکومت کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے اور ان کی خواہشات کی پیروی مت کرو اور ان سے ہوشیار رہو (اے محمد ﷺ) کہ کہیں وہ آپ کو اللہ کے نازل کردہ کچھ کے بارے میں بہکانہ دیں"** (المائدۃ، 5:49)۔ لہٰذا سلطان نہ تو آمر ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی جمہوری حکمران، وہ نہ تو اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر حکومت کرتا ہے اور نہ ہی کسی اسمبلی کے اتفاقِ رائے کی بنیاد پر، بلکہ وہ قرآن و سنت ہی کی بنیاد پر حکومت کرتا ہے اور اپنی حکومت میں کسی بھی تنازعے کی صورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کا ہی پابند ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾، **"اور اگر تم کسی معاملے میں تنازعہ کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو"** (النساء، 4:59)۔

اسی طرح ہم دوسرے خلیفہ راشد، جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کے دور میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا سایہ دیکھتے ہیں۔ عمر الفاروقؓ نے بحیثیت حکمران اعلان کیا: لَا تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ، **"عورتوں کے مہر میں تجاوز نہ کرو"**۔ عوام میں سے ایک عورت نے اعتراض کیا اور کہا: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ يَا عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ، "اے عمر، ایسا نہیں ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارً﴾، **"اور ان میں سے ایک کو بہت زیادہ دے چکے ہو"**، (النساء، 4:20)۔ اسلام کی بنیاد پر تنازعات کو حل کرنے والے سلطان کی حیثیت سے عمرؓ نے فوراً اپنی بات سے رجوع کیا اور اپنا فیصلہ واپس لے لیا، اور کہا: إِنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ، "بے شک ایک عورت نے عمر سے اعتراض کیا اور اس میں وہ حق پر ہے"۔ پس پوری امت پر بااختیار حکمران نے ایک عورت کی رائے کے حق میں اپنا فیصلہ واپس لے لیا کیونکہ اس کا مؤقف وحی کے وزن کی وجہ سے بھاری تھا۔ لیکن آج زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا سایہ نہ ہونے کی وجہ

سے پوری مسلم دنیا میں مسلمانوں کو صرف اسلام کی رو سے اپنا حق مانگنے پر بھی قید یا اغوا کر لیا جاتا ہے۔ آج تو سیاسی معاملات میں اسلام کا اظہار بھی دہشت گردی کے قوانین کی زد میں آتا ہے!

زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے کی حکمرانی تلے امیر کو قوم کی بیشتر دولت پر کھلا ہاتھ دیے بغیر کمزور اور غریب کو ان کا حق ملتا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾ **"تاکہ وہ (دولت) تمھارے امیروں ہی کے درمیان نہ گردش کرتی رہے"**، (الحشر، 59:7)۔ اسلام کے کئی احکامات اس بات کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ دولت کی معاشرے میں گردش کے ذریعے اس کی منصفانہ تقسیم ہو۔

کتاب الاموال میں امام ابو عبید القاسم نے خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے بارے میں روایت کیا ہے: كتب عمر بن عبد العزيز إلى عبد الحميد بن عبد الرحمن وهو بالعراق أن أخرج للناس أعطياتهم، فكتب إليه عبد الحميد إني قد أخرجت للناس أعطياتهم وقد بقي في بيت المال مال، فكتب إليه أن انظر كل من أدان في غير سفه ولا سرف فاقض عنه، قال: قد قضيت عنهم وبقي في بيت المال مال، فكتب إليه أن زوج كل شاب يريد الزواج، فكتب إليه: إني قد زوجت كل من وجدت وقد بقي في بيت مال المسلمين مال، فكتب إليه بعد مخرج هذا أن انظر من كانت عليه جزية فضعف عن أرضه، فأسلفه ما يقوى به على عمل أرضه، فإنا لا نريدهم لعام ولا لعامين ،"عمر بن عبد العزیز نے عراق میں موجود عبد الحمید بن عبد الرحمن کو لکھا کہ لوگوں سے مال لے کر ان میں تقسیم کرو۔ عبد الحمید نے واپس لکھا، 'بے شک میں نے لوگوں سے مال لیا اور ان میں تقسیم کیا لیکن بیت المال میں پھر بھی بچ گیا ہے'۔ لہٰذا عمر نے انہیں واپس لکھا، 'دیکھو کہ اگر کوئی بغیر حماقت یا فضول خرچی کے مقروض ہے تو اس کا قرضہ اتار دو'۔ انھوں نے جواب دیا، 'میں نے ان کا قرضہ اتار دیا لیکن بیت المال میں پھر بھی بچ گیا ہے'۔ لہٰذا عمر نے لکھا، 'ہر نوجوان جو شادی کرنا چاہتا ہے اس کی شادی کروا دو'۔ انھوں نے جواب دیا، 'میں جس کی بھی شادی کروا سکتا تھا، کروا دی لیکن مسلمانوں کے بیت المال میں پھر بھی بچ گیا ہے'۔ عمر نے لکھا، 'اس خرچے کے بعد دیکھو کہ کس کا جزیہ واجب الادا ہے اور وہ اپنی زمین میں کمزور پڑ گیا ہے، اسے اس کی زمین پر کام کی مضبوطی کیلئے کچھ دے دو اور ہمیں ان سے ایک یا دو سالوں تک کچھ نہیں چاہیے"۔

لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے زمین پر سائے کی عدم موجودگی میں ایک خطیر دولت چند طاقتور اشرافیہ کے ہاتھوں میں جمع ہو گئی ہے جس کی وجہ سرمایہ دارانہ معیشت کا طریقہ کار اور کرپشن، دونوں ہیں۔ سوئیس بینک UBS کی ایک رپوٹ کے مطابق دنیا کے امیر ترین لوگوں کی دولت اپریل سے جولائی 2020 کے دوران 27.5 فیصد اضافے کے ساتھ 102 کھرب ڈالر (79 کھرب پاؤنڈ) تک جا پہنچی۔ اس کے مقابلے میں عالمی بینک نے 7 اکتوبر 2020 کو خبر دی کہ دو دہائیوں میں پہلی بار

شدید غربت جنم لے رہی ہے۔ جمہوریت تلے پسنے والے غریب کسانوں کے مظاہروں نے بھارت کو ہلا کر رکھ دیا ہے جبکہ اسلام تلے یہی برِ صغیر پاک وہند دنیا کی معیشت میں 23 فیصد حصہ ڈالتا تھا جو اورنگزیب عالمگیر کے دور میں 27 فیصد تک جا پہنچا تھا۔

ان شاءاللہ یہ زمین پر اللہ کا سایہ ہی ہو گا جو سود کی برائی کا خاتمہ کر کے دنیا کو بینکوں کی اشرافیہ کے ہاتھوں میں کثیر دولت جمع ہو جانے سے چھٹکارا دے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ * فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ**﴾ **"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ باقی سود رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے اور اگر توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا تمہارے واسطے ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا"**، (البقرۃ، 278-279)۔ یقیناً یہ خلافت ہی ہو گی جو پاکستان کو آسانی مہیا کرے گی جہاں کمر توڑ ٹیکس محصولات کا زیادہ تر حصہ صرف اندرونی اور بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگیوں میں خرچ ہو جاتا ہے۔

ان شاءاللہ یہ زمین پر اللہ کا سایہ ہی ہو گا جو توانائی اور معدنیات کو تمام عوام کی ضرورت کیلئے عوامی ملکیت بنا کر ریاستی اور نجی ملکیت سے نکال دے گا تاکہ دنیا کو کارپوریٹ اشرافیہ کے ہاتھوں میں کثیر دولت جمع ہو جانے سے چھٹکارا مل سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « **الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ**»، **"مسلمان تین چیزوں میں برابر شریک ہیں، پانی، چراگاہیں اور آگ (توانائی)"**، (احمد)۔ یہاں "آگ" سے مراد توانائی کے وہ تمام ذرائع ہیں جنھیں صنعت، مشینوں اور بجلی گھروں میں ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس میں گیس اور کوئلے کے ایندھن پر چلنے والے بجلی گھر بھی شامل ہیں۔ یہ تمام عوامی ملکیت میں شامل ہیں۔ یقیناً خلافت مذہب، جنس اور نسل سے قطع نظر، اپنے تمام شہریوں کے معاملات کی دیکھ بھال کیلئے کثیر محصولات پیدا کرے گی۔

ان شاءاللہ یہ زمین پر اللہ کا سایہ ہی ہو گا جو دنیا کو کرپٹ افسران کے ہاتھوں میں کثیر دولت جمع ہو جانے سے چھٹکارا دلائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « **مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ**» ، **"جس کسی کو ہم نے کوئی کام سونپا اور ہم نے اسے (مال) دیا، تو جس نے اس میں (ناجائز طور پر) لے لیا وہ غلول (کرپشن) ہے"**، (ابوداؤد)۔ روایت کیا جاتا ہے کہ عمر بن خطابؓ اپنے عاملوں کو تعینات کرنے سے پہلے ان کے مال کا

حساب کتاب کرتے تھے اور پھر دوبارہ حساب کتاب کرتے جب ان کو معزول کرتے تھے۔ اگر ان کے پاس کوئی بھی بلاجواز اضافی دولت ہوتی، تو وہ ان سے لے لیتے تھے۔ انھوں نے کچھ والیوں کی بھی دولت کا حساب کیا اور اس میں کچھ لے لیا، کیونکہ ان کی کمائی کے ذریعے میں یہ شک تھا کہ انھوں نے اپنے مرتبے اور اثر و رسوخ کو استعمال کیا۔ وہ ایسی دولت کو لے کر بیت المال میں جمع کرا دیتے تھے۔

ان شاء اللہ یہ زمین پر اللہ کا سایہ ہی ہو گا جو عورتوں کو مردوں کے ظلم و زیادتی سے محفوظ رکھے گا، خاص طور پر آج جبکہ مغرب میں ایک بڑی تعداد میں اکیلی مائیں اپنے بل بوتے پر صرف اپنے گزر بسر کیلئے ذمہ دار نہیں بلکہ وہ اکیلی ہی بچوں کی پیدائش اور ان کی پرورش کی بھی ذمہ دار ہیں، خاص طور پر آج جبکہ مشرق میں خواتین کو وہ بنیادی حقوق بھی میسر نہیں جو اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل انہیں دیے تھے جیسے شادی میں مرضی کا حق، مال کی ملکیت کا حق اور حکمران کا احتساب کرنے کا حق۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی یقین دہانی کروائی ہے جس کا سبب ان کی خوبصورتی، دولت یا خاندان نہیں بلکہ ایک انسان ہونا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فرمانبردار بندی ہونا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ**﴾، **"اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے"**، (التوبہ، 9:71)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **نَعَمْ. إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ**، **"ہاں، بے شک عورتیں مردوں کی جڑواں ہیں"**، (ابوداؤد)۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، **"عورتوں سے خیر سے پیش آؤ"**، (ابنِ ماجہ)۔ اسلام میں مرد اور عورتیں متعین کیے گئے حقوق اور فرائض کے تحت کام کرتے ہیں جو کسی ایک جنس کو دوسرے پر ظلم نہیں کرنے دیتا۔ شوہر پر اپنی بیوی کیلئے نفقہ (روزمرہ کے اخراجات) مہیا کرنا واجب ہے، چاہے وہ عورت مسلمان ہو، عیسائی ہو یا یہودی ہو، اور اس میں لاپرواہی ظلم ہے جس کا تدارک سلطان کرتا ہے۔ شوہر پر بیوی کی ذمہ داری لازم ہے جبکہ وہ اس کے بچوں کی پیدائش اور دیکھ بھال کیلئے اپنی جوانی خرچ کرتی ہے۔ لہٰذا مسلمان مرد اور عورت اپنی گھریلو زندگی میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں کیونکہ خاندان اسلامی معاشرے کا قلع ہے۔

اسلام کے تحفظ ہی کے نیچے اسلام میں ایسی خواتین بھی تھیں جنھوں نے زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا سایہ قائم کرنے کیلئے کام کیا۔ سیدہ خدیجہؓ نے نبوت سے آخر تک رسول اللہ ﷺ کی مدد و حمایت کی۔ سُمیہؓ اسلام کی پہلی شہید تھیں جنھوں نے اسلام کی دعوت پیش کرنے میں تمام مشکلات کا استقامت سے سامنا کیا۔ اُمِ عمارۃ اور اُمِ منیعہ جنہوں نے دوسری بیعتِ عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کو بیعت دی، جو نصرت اور حکمرانی کی بیعت تھی۔ اسلام میں ایسی خواتین بھی تھیں جو زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے تلے خوب منوّر ہوئیں۔ سیدہ عائشہؓ ایک فقیہۃ اور ایک عالمۃ تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کیں۔ رفیضہ الاسلامیہ اسلام میں طب کی سائنس میں اولین لوگوں میں سے تھیں۔ ام المومنین اُمِ سلمہؓ نے حدیبیہ میں اپنی مضبوط رائے پیش کی۔ فاطمہ الزہرۃؓ نے جنت کے دو سرداروں، حسنؓ اور حسینؓ کی پرورش اور تربیت کی۔ زینب بنت علیؓ نے کربلا کے سانحے سے نکل کر یزید کا سامنا کیا اور اقتدار پر قبضہ کرنے اور حسینؓ کو شہید کرنے پر سخت ترین الفاظ سے اس پر تنقید کی۔

ان شاء اللہ یہ زمین پر اللہ کا سایہ ہی ہو گا جو غیر مسلم شہریوں کو ان کے مسلم حکمرانوں کے ظلم سے محفوظ رکھے گا، جیسا کہ اسلام خود ہی غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ کرنے اور حق تلفی نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **أَلا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ، فَلا يُرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا،** **"بے شک جس کسی نے ایک معاہد کو قتل کیا، جس کا معاہدہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ تھا، تو اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ معاہدہ توڑا، وہ جنت کی خوشبو نہ پا سکے گا، جبکہ اس کی خوشبو کو 70 جاڑے (کے موسم کی مسافت) کے فاصلے سے بھی محسوس کیا جا سکتا ہے"**، (ترمذی)۔ لہٰذا اسلام نے خلافت کے غیر مسلم شہریوں کے مال و جان کی مکمل حفاظت کی یقین دہانی کروائی اور ان کے انفرادی مذہبی معاملات میں کسی قسم کی زور زبردستی کو روک دیا۔ سیف اللہ خالد بن ولیدؓ کے جنوبی عراق میں الحرہ کو فتح کرنے کے فوراً بعد انھوں نے خلیفہ ابو بکرؓ کو ایک خط میں یہ بتایا کہ انھوں نے کیسے جزیہ نافذ کیا اور غیر مسلم جو غریب، بوڑھے اور آپاہج تھے، انھیں مستثنیٰ کر دیا۔ خط میں کہا، طُرِحَتْ جزيتُه وعيلَ من بيت مال المسلمين وعياله: "جزیہ سے معافی اور مسلمانوں کے بیت المال سے اس کیلئے اور اس کے گھر والوں کیلئے (خرچہ دیا جائے گا)"۔

اگر خلافت غیر مسلموں کی حفاظت کے معاہدے کی پاسداری نہ کر سکے تو اس کیلئے جزیہ لینا جائز نہیں۔ الشام کا علاقہ مسلمانوں نے فتح کیا لیکن جیسے ہی رومی عیسائیوں نے اسے واپس حاصل کرنے کیلئے فوج اکٹھی کرنی شروع کی تو عظیم صحابی ابو

عبیدہؓ غیر مسلموں کی حفاظت کی ذمہ داری پوری نہ کر سکے۔ پھر جزیہ کو اس اعلان کے ساتھ واپس کر دیا گیا: وَإِنَّمَا رَدَدْنَا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لِأَنَّا كَرِهْنَا أَنْ نَأْخُذَ أَمْوَالَكُمْ وَلَا نَمْنَعَ بِلَادَكُمْ ،"ہم آپ کا مال آپ کو واپس کر رہے ہیں کیونکہ ہم یہ ناپسند کرتے ہیں کہ ہم آپ کا مال لیں اور آپ کے علاقے کا دفاع نہ کر سکیں"۔ رومی عیسائیوں کی طرفداری کرنے کی بجائے الشام کے عیسائیوں نے یہ کہا: رَدَّكُمُ اللهُ إلينا، ولَعَنَ اللهُ الذين كانوا يملكوننا من الروم، ولكن والله لو كانوا هم علينا ما ردُّوا علينا، ولكن غصبونا، وأخذوا ما قدَرُوا عليه من أموالنا، لَوِلايتُكُم وعدلُكم أحبُّ إلينا مما كنا فيه من الظلم والغُشْم ،"اللہ تمہیں بحفاظت ہماری طرف واپس لوٹائے اور روم سے ہم پر قبضہ کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو، اللہ کی قسم اگر وہ ہم پر آجاتے تو واپس نہ آتے بلکہ غصب کرتے اور ہمارے مال میں سے جو پاتے، لے لیتے۔ یقیناً، آپ کی سربراہی اور عدل ہمیں اس ظلم اور بدبختی سے زیادہ محبوب ہے جس میں ہم پہلے تھے"۔ پھر خلافت فتحیاب ہو کر لوٹی اور صدیوں تک الشام کے غیر مسلم اس کے سائے تلے محفوظ رہے۔

آج جب مذہبی اقلیتوں کو پوری دنیا میں ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، یقیناً زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ 2 اگست 1492 عیسوی کی آدھی رات کو پالوس کے کسی نامعلوم بندرگاہ سے کولمبس کا بیڑہ نکلا، کیونکہ کیڈیز اور سیویل کے سمندری راستے سیفارڈک یہودیوں سے بھر چکے تھے جنھیں اسپین کے ملکہ اسابیلہ اور بادشاہ فرڈیننڈ (Ferdinand) نے شاہی حکم نامے سے اسپین سے ملک بدر کر دیا تھا۔ یہودیوں کو مجبور کیا گیا کہ یا تو عیسائی ہو جائیں یا اپنا مال و متاع چھوڑ کر ملک بدر ہو جائیں۔ اسپین سے یہودیوں کی ظالمانہ ملک بدری کا سن کر سلطان بایزید ثانی نے خلافت کی سمندری فوج (Navy) بھیجی تا کہ یہودیوں کو بحفاظت ریاستِ خلافت کی سرزمین پر، تھیسالونیکی اور ازمیر کے شہروں میں لایا جا سکے۔ اس نے کہا: "تم فرڈیننڈ (Ferdinand) کو عقلمند کہتے ہو جبکہ اس نے اپنے ہی ملک کو غریب کر کے میرے ملک کو تقویت بخشی ہے!"۔

زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے کی عدم موجودگی میں لوگوں پر ہونے والے ظلم کو ختم کرنے کے بارے میں کیا کہا جائے؟ شام کے مسلمان اور غیر مسلم دونوں ہی غیر محفوظ ہیں اور یہودی وجود اور بشار کی جابرانہ حکومت کے ہاتھوں شدید تکلیف میں ہیں۔ شام کے مظلوم لوگ دنیا کے کونے کونے میں تحفظ حاصل کرنے کیلئے پناہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں لیکن راستے میں ہی ڈوب جاتے ہیں یا نفرت سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے، انھیں ایسے رکھا جاتا ہے جیسے وہ کسی تباہ حال مرغی خانے کے نظر انداز کر دیے گئے چوزے ہوں۔ ملکِ شام کے علاوہ بھی ایسے ہی سانحے ہیں۔ مشرقی ترکستان میں ایغوروں اور برما میں روہنگیا کی

چیخوں سے بہرے مسلم حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور پاکستان کے حکمران توان پر ظلم و ستم کی داستانوں کو ماننے سے انکار ہی کر دیتے ہیں۔افغانستان پر غیر ملکی قبضے سے بچ کر بھاگنے والے مسلمانوں سے پاکستان میں حکمرانوں کی جانب سے نفرت انگیز اور توہین آمیز سلوک کیا جاتا ہے جو انہیں مضبوطی کی بجائے بوجھ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو سفاک مودی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا اور پاکستان کے حکمرانوں نے لاکھوں کی تعداد میں قابل اور تیار فوجیوں کو ہندو ریاست سے لڑ کر کشمیر آزاد کروانے سے روک رکھا ہے۔ مقبوضہ علاقوں کے مسلمانوں کو دشمن کے قبضے میں ہونے کے باوجود ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ ،**"اور اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد طلب کریں تو تم پر ان کی نصرت فرض ہے"**،(انفال، 8:72)۔ان کو ظلم سے نجات دلانے کیلئے افواج کو روانہ نہیں کیا جاتا جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم دیا: ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ ،**"انھیں قتل کرو جہاں بھی پاؤ اور انھیں نکال باہر کرو جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہے"**،(البقرۃ، 2:191)۔

علاوہ ازیں، زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے کی عدم موجودگی میں مسلمانوں کے موجودہ حکمران ظالموں کے ساتھ فوجی اور اقتصادی معاہدات کر کے ان کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الظَّالِمُونَ﴾ **"اللہ ان ہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں"**،(الممتحنہ، 60:9)۔وہ افغانستان میں امریکی صلیبیوں کے ساتھ، یہودی وجود کے ساتھ اور ہندو ریاست کے ساتھ صلح صفائی کیلئے سہولت کار بن کر مسلمانوں کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا جائے جب تک کہ قابض کو باہر نہ نکال دیا جائے۔دشمنوں سے اپنے معاہدات کی آڑ میں مسلم حکمران نہ صرف مسلم افواج کو بیڑیاں ڈال دیتے ہیں بلکہ ان مسلم افراد کا بھی شکار کرتے ہیں جو دشمنوں سے لڑتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا: « مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إلاّ ذُلّوا »،**"جو قوم جہاد ترک کر دیتی ہے وہ ذلیل ہو جاتی ہے"**،(احمد)۔

**اے مسلمانو!** اس میں کوئی شک نہیں کہ زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سائے کے بغیر یہ دنیا تباہی میں جا گری ہے۔

اب یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی شاندار اسلامی میراث کو سیکھیں اور دل سے قبول کریں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس فرض کو سمجھیں اور اسلامی حکومت کی بحالی کیلیئے پوری ذمہ داری اٹھائیں۔ یہ ہم میں سے ایک ایک شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلافت کے داعیوں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر خلافت کے دوبارہ قیام کیلیئے نبوت کے طریقہ کار پر کام کرے، یہاں تک کہ خلافت دوبارہ قائم ہو جائے۔ زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا سایہ ختم ہوئے 100 ہجری سال ہو گئے ہیں، تو اے مسلمانو، اسے بحال کرو! بے شک اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، کہ وہ انھیں زمین میں خلافت عطاء کرے گا: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ، **"اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے کہ وہ ضرور انھیں زمین میں خلافت عطاء کرے گا جیسے اس نے ان سے پہلے والے لوگوں کو عطاء کی تھی"** (النور، 24:55)۔

فہرست

# اسلام اور مسلمانوں کی عظمت خلافت سے تھی اور یہ عظمت دوبارہ خلافت کے قیام سے ہی واپس آئے گی

بے شک رسول اللہ ﷺ نے حق بیان فرمایا: "**يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ أَفْضَلُ مِنْ عُبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً**" **ایک عادل امام (خلیفہ) کے ماتحت ایک دن کی زندگی ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے** (بیہقی، طبرانی)۔ یہ خلافت ہی تھی جس نے ہزار سال سے زائد پورے عالم میں لاالہ الا اللہ محمد الرسول ﷺ کا علم بلند کیا، جس نے مسلمانوں کو دنیا کی عالمی قیادت میں بدل دیا، روم اور فارس جیسی سپر پاورز کو خاک چٹوائی، اور جس کے پہلے خلیفہ سے لے کر آخری خلفاء تک سب نے نبی ﷺ کے ناموس کی حفاظت کی اور جھوٹے نبیوں کو کچل ڈالا۔ تین براعظموں پر پھیلی یہ ریاست دنیا کی خوشحال ترین ریاست تھی، یہاں تک کہ وہ وقت بھی آیا کہ زکواۃ لینے والا کوئی نہیں بچا اور غربت کو ختم کر دیا گیا۔ یہ مسلمانوں کی اسلامی ریاست ہی تھی جس نے مدینہ میں بنو قینقاع کی ایک مسلمان عورت ہو، عموریہ کی ایک بہن کی پکار ہو یا ہندوستان کی فاطمہ کی صدا، خلافت نے اپنی افواج بھیج کر اپنی ان بیٹیوں کی حفاظت کی۔ یہ خلافت ہی تھی جس نے اپنے کمزور ترین دور میں بھی اس وقت کی سپر پاور سے توہین رسالت کو رکوایا۔ خلافت مسلمانوں کے قبلہ اول، بیت المقدس، خانہ کعبہ اور جزیرۃ العرب کی محافظ تھی۔ یہ خلافت ہی تھی جو پوری دنیا میں علم و فنون، ادب، سائنس و ٹیکنالوجی اور اعلیٰ اقدار کا مرکز تھی۔ یہ وہ ریاست تھی جس کو چین اور امریکہ خراج دیا کرتے تھے اور جس کا خلیفہ بادلوں کو خطاب کرتے ہوئے کہتا کہ تم جہاں برسنا چاہو، برس لو، لیکن وہ دارالاسلام کا علاقہ ہو گا۔ اے مسلمانو! یہ تھی تمہاری خلافت جس سے تم آج سے سو ہجری سال پہلے محروم ہوئے۔

مسلم دنیا میں موجود جمہوریتیں اور آمریتیں مسلمانوں سے خلافت قائم نہ کرنے کا بھیانک استعماری انتقام ہے۔ خلافت کا انہدام مسلمانوں کا دنیا کی عالمی قوت سے ایک غلام قوم میں تبدیل ہونے اور ذلت کے گڑھوں میں دھنسنے کا آغاز تھا۔ مسلمانوں کو بالآخر قومی ریاستوں کے بین الاقوامی آرڈر میں جکڑ لیا گیا، جبکہ اس سے قبل یورپ ہر وقت خلافت عثمانیہ کے نئے جہادی حملے کے خوف سے کانپتا رہتا۔ مسلمانوں کا خلیفہ دارلکفر کا دورہ نہیں کرتا تھا سوائے اپنی افواج کی قیادت کرتے ہوئے۔ مغربی ممالک کے سفیر خلیفہ سے ملاقات کیلئے لمبا انتظار کرتے اور خلافت کی شہریت یا ریاستی تحفظ کے زیر سایہ خلافت میں قیام خوشحالی کے دور کا آغاز سمجھا جاتا۔ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک پھیلی یہ ریاست ایک خلیفہ کے حکم پر دسیوں لاکھ کی افواج مہیا کرنے کی سکت رکھتی تھی۔

انہدام خلافت سے مسلمان زمین پر اللہ کے اس سایے سے محروم ہو گئے جس نے ہزار برس سے زائد عرصے تک ان کے عقیدے، جان، مال، ناموس اور زمین کا تحفظ کیا۔ یہ خلافت ہی تھی جس کے خلفاء نے نبی ﷺ کی بشارتوں کو پورا کرنے کیلئے تن من دھن کی بازیاں لگا دیں۔ مسلمانوں کے خلفاء اپنی ذاتی کمی کوتاہیوں کے باوجود اس دین، مسلمانوں اور اس کی سرزمین کے محافظ تھے۔ لیکن آج دین اسلام کا کوئی محافظ حکمران نہیں۔ آج صرف استعمار کے سستے ایجنٹ ہیں جو مسلم امہ کے کلیدی مفادات اور وسائل کو مغرب پر قربان کر کے اپنا اقتدار حاصل اور برقرار رکھتے ہیں۔ تو اے مسلمانو! اس ایک صدی کی ٹھوکریں اور دیگر ہر نظام میں عزت ڈھونڈنے کی ناکام کوششوں کے بعد کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم جان لیں کہ خلافت کے دوبارہ قیام کے بغیر ہم اسی غلامی کا شکار رہیں گے! بس بہت ہو گیا، خلافت کے انہدام کے سو ہجری سال مکمل ہونے پر اسے دوبارہ قائم کرو! حضرت عمرؓ نے فرمایا؛ **إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ** "**ہم ایسی قوم تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے عزت بخشی، اگر ہم نے اسلام کے علاوہ کسی اور کے ذریعے سے عزت چاہی تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل ورسوا کردے گا۔**" (مستدرک الحاکم)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

فہرست

# دوسرے ہفتے کے روزمرہ پیغامات

تم بہترین امت ہو جسے انسانیت کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ تم اللہ پر ایمان رکھنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے، اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کی وجہ سے امتِ وسط ہو، تم لوگوں پر گواہ ہو، انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتے ہو۔ پس تم دوبارہ ویسے بنو جیسا کہ تم تھے تاکہ اپنے رب کی رضا پاسکو۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

خلافت کے خاتمے کے بعد امت اپنے اختیار سے محروم ہوگئی، مغرب نے اپنے احمق ایجنٹوں کو امت کی گردن پر سوار کردیا، امت کو چاہیے کہ وہ اُن سے اپنا کھویا ہوا اختیار واپس لے، اور اپنے اوپر ایک ایسا خلیفہ مقرر کرے جو اسلام کے ذریعے اس کے معاملات کی دیکھ بھال کرے کیونکہ امت کا خلیفہ ہی اس کا نگہبان ہوتا ہے اور وہی امت کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

اسلام نے اسلامی ریاست میں اتھارٹی و اختیار امت کو سونپا ہے، کسی پارٹی یا خاندان یا لوگوں کے کسی مخصوص ٹولے کو نہیں۔ ریاست کے سربراہ کے چناؤ کا حق صرف امت کو حاصل ہے۔ امت کو ہی ریاست کے سربراہ کے احتساب اور اسے حق پر کاربند رکھنے کا اختیار حاصل ہے، کسی مخلوق کی اطاعت کے لیے خالق کی نافرمانی کی کوئی گنجائش نہیں۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

آئمہ علماء نے امامت کی فرضیت پر اتفاق کیا ہے، یعنی مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کا ایک ایسا امام ہو جو ان پر اسلام کو نافذ کرے۔ ان آئمہ کرام میں : امام جوینی، ابنِ حزم، ماوَردی، ابنِ حجر عسقلانی، ھَیثمی، ابنِ خلدون، نسفی، غزنوی، قرطبی، ابنِ تیمیہ، شوکانی، ابن عاشور اور جُزیری شامل ہیں۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

اے امت کے علماء حضرات! بے شک علم امانت ہے، بے شک دین امانت ہےاور نصیحت بھی امانت ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ آپ امت کی وحدت کے لیے اور نبوت کے نقشِ قدم پر ایک خلیفہ کو بیعت دے کر اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے اپنی کوششیں وقف کردیں، آپ کے سامنے حزب التحریر موجود ہے جو خلافت کے قیام کی جدوجہد کر رہی ہے، پس اس کی مدد و حمایت کریں۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

اے مسلمان نوجوانو! اللہ نے نوجوانوں کے ذریعے اپنے رسول ﷺ کی مدد کی، تم بھی ان نوجوانوں کی پیروی کرو اور اِس دین اور اس کا پرچم اٹھانے والوں کے مدد گار بن جاؤ۔ امت تمہاری منتظر ہے کہ تم امت کی کشتی پار لگاؤ، جیسا کہ مسجد اقصیٰ نے صلاح الدین ایوبی کا انتظار کیا، قسطنطنیہ نے سلطان محمد الفاتح کا انتظار کیا، جس نے چوبیس سال کی عمر میں اسے فتح کر لیا۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

وہ مسئلہ جس پر امت کے مستقبل کا دارومدار ہے، اسلام کی حکمرانی کی بحالی کے ذریعے اللہ کی رضا کا حصول ہے، جو کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ یہ فرض ہے کہ اسے زندگی اور موت کا مسئلہ بنایا جائے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:«وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» "جو اس حال میں مرے کہ اس کی گردن میں خلیفہ کی بیعت کا طوق نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرا"(مسلم)۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

آج استعماری کفار کے ایجنٹ بے نقاب ہوچکے ہیں، اب مقابلہ براہِ راست امتِ مسلمہ اور کفار کے درمیان ہے، اب ہم اسلام کے مقابلے میں ان کی آئیڈیالوجی کو لڑکھڑاتا اور ناکام ہوتا دیکھ رہے ہیں، اب آپ کی باری ہے- اے مسلمانو! -اسلام کو نیا ورلڈ آڈر بنانے کے لیے کہ دنیا جس کی منتظر ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

فہرست

## خلافت کا قیام ایک فرض ہے جس کے لیے ہم اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں

## خلافت کے انہدام کے سو سال پورے ہونے پر... اے مسلمانو! اس کے قیام کی طرف لپکو

اے مسلمانو! یہ رجب 1442 ہجری ہے، خلافت کو تباہ ہوئے ایک صدی بیت گئی ہے، وہ ریاستِ خلافت کہ جو ہمارے اجتماعی معاملات میں اسلام کے ذریعے حکمرانی کرتی تھی۔ خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی اس کرۂ ارض سے اسلام کی حکمرانی بھی ختم ہو گئی۔ اگرچہ اس سے قبل ہی ہمارے کچھ خطے استعماری کفار کے قبضے میں جا چکے تھے اور برصغیر بھی ان میں شامل تھا۔

رجب 1342ھ سے اب تک، ہمارا ایک بھی خطہ ایسا نہیں کہ جہاں قرآن و سنّت سے ماخوذ قوانین کے ذریعے حکمرانی کی جا رہی ہو۔ چند انفرادی عبادات کے قوانین کے علاوہ، ہمارے اجتماعی معاملات میں انسانی خواہشات کے بنیاد پر بنے قوانین کی حکمرانی ہے، خواہ یہ جمہوری نظام ہو یا آمریت یا پھر بادشاہت۔ اگرچہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لیکن اسلام کو مسلم دنیا میں فقط ایک سرکاری مذہب کی حد تک محدود کر دیا گیا ہے، جیسا کہ مغربی دنیا میں عیسائیت کو کیا گیا تھا۔ اب اسلام کا عمل دخل صرف ہمارے انفرادی معاملات میں ہے جیسا کہ نماز اور انفرادی زکوۃ، لیکن اسے ہمارے نظامِ حکومت، معاشیات اور داخلی امور سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔

اے مسلمانو! ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، اگرچہ مسلمانوں کے حکمران کے لئے لمحہ بھر بھی اسلام کے علاوہ حکمرانی حرام ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صرف اپنے نازل کردہ احکامات کے مطابق حکمرانی کا حکم دیا ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں، **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ** "سو آپ کے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے تمام اختلافات میں آپ کو منصف نہ مان لیں" **(سورۃ نساء 4:65)**

"اور اسی طرح فرمایا: **وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** "جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق آپ ﷺ ان میں فیصلہ کریں" **(سورۃ مائدہ 5:49)**۔

خلافت کو ختم ہوئے ایک صدی ہجری بیت چکی ہے، حالانکہ اسلام تو ہمیں اپنے تعلقات کی نگرانی کے لیے خود سے قوانین گھڑ لینے سے منع کرتا ہے۔ اسلام ہمیں صرف جلیل القدر قرآن اور سنّتِ مصطفٰی سے ماخوذ قوانین تک محدود کرتا ہے، رسول اللہ کا ارشادِ مبارکہ ہے، **إِنَّ اللَّهَ تعالى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُوداً فَلاَ تَعْتَدُوهَا، وَحرَّم أَشْيَاءَ فَلاَ تَنْتَهِكُوهَا،** "اللہ نے کچھ فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے پاس نہ پھٹکو کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو" **(دار قطنی، النووی)**. اسی طرح رسول اللہ نے فرمایا: **مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ** "جس نے ہمارے معاملے (دین) میں کوئی ایسی چیز داخل کی جو اس میں سے نہیں، تو وہ مردود ہے" **(مسلم)**

چنانچہ، اے مسلمانو! نہ ہی حاکم اور نہ ہی محکوم ایک لمحے کے لئے بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احکامات سے رُو گردانی کر سکتا ہے، تو ایک صدی ہجری کا گزر جانا کتنا سنگین ہے۔ اے مسلمانو! ایک صدی ہجری بیت گئی ہمیں اس نافرمانی کے ماحول میں جیتے ہوئے۔

ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، جبکہ ایک خلیفہ کا تقرر اسی لمحے فرض ہو جاتا ہے کہ جب پچھلا خلیفہ وفات پا جائے یا اسے ہٹا دیا جائے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: **كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ** "بنی اسرائیل کی سیاست (امور کی دیکھ بھال) انبیاء کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ کثرت سے خلفاء ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی، ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پہلے کے بعد پہلے والے کو بیعت دو، انہیں ان کا حق ادا کرو (یعنی ان کی اطاعت کرو)۔ اور اللہ ان سے ان کی رعیّت کے متعلق سوال کرے گا" (بخاری، مسلم)۔ ہم اس تمام عرصے خلافت کے بغیر زندگی گزار رہے ہیں، جبکہ ہم پر فرض کیا گیا ہے کہ خلیفہ کی عدم موجودگی میں جلد سے جلد خلیفہ کی بیعت کے عمل کو شروع کیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرامؓ حضور کی تدفین سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں خلیفہ کے انتخاب کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے۔

اے مسلمانو! ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، جبکہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم تین دن اور تین راتوں سے زیادہ خلیفہ کی بیعت کے بغیر رہیں۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعتِ انعقاد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے روز ہی

ہو گئی تھی، اوراس سے اگلے دن لوگوں نے مسجد میں اکٹھے ہو کر ابو بکرؓ کو بیعتِ اطاعت دی۔ جب یہ بات عیاں ہوئی کہ حضرت عمرؓ اپنے اوپر ہونے والے خنجر کے وار سے جانبر نہیں ہو سکیں گے تو انہوں نے حکم دیا کہ اگر خلیفہ کا انتخاب تین دنوں میں نہ ہو پائے تو چھ نامزد کردہ اشخاص کے اکثریتی فیصلے سے ان میں سے جو بھی اختلاف کرے، اس کو قتل کر دیا جائے۔ یہ حکم تمام صحابہ کرامؓ نے سنا اور کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا، جبکہ ایک اکابر صحابی کا قتل تو درکنار ایک مسلمان کے قتل کا معاملہ بھی نہایت سنجیدہ ہے، اسی لئے اس معاملے کو اجماع صحابہؓ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اجماع صحابہ تب ہی وقوع پذیر ہوتا ہے جب کسی معاملے کو صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست سیکھا لیکن ہمیں ایک حدیث کی صورت میں روایت کرنے کی بجائے، اپنے غیر اختلافی عمل کے ذریعے بیان کیا۔ یعنی صحابہ کے اجماع کی وہی حیثیت ہے جو رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنے کی ہے ۔چنانچہ ہمارے لئے خلیفہ کی بیعت کے بغیر تین دن اور تین راتوں سے زیادہ وقت گزارنا حرام ہے۔

اے مسلمانو! ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، جبکہ صحابہ کرامؓ نے اپنے دن اور رات ایک کر دیے تاکہ خلافت کے تقرر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی حد کو پامال ہونے سے بچایا جائے. بخاری نے مسور بن مخرمہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: **طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنْ اللَّيْلِ، فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا، فَوَاللَّهِ مَا اكْتَحَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ** "عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے رات کا کچھ حصّہ گزرنے کے بعد میرے دروازے پر تب تک دستک دی جب تک کہ میں بیدار نہ ہو گیا، انہوں نے مجھ سے کہا، میں کیا دیکھتا ہوں اے مِسور، تم سو رہے ہو! واللہ میں پچھلی تین راتوں سے مقدور بھر سویا بھی نہیں" اور ابنِ کثیر نے اپنی کتاب البدیہ والنہایہ میں بیان کیا ہے، **فلما كانت الليلة التي يسفر صباحها عن اليوم الرابع من موت عمر، جاء - عبد الرحمن بن عوف - إلى منزل ابن أخته المسور بن مخرمة فقال: أنائم يا مسور؟ والله لم أغتمض بكثير نوم منذ ثلاث** "وہ رات کہ جس کا طلوعِ آفتاب حضرت عمرؓ کی وفات کا چوتھا روز تھا، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے بھتیجے مِسور بن مخرمہ کے گھر آئے اور ان سے کہا، اے مِسور تم سو رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں پچھلی تین راتوں سے کم ہی سو پایا ہوں"۔ غرضیکہ چوتھی صبح سے قبل جب لوگ فجر کی نماز کے لیے اکٹھے ہوئے تو حضرت عثمانؓ کی بیعت مکمل ہو چکی تھی۔ تو کیا آج ہم اپنے دن رات خلافت کے قیام کی جدوجہد میں گزار رہے ہیں جب اس تمام عرصے سے خلافت عدم موجود ہے؟ کیا ایسا ہے؟

رسول اللہ ﷺ سے اجماع صحابہ کے ذریعے ہمیں روایت پہنچی ہے، اے مسلمانو! ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم ایک خلیفہ کی بیعت کے بغیر تین دن اور تین راتوں سے زائد عرصہ گزاریں۔ تاہم خلیفہ کے منصب کو ختم ہوئے ایک صدی ہجری بیت چکی ہے کہ جس میں کتنے ہی تین دن اور تین راتیں آئیں اور گزر گئیں۔ اے مسلمانو! کیا ہم نے خلافت کے قیام کی جدوجہد میں تاخیر نہیں کر دی؟!

تین دن اور تین راتوں سے زائد عرصہ ایک خلیفہ کی بیعت کے بغیر گزارنے کے لئے صرف ایک عذر پیش کیا جاسکتا ہے کہ ایک ناقابلِ تسخیر حالات کے سامنے ہم مجبور ہو کر بیعت کا فرض ادا نہ کر سکے۔ اے مسلمانو! صرف اسی حالت میں گناہ کا بار ہمارے کاندھوں سے ہٹ سکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس فرض کی تکمیل کے لئے صَرف کر دیں اور اس فرض کے قیام میں تاخیر صرف ان عوامل کی وجہ سے ہو جو ہمارے اختیار میں نہیں۔ ابنِ حبان اور ابنِ ماجہ نے ابنِ عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ** "بے شک اللہ نے میری امّت کی خطاؤں اور بھول جانے کو معاف کیا ہے اور ان اعمال کو کہ جسے کرنے پر انہیں مجبور کیا گیا ہو". یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر ہم کسی شدید معاملے کی وجہ سے مصروف اور مغلوب نہیں تو ہم ایک خلیفہ کی تقرری میں تین دن اور تین راتوں سے زیادہ تاخیر نہیں کر سکتے۔

ہمیں کس امر نے مجبور کیا ہے اور روکا ہے کہ ہم ایک خلیفہ کو اسلام کی حکمرانی پر بیعت دینے کے لیے کام نہ کریں؟ ہمیں کس امر نے مجبور کیا کہ ہم اس ظلمت بھرے کفریہ نظام کو ہٹانے کے لئے اپنے دن اور رات ایک نہ کر دیں؟ ہمیں کس امر نے مجبور کیا کہ ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں اور مسلم اُمّت کو اس کے اصل مقام کو بحال کرنے کی کوشش نہ کریں یعنی ایک عظیم امّت جس پر حکمرانی اسلام کے نور اور ہدایت سے کی جائے؟

پچھلی ایک صدی سے ہمارے خطوں پر کفر، ظلم اور گمراہی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اے مسلمانو! بلاشبہ خلافت کے انہدام سے ہمارے اوپر منکرات کا ایک سمندر چڑھ دوڑا ہے، نہ صرف اسلام کے بغیر حکمرانی ایک منکر ہے بلکہ اس نے منکرات کے پہاڑ کو جنم دیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نظامِ حکومت، اقتصادیات اور خارجی پالیسی اللہ کے نازل کردہ قوانین کے ذریعے منظم نہیں ہو رہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے قہر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کو قائم کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبردار کیا، **إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ**

**بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ**"یقیناً اللہ عزوجل چند لوگوں کے اعمال کی وجہ سے سب لوگوں کو مصیبت میں مبتلا نہیں کرتے، یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان منکر کو دیکھیں اور استطاعت کے باوجود اس کا انکار نہ کریں، تو جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اللہ ان چند مخصوص لوگوں کے ساتھ سب لوگوں کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے"(مسند احمد)۔ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں خبردار کیا ہے **وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ** "اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو تم میں خاص ظالموں ہی کو لاحق نہیں ہوگا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے"(الانفال:25)۔

پچھلے سو سالوں میں ہم خلافت کے دوبارا قیام کے معاملے میں بے عملی کے بہت سے نتائج بھگت چکے ہیں۔ دنیاوی تکالیف اور ذلت و رسوائی اپنے عروج کو پہنچ چکی ہے۔ ایک تکلیف ختم نہیں ہوتی اور دوسری شروع ہو جاتی ہے، ایک رسوائی اپنے سے بڑی رسوائی کی جانب لے جاتی ہے۔ ہماری بے عملی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اگر ہم اپنے دنیاوی معاملات میں مصروف رہے اور اسلام کی حکمرانی کو نظر انداز کرتے رہے تو نہ ہم دنیا میں فتح اور نجات حاصل کر سکیں گے اور نہ ہی آخرت کی کامیابی اور نجات ہمارے حصے میں آئے گی۔ اے مسلمانو! جو بھی اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبّت کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے بے عملی کوئی راہِ انتخاب نہیں ہے۔ ہمیں رب کی عطا کردہ صحت اور وقت کی نعمت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے انہیں خرچ کرنا چاہئے، تاکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کے بدلے ہمیں کبھی نہ ختم ہونے والی جنّت میں داخل کرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ** "دو نعمتیں جو بہت سے لوگ ضائع کرتے ہیں، اچھی صحت اور فارغ وقت"(بخاری)۔

جو کوئی رسول اللہ ﷺ کو اپنی جان سے زیادہ محبوب رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس پختہ عزم کو یاد کرے جو رسول اللہ ﷺ کے اعمال میں جھلکتا تھا جو آپ ﷺ نے اللہ کے احکامات کو نافذ کرنے کے لیے سرانجام دیے۔ جب آپ ﷺ کے چچا نے آپ ﷺ کو باز رہنے کا کہا تو آپ نے جواب دیا، **يَا عَمّ ، وَاللَّهِ لَوْ وَضَعُوا الشَّمْسَ فِي يَمِينِي، وَالْقَمَرَ فِي يَسَارِي عَلَى أَنْ أَتْرُكَ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يُظْهِرَهُ اللَّهُ أَوْ أَهْلِكَ فِيهِ مَا تَرَكْتُهُ** "اے چچا! اللہ کی قسم اگر یہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں، تب بھی میں اس کام کو ترک نہیں کروں گا، یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کر دے یا مجھے اس راہ میں فنا کر دے"۔ آیئے اپنے نفوس کو بدل ڈالیں تاکہ ہمارے حالات بھی بدل

سکیں۔ آیئے دینِ اسلام کے لیے اپنے عزم کو پختہ کریں، بھرپور جدّوجہد کریں کہ رسول اللہ کی بشارت کے مطابق اسلام کا سورج پوری دنیا کو منور کردے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **لَا يَلْبَثُ الْجَوْرُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى يَطْلُعَ فَكُلَّمَا طَلَعَ مِنْ الْجَوْرِ شَيْءٌ ذَهَبَ مِنْ الْعَدْلِ مِثْلُهُ حَتَّى يُولَدَ فِي الْجَوْرِ مَنْ لَا يَعْرِفُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَأْتِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالْعَدْلِ فَكُلَّمَا جَاءَ مِنْ الْعَدْلِ شَيْءٌ ذَهَبَ مِنْ الْجَوْرِ مِثْلُهُ حَتَّى يُولَدَ فِي الْعَدْلِ مَنْ لَا يَعْرِفُ** "ظلم میرے بعد زیادہ دیر چپ نہ رہے گا، وہ سر اٹھائے گا، جتنا ظلم بڑھتا جائے گا اسی قدر عدل گھٹتا جائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص پیدا ہو گا اور اس نے ظلم کے سوا کچھ نہ دیکھا ہو گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ عدل کو واپس لائے گا، تو جتنا عدل بڑھتا جائے گا اسی قدر ظلم گھٹتا جائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص پیدا ہو گا اور اس نے عدل کے سوا کچھ نہ دیکھا ہو گا" (احمد)۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ** "اور پھر ظلم کا دَور ہو گا اور وہ باقی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا اور پھر اسے اٹھا لے گا جب وہ چاہے گا۔ اس کے بعد پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت (خلافت علیٰ منہاج النبوۃ) ہو گی اور پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے"۔

فہرست

# اسلام پوری دنیا پر نافذ ہونے کیلئے آسمان سے اتارا گیا قانون ہے!

# خلافت کے قیام کے بغیر اس قانون کا نفاذ معطل رہے گا، تو اے مسلمانو! اپنا فرض اور حق پہچانو اور اسے قائم کرو!

عمران خان رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(الإسلام يعلو ولا يعلي)، "اسلام سب سے برتر ہے اور اس کی برتری کو کبھی پار نہیں کیا جا سکتا۔" (صحیح بخاری)**۔ لیکن آج سے سو ہجری سال پہلے خلافت کے انہدام کے بعد کیپٹلزم اور سوشلزم جیسی انسانوں کی بنائی ہوئی آئیڈیالوجیز کو نافذ کرنے والی ریاستیں تو دنیا بھر میں موجود ہیں، لیکن سب سے برتر اور اعلیٰ آئیڈیالوجی اسلام کہیں بھی نافذ العمل نہیں۔ اسلام پوری دنیا کے گورننس سسٹم کے طور پر نازل ہوا۔ اسلام نے مسلمانوں کو پوری دنیا کی لیڈرشپ کی ذمہ داری سونپی تاکہ دنیا میں عدل قائم کیا جا سکے اور یہ ہرگز جائز نہیں کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ اس ذمہ داری سے دستبردار ہو کر یہ حق مغربی کرپٹ آئیڈیالوجی کو سونپ دیں جس نے دنیا بھر میں زندگی کی ہر شعبے کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے خواہ وہ معیشت، معاشرت، سیاست ہو یا اخلاقیات، جس کا اجتماعی جنازہ نکال دیا گیا ہے۔ تو کہاں ہے اے مسلمانو تمہارا راست بازی کا احساس کہ تم ایک بار پھر دنیا کو ان اندھیروں سے نکال کر حق کی روشنیوں سے منور کرو؟

خلافت کے خاتمے کے بعد علماء نے خود کو اپنے کتب خانوں، انجینئرز نے دفاتر، ڈاکٹرز نے کلینکس اور نوجوانوں نے محض اپنے کیریئر تک محدود کر لیا، تو فرانسیسی، برطانوی، امریکی اور روسی استعمار مسلم دنیا میں دندناتا رہا۔ مسلمانوں نے اپنے حبیب ﷺ سے کیا اپنا عہد بھلا دیا کہ بھلائی کا حکم دیں گے، برائی سے روکیں گے اور ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی راہ پر چلنے پر مجبور کریں گے، تو استعمار کے سستے ایجنٹوں نے امت سے ان کا اختیار چھین لیا وہ اختیار جس کے تحت امت اپنے حکمرانوں کو منتخب کر کے انھیں شریعت کے نفاذ کی شرط پر انعقاد اور اطاعت کی بیعت دیتی ہے۔ مسلمان بھول گئے کہ خلافت کے بعد اللہ کا قانون معطل ہوا، ان کا خون بہایا گیا، انکی دولت، زمین اور حرمات کو پامال کیا گیا۔ ان سے ان کا قبلہ اول چھین کر یہودی نجاست کے حوالے کر دیا گیا اور یہ کہ وہ ایک صدی سے اس خلیفہ کی بیعت کے طوق سے محروم ہیں جس کے بغیر موت کو حدیث نے جاہلیت کی موت قرار دیا۔ تو اے مسلمانو! ہمارا حشر سب کے سامنے ہے کہ وسطی افریقی ریاست سے لے کر سری لنکا اور برما

جیسی ریاستیں ہوں، یا بھارت، فرانس اور ہالینڈ ہو، مسلمانوں کی زندگیوں سے کھلواڑ کرنا مقامی سیاست میں حکومت حاصل کرنے کے نسخے بن چکے ہیں۔ تو کیا اب بھی ہمیں واضح نہیں ہوا کہ اسلام سے ہٹ کر ہماری کوئی عزت نہیں، اور اسلام کے بغیر ہم دنیا کی رسوا ترین قوم ہیں، اور یہ کہ امت کی عزت، عظمت اور طاقت صرف اور صرف اسلام سے ہے!

**اے مسلمانو!** خلافت کا قیام تاج الفروض ہے، فقہاء کا اس پر اجماع ہے۔ آپ نے جب ایسے حکمرانوں سے امیدیں وابستہ کیں جو اللہ کی وحی کو پس پشت ڈال کر انسانی عقل سے بنائے گئے قوانین سے حکومت کرتے ہیں، تو انھوں نے آپ سے جھوٹ بولا، آپ کو دھوکا دیا، آپ کی توانائیوں کو ضائع کیا اور آج ایسے حکمرانوں کی ناکامی آپ پر واضح ہو چکی ہے۔ آپ ہی یوریشیا کے فطری وارث اور دنیا پر اقتدار کے حقدار ہیں۔ آپ کے دشمن آپ سے خوف کھاتے ہیں، آپ کی وحدت اور اسلام سے محبت آپ کے دشمنوں کی موت ہے۔ آپ کی جانب سے خلافت کا قیام آپ کے دشمنوں پر اللہ کا وہ قہر ہو گا جس کا اعلان سن کر وہ شیطان کی سرگوشیوں کو بھول جائیں گے۔ ہم دنیا کے ہر مال و متاع، ظاہری عزت و شہرت، اور عہدے و طاقت رکھنے کے باوجود صرف اپنے اعمال کے ساتھ اپنی قبر میں اتریں گے۔ تو آئیں، اُس عمل کے ساتھ قبر میں جائیں جو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی کا پیش خیمہ ہے—یعنی خلافت کا دوبارہ قیام۔

**﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ۭاِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾**

***"اللہ نے لکھ دیا ہے کہ یقیناً میں اور میرے رسول ضرور غالب ہو کر رہیں گے، بیشک اللہ بڑی قوت والا، بڑے غلبہ والا ہے۔"(سورۃ مجادلہ:21)***

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

فہرست

## اے عمر الفاروقؓ کے بیٹو! ایک سو ہجری سال بغیر خلافت کے گزر گئے، لہٰذا اس کے قیام کی جدوجہد کرنے والوں کے ساتھ اگلی صفوں میں کھڑے ہو جاؤ

3 مارچ 1924 بمطابق 28 رجب 1342 ہجری ، ایک سو ہجری سال قبل، اسلامی امت ایک نگہبان اور سرپرست سے محروم ہو کر یتیم ہو گئی۔ اس تاریک دن خلافت مغربی استعماری صلیبیوں اور چند ترک اور عرب غداروں کی ملی بھگت کے نتیجے میں ختم ہو گئی۔ اُس تاریک دن کے بعد سے مسلم امت کو ایک بار پھر اپنے کھوئے ہوئے مقام کو دوبارہ حاصل کرنے سے مسلسل روکا جارہا ہے جس کے تحت وہ پوری انسانیت کے لیے ایک نجات دہندہ کے طور پر کام کرتی تھی جبکہ یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ امت جمود کی صورتحال سے نکل چکی ہے اور اب اُس میں اپنے ذاتی اور اجتماعی معاملات اور مسائل کے لیے اسلام سے حل ڈھونڈنے کی سوچ اور عمل بڑھتا چلا جارہا ہے۔ یہی وقت ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ نسل اُس طاقت اور مقام کو حاصل کرے جو آج سے پہلے اِس امت کی پہلی اور سب سے بہترین نسل نے حاصل کیا تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کو اہل طاقت و قوت سے نصرۃ طلب کرنے کی ہدایت سے بہت پہلے ،اسلام کے داعیوں کی صفوں کو اُن لوگوں نے مضبوط کیا تھا جو معاشرے میں ایک مضبوط مقام رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے تھے اور فرمایا تھا، **اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَدِ الْعُمَرَيْنِ "اے اللہ! دو 'عمر' میں سے ایک کے ذریعے اسلام کو طاقت عطا فرمایئے"**۔ ان دو 'عمر'، عمر بن الخطاب اور عمر بن ہاشم (ابو جہل)، میں سے عمر بن الخطاب کو ہدایت ملی۔ لہٰذا اس کے بعد عمرؓ نے اس دعوت کی اگلی صفوں میں ہمیشہ کھڑے رہ کر اپنی تمام طاقت اپنی آخرت کی کامیابی کے لیے استعمال کی۔ جہاں تک ابو جہل کا تعلق ہے تو اس نے اپنی طاقت اور اثرورسوخ جابروں کے جبر کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کر کے اپنے ہی ہاتھوں سے خود اپنی جہنم تیار کی۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ دارالارقم سے دو قطاروں میں اس طرح سے نکلے کہ ایک قطار کی قیادت عمرؓ اور دوسری قطار کی قیادت حمزہؓ کر رہے تھے۔ وہ دن کی روشنی میں بھرپور عزم اور اعتماد کے ساتھ خانہ کعبہ کی جانب بڑھے، اور اپنے مسلمان ہونے کا کھل کر ایسا اعلان کیا کہ جابروں کے چہرے پیلے پڑ گئے اور وہ مایوسی، جھنجھلاہٹ اور شدید غصے کا شکار ہو گئے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ کو الفاروق (سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کرنے والا) کا لقب دیا کیونکہ ان کے ایمان لانے کے بعد حق اور باطل بالکل واضح ہو گئے اور اس بات کا بغیر کسی خوف کے اعلان کیا جانے لگا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

**پاکستان کے اہلِ اثر ورسوخ میں موجود الفاروقؓ کے بیٹو!** آپ کا اثر ورسوخ اللہ کی جانب سے ایک امانت ہے جو آپ کو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وجہ سے حاصل ہے۔ آپ کا آج جو دنیا میں مقام ہے اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب چاہیں ایک لمحے میں آپ سے چھین سکتے ہیں۔ قیامت کے دن آپ کا محاسبہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوگا جو اثر ورسوخ نہیں رکھتے۔ آپ کا احتساب اس اثر ورسوخ اور طاقت کے مطابق ہوگا جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے۔ لہٰذا اس بات پر غور کریں کہ یہ عمر الفاروقؓ تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا، **يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ إِنْ مُتْنَا وَإِنْ حَيِينَا؟**" یارسول اللہ کیا ہم یہاں اور آخرت، دونوں مقامات میں حق پر نہیں ہیں؟"۔ غور کریں جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ جواب دیا، **بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ عَلَى الْحَقِّ إِنْ مُتُّمْ وَإِنْ حَيِيتُمْ**"یقیناً ہیں! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، کہ تم اس دنیا اور آخرت میں حق پر ہو"۔ تو عمرؓ نے پرجوش جذبات کے ساتھ اعلان کیا، **فَفِيمَ الاختفاء مَا عَلَيْكَ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا بَقِيَ مَجْلِسٌ كُنْتُ أَجْلِسُ فِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا أَظْهَرْتُ فِيهِ الْإِيمَانَ غَيْرَ هَائِبٍ وَلَا خَائِفٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَتَخْرُجَنَّ** "تو ہم کیوں پوشیدہ رہیں؟ میری والدہ اور والد آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم کفر کی کوئی ایسی محفل نہیں ہوگی جہاں میں بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے اپنے ایمان کے اظہار کے بغیر بیٹھوں۔ اُس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، آیئے ہم کھل کر (اپنے ایمان کا) اعلان کریں"۔ تو اے اثر ورسوخ اور طاقت رکھنے والو کیا آپ غور نہیں کریں گے اس سے پہلے کہ آپ کا وقتِ حساب آجائے؟! حزب التحریر کے شباب کے ساتھ مل کر خلافت کے قیام کے لیے اپنی حمایت کا کھل کر اعلان کریں اور معاشرے میں بغیر کسی خوف کے اس دعوت کے داعی بن جائیں، اور اس بات کا اعلان کریں کہ اللہ کے سوا کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور یہ کہ ہمیں صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہی عبادت کرنی ہے۔ حزب التحریر کے شباب کے ساتھ اگلی صفوں میں کھڑے ہوں، یا جتنا بھی آپ اگلی صفوں سے قریب کھڑے ہو سکتے ہیں، تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو آخرت کی کبھی نہ ختم ہونے والی عزت اور اونچے مرتبے سے سرفراز فرمائے۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

فہرست

# تیسرے ہفتے کے روزمرہ پیغامات

حزب التحریر وہ قائد ہے جو اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتی، حزب التحریر وہ واحد جماعت ہے کہ جس کے پاس زندگی کے تمام مسائل کو حل کرنے کا درست طریقۂ کار موجود ہے، جو 60 سال سے زیادہ عرصے سے آپ کے درمیان سرگرمِ عمل ہے، اور آپ کی نشاۃِ ثانیہ اور اسلام کے ذریعے آپ کے امور کی دیکھ بھال کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دے رہی ہے، پس اس حزب کی مدد و حمایت کرو۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

اسلام کا نظامِ حکومت خلافت ہے، جس میں حاکمیتِ اعلیٰ شریعت کو حاصل ہوتی ہے اور اتھارٹی واختیار امت کے پاس ہوتا ہے۔ مسلمان کتابُ اللہ اور سنتِ رسولؐ کے ذریعے حکومت کرنے کے لیے خلیفہ کی بیعت کرتے ہیں، تاکہ وہ اسلام کی شیرازہ بندی کرے اور اسے ہدایت کے پیغام اور نور کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرے، حزب التحریر نے ریاستِ خلافت کے حکومتی اور انتظامی ڈھانچے کو امت کے لیے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

اسلام نے انسان کے تمام مسائل کا حل بطورِ انسان کیا ہے، کسی اور اعتبار سے نہیں۔ صرف اسلام ہی غربت اور بے روزگاری کے مسئلے کو حل کرتا ہے اور دولت کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں معذوروں، بوڑھوں، یتیموں، بیواؤں اور بچوں کے مسائل نہیں ہوتے۔

اسلام نے ریاست کے شہریوں کو خوراک، لباس اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات مہیا کرنے کی ضمانت دی ہے۔ اسی طرح اسلام اپنے شہریوں کو تعلیم، علاج اور امن و تحفظ کی گارنٹی دیتا ہے۔ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ اس نے داخلی سطح پر اور اقوام کے درمیان عدل کو رائج کیا اور دنیا کے مظلوم و مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کا باعث بنا۔

امت خلیفہ کا انتخاب کرتی ہے تاکہ وہ شریعت کے نفاذ میں امت کی نمائندگی کرے، خلیفہ ہی نگہبان اور ذمہ دار ہوتا ہے اور امت اس پر خلیفہ کا احتساب کرتی ہے۔ خلافت ایک منفرد نظام ہے جس میں حکمرانی وراثت کے طور پر منتقل نہیں ہوتی، نہ ہی کوئی قانون سے بالاتر ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو امتیازی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ جمہوریت کے برخلاف ہے کہ جس نے انسانوں کو قانون ساز، حکمرانوں کو معبود اور سرمایہ داروں کو کرتا دھرتا بنادیا ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

رسول اللہ ﷺ کی حکیمانہ قیادت اور جرأتمندانہ موقف نے، جو آپ نے اپنی جماعت اور ریاست کی قیادت کرتے ہوئے اختیار کیا، اسلام کو سربلند کیا اور اُس کی شان وشوکت کو چار چاند لگادیے۔ امت ایک کے بعد ایک سیاسی اور عسکری معرکے میں کودتی اور کامیابی اس کے قدم چومتی تھی۔ آپ ﷺ نے ہی ہمارے لیے ریاست کے قیام کے درست طریقے کا تعین کیا ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

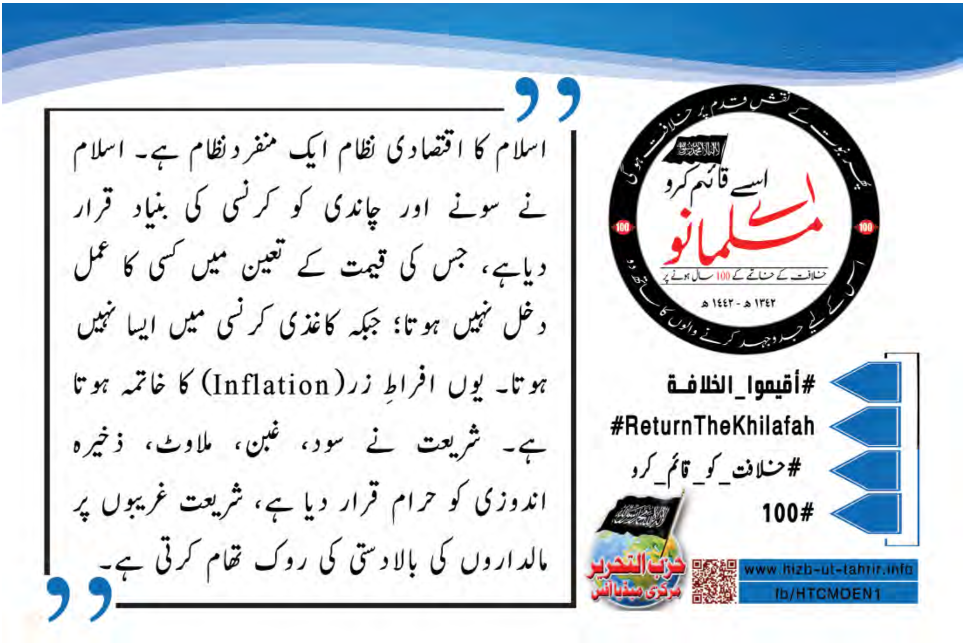
اسلام کا اقتصادی نظام ایک منفرد نظام ہے۔ اسلام نے سونے اور چاندی کو کرنسی کی بنیاد قرار دیاہے، جس کی قیمت کے تعین میں کسی کا عمل دخل نہیں ہوتا؛ جبکہ کاغذی کرنسی میں ایسا نہیں ہوتا۔ یوں افراطِ زر(Inflation) کا خاتمہ ہوتا ہے۔ شریعت نے سود، غبن، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی کو حرام قرار دیا ہے، شریعت غریبوں پر مالداروں کی بالادستی کی روک تھام کرتی ہے۔
اے مسلمانو
اسے قائم کرو
خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر
۱۳۴۲ ھ - ۱۴۴۲ ھ
#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#
حزب التحریر
مرکزی میڈیا آفس
www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

[فہرست](#)

# خلافت کی واپسی کی بشارت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ کی طرف سے فتح وکامیابی کے حصول کے لیے صالح اعمال کریں

امام احمد بن حنبل نے رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظِ مبارک روایت کیے: **تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ**۔"دورِ نبوت تب تک تمہارے درمیان موجود رہے گا جب تک اللہ چاہتا ہے کہ یہ قائم رہے۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہو گی، جو کہ رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھالے گا۔ پھر ایسا دور ہو گا جس میں حکمرانی کو دانتوں سے مضبوطی سے پکڑا جائے گا(کہ نکل کر کسی اور کے پاس نہ چلی جائے)، اور یہ دور باقی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے اسے ختم کر دے گا۔ اس کے بعد جابرانہ حکمرانی ہو گی، اور یہ باقی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر دوبارہ خلافت قائم ہو گی۔ یہ بیان فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔"، بے شک رسول اللہ ﷺ صرف وہی بیان کرتے ہیں کہ جو اللہ کی طرف سے وحی کردہ ہوتا ہے، پس آپ ﷺ نے اللہ کے احکامات کو اپنے الفاظ میں ہم تک پہنچایا جو کہ سنت کا حصہ ہے۔

آج مسلم دنیا پر چھائے جابرانہ حکمرانی کے دور میں یہ امر امید اور ولولے کا باعث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بشارتیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خلافت ضرور واپس لوٹے گی۔ مزید یہ کہ جو خلافت واپس آئے گی وہ مخصوص خصوصیات کی حامل ہو گی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے عظیم صحابہ رضوان اللہ علیہم کی جانب سے قائم کی گئی پہلے والی خلافت کی طرح ہو گی، یعنی نبوت کے نقشِ قدم پر قائم شدہ خلافت کی طرح۔ لہٰذا اس کا شمار ایسی حکمرانی میں نہیں ہو گا جو اقتدار کو مضبوطی سے دانتوں سے پکڑے تاکہ یہ نکل کر کسی اور کے پاس نہ چلا جائے، جس طرح کہ خلفاء راشدین کے بعد آنے والی خلافتوں میں ہوا تھا۔ حکمرانی کے موروثی رنگ کو حدیث میں **ملک عاضاً** سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں قریب المرگ خلیفہ اپنے ہی خاندان میں سے اپنا جانشین نامزد کرتا تھا جسے اس کی موت کے بعد خلافت کی بیعت دی جاتی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہمارے

لیے خوشخبری ہیں، جو ہمارے دلوں کو آج کی جابرانہ حکمرانی کے تحت اُمّت کی اذیت ناک صورتحال کے غم سے نجات دلاتے ہیں۔

تاہم اسی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی دی گئی بشارت کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اسے بے عملی کے عذر کے طور پر لے لیں۔ کیونکہ یہ مبارک حدیث نہ صرف خوشخبری ہے، بلکہ یہ ایسی خبر ہے کہ جس میں طلب (عمل کا مطالبہ) موجود ہے۔ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی مانند ہے: **فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ،** "کیا ہی اچھا وہ امیر ہو گا اور کیا ہی اچھی وہ فوج ہو گی جو قسطنطنیہ کو فتح کرے گی "(احمد)۔ یہاں اس حدیث میں بھی انداز خبر یہ ہے مگر اس میں عمل کرنے کی طلب موجود ہے۔ چنانچہ مسلمان صدیوں سے اس خوشخبری کا مشاہدہ کرنے کے لیے بے چین تھے لیکن وہ تقدیر پرستی یا بے عملیت کا شکار نہیں ہوئے۔ مسلمان اس بات کے خواہشمند تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی خوش خبری ان کے ہاتھوں پوری ہو۔ چنانچہ مسلم حکمرانوں نے حدیث میں بیان کردہ بہترین امیر کا اعزاز حاصل کرنے کے لیے پے درپے کوششیں کیں، اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے احکامات کو نافذ کیا، بہترین فوج تیار کی اور اسلام کے مطابق اس کی تربیت کرنے اور انہیں بہترین ہتھیاروں سے لیس کرنے کے لیے اپنی کوششیں صَرف کیں۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے آخر کار سلطان محمد الفاتح کو اپنی مدد و نصرت عطا کی کہ جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا۔

تو اے مسلمانو! خلافت کے خاتمے کے ایک سو ہجری سال بعد، نبوت کی نقشِ قدم پر خلافت کی واپسی سے قبل، آج اس جابرانہ حکمرانی کے عبوری دور میں ہمیں کیا کرنا ہے؟ جب کہ ہم اس خلافت کو دیکھنے کے شدید خواہش مند ہیں، تو کیا ہم اسے حاصل کرنے کے لیے عملی اقدامات نہیں کریں گے؟ ہمیں خلافت کے دوبارہ قیام کے لیے عملی اقدامات کرنا ہوں گے، کیونکہ نبوت نقشِ قدم پر خلافت کی واپسی کی حدیث بھی ایسی خبر یہ حدیث ہے کہ جس میں عمل کا تقاضا موجود ہے۔ لہٰذا ہمیں اس حدیث میں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ ہم خلافت کو قائم کریں اور اس بات کی کوشش کریں کہ ہم ان باسعادت لوگوں میں سے ہوں کہ جن کے ہاتھوں یہ قائم ہو گی۔ اتنی اعلیٰ معیار کی خلافت کے مستحق بننے کے لیے ہمیں بہترین مسلمان ہونا چاہیے اور اس کے مطابق اپنے آپ کو اسلام کے علم سے آراستہ کرنا چاہیے۔ ہم اللہ سبحانہ وتعالی کے احکامات کے مطابق عمل کیے بغیر صرف دُعا کرنے سے اور اپنے آپ کو حالات کے سامنے سرنگوں کر دینے سے خلافت کو قائم نہیں کر سکتے۔ بے شک ہمیں

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی اہمیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جہاں آپ ﷺ نے فرمایا، **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ**، "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تمہیں ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے، تب تم اُس سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا کا جواب نہ دے" (احمد)۔ چنانچہ اگر ہم کام کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے دل اور جسم کے کن اعمال کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

جہاں تک دل کے اعمال کی بات ہے تو ہمارا ایمان ہے کہ نُصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ جب خلافت کو ختم کرنے کے لیے کفار نے عرب اور ترک قیادت کے غداروں کے ساتھ مل کر ہمیں شکست دی، تو اس کے بعد آج خلافت کو بحال کر کے ان پر فتح حاصل کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نُصرت پر ہی منحصر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿**وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلاَّ بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ**﴾، "اور اللہ نے اسے خوشخبری کے سوا نہیں بنایا، تاکہ آپ کے دلوں کو اس پر یقین ہو۔ اور فتح اللہ کے سوا کسی کی طرف سے نہیں ہے۔ بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے" (الانفال-8:10)۔ اِبنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا، (وإلا فهو تعالى قادر على نصركم على أعدائكم ) "اس کے سوا کوئی اس بات پر قادر نہیں جو تم لوگوں کو تمہارے دشمنوں کے خلاف فتح بخشے"۔ امام طبری نے بیان کیا، (وما تنصرون على عدوكم، أيها المؤمنون، إلا أن ينصركم الله عليهم, لا بشدة بأسكم وقواكم, بل بنصر الله لكم, لأن ذلك بيده وإليه)، "اے مومنو! تم اپنے دشمنوں پر فتح پانے والے نہیں ہو، سوائے اس کے کہ اللہ ان کے خلاف تمھاری مدد کرے، یہ تمہاری قوت اور طاقت کے زور سے نہیں، بلکہ فتح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصر کی بنا پر ہے، کیوں کہ فتح اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی طرف سے ہے"۔ بے شک اگرچہ کفر براہِ راست اور مسلم دنیا میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اسلام کی واپسی کے خلاف برسرپیکار ہے، صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہمیں اس پر فتح نصیب کرے گا۔

ایمان ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ اللہ کی نصر کے حصول کے لیے ہم اللہ کی فرمانبرداری کریں، ان گناہوں سے پرہیز کریں جن سے اُس نے ہمیں منع فرمایا اور ان فرائض کو پورا کریں جن کا اس نے ہمیں حکم دیا ہے، ﴿**وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ**﴾ "اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہے" (الروم 30:47)۔ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب ہم اس کے حکم کو بجالائیں گے تو وہ ہمیں فتح عطا کرے گا۔ اس آیت کے بارے میں ابن ابی حاتم نے یہ بیان

کیا ہے کہ ابودرداءؓ کہتے ہیں، "میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا، **مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَة۔** "کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کی عزت کا دفاع نہیں کرتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ پر یہ حق ہو گا کہ وہ قیامت کے دن اسے دوزخ کی آگ سے بچائے"۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی، ﴿ **وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ** ﴾ "اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہے""۔ امام طبری نے اپنے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمارہے ہیں، (ونجَّينا الذين آمنوا بالله وصدّقوا رسله إذ جاءهم بأسنا، وكذلك نفعل بك وبمن آمن بك من قومك **وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ** على الكافرين، ونحن ناصروك ومن آمن بك على مَن كفر بك ومظفروك بهم)۔ "اور ہم نے ان لوگوں کو بچایا، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لائے تھے اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تھے، جب ہمارا عذاب ان پر نازل ہوا۔ اور ہم ایسا ہی کریں گے آپ کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کی قوم میں سے آپ پر ایمان لائے ہیں، **وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ**، "اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہے"، کافروں کے خلاف، ہم آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو ان کافروں پر فتح اور کامیابی عطا کریں گے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کی نُصرت کے حصول کے رستے میں ہماری طاقت کمزور نہ پڑے، تو ایمان یہ قرار دیتا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ** ﴾ "اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، اس طرح تم ہمت ہار جاؤ گے اور پھر تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی" (الانفال 8:46)۔ امام طبری نے اپنے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ: ( أطيعوا، أيها المؤمنون، ربَّكم ورسوله فيما أمركم به ونهاكم عنه، ولا تخالفوهما في شيء) "اے مومنو! اپنے رب اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو جس کا وہ تمہیں حکم دیتے ہیں اور جس چیز سے وہ آپ کو منع کرتے ہیں، اور کسی بھی معاملے میں ان دونوں میں سے کسی کی مخالفت نہ کرو"۔ امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا، (ريحكم أي قوتكم ونصركم) "ریحکم سے مراد ہے تمہاری طاقت اور تمہاری فتح"۔ لہٰذا اگر ہم فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات اور حرمتوں میں اختلاف کر کے معصیت میں نہ گریں۔ اگر ہم اپنی سرزمین میں اللہ کی نافرمانی پر مبنی قوانین کے نفاذ کے ذریعے اللہ کے ساتھ لڑائی مول لے لیں گے، خواہ یہ سود کا نفاذ ہو،

غریبوں اور مقروضوں پر ٹیکس عائد کرنا ہو، مسلم زمینوں کی تقسیم ہو یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد ہو، تو ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت حاصل نہیں کر سکتے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم برباد نہ ہوں تو ہماری وفاداری صرف اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری مدد کرے تو ہماری وفاداریاں اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ نہیں ہونی چاہئیں اور ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستے کے سوا کوئی دوسرا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ بِطَانَةٗ مِّن دُونِكُمۡ لَا يَأۡلُونَكُمۡ خَبَالٗا وَدُّواْ مَا عَنِتُّمۡ﴾ "اے ایمان والو! تم ایمان والوں کے سوا اور کسی کو اپنا دِلی دوست نہ بناؤ، کیونکہ دوسرے لوگ تمہیں تباہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے "(آل عمران 3: 118)۔ امام قرطبیؒ نے اپنے تفسیر میں اس آیت کے سلسلے میں بیان کیا ہے،(نهى الله عز وجل المؤمنين بهذه الآية أن يتخذوا من الكفار واليهود وأهل الأهواء دخلاء وولجاء يفاوضونهم في الآراء ، ويسندون إليهم أمورهم) ،"اللہ عزوجل نے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو کفار، یہودیوں اور ان لوگوں کو جو اپنی آرزوؤں اور خواہشات کے غلام ہیں، قریبی دوست بنانے اور ان سے مدد لینے سے منع کیا ہے، کہ جن کے ساتھ وہ رائے لینے کے لیے مشورہ کرتے ہیں اور اپنے امور میں ان پر انحصار کرتے ہیں"۔ لہٰذا ان کفار کی دشمنی اور کفر کے باجود اگر ہم ان سے وفاداری اور قربت اختیار کریں، ان کے ساتھ اتحاد بنائیں، اپنی آراء میں قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کی بجائے مختلف آراء میں ان سے سودے بازی کریں، ان کے ساتھ معاہدات کرنے اور اتحاد بنانے کے ساتھ ساتھ ان سے فوجی راز بھی بانٹیں، تو کیسے ہم اللہ کی نصرت حاصل کر سکتے ہیں؟ کیسے؟

لہٰذا اللہ کی نصرت کی جدوجہد کرتے ہوئے ہمیں اس بات کے لیے تیار رہنا چاہئے کہ اس راہ میں ہمیں مشکلات اور لوگوں کے برے ردِ عمل کا سامنا ہو سکتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَأۡتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ مِن قَبۡلِكُمۖ مَّسَّتۡهُمُ ٱلۡبَأۡسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُواْ حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصۡرُ ٱللَّهِۗ أَلَآ إِنَّ نَصۡرَ ٱللَّهِ قَرِيبٞ﴾ "کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ایسی آزمائش ابھی تم پر نہیں آئی جیسی ان پر آئی تھی جو تم سے پہلے گزرے ہیں؟ وہ غربت اور سختی سے دوچار ہوئے اور یہاں تک لرزا دیے گئے کہ ان کے رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے وہ پکار اُٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ بلاشبہ اللہ کی مدد قریب ہے"(البقرہ 2: 214)۔ ہم جابر حکمرانوں کے ہاتھوں مشکلات سے بچنے کے لیے صرف اپنے کنبے کی

خدمت اور کام کاج میں مصروف رہتے ہوئے، ظلم وجبر پر خاموش رہ کر حق کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تقویٰ کو بڑھانے، اسلام کے علم کے حصول کے ذریعہ اللہ کے قریب ہونے، قرآن مجید میں ڈوبنے، تہجد پڑھنے اور روزے رکھنے جیسے بہت سے اچھے کاموں کے لیے اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے، تو ہم اللہ کی نُصرت حاصل نہیں کر سکتے۔

جہاں تک نصرت پانے کے لیے ہماری جلد بازی کا تعلق ہے، تو یہ پوچھنا کہ خلافت کب آئے گی، یہ جلد بازی عیب یا حرام نہیں ہے کیونکہ انسان اپنی فطرت میں جلد باز ہے، ﴿وَيَدۡعُ ٱلۡإِنسَٰنُ بِٱلشَّرِّ دُعَآءَهُۥ بِٱلۡخَيۡرِۖ وَكَانَ ٱلۡإِنسَٰنُ عَجُولٗا﴾ "اور انسان برائی کی دعا کرتا ہے جس طرح وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے، اور انسان جلد باز ہے" (الاسراء 17:11)۔ تاہم جو چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے غصے کو بڑھاتے ہوئے ہمیں گناہ میں مبتلا کرتی ہے، وہ معاشرے میں تبدیلی لانے کے لیے ضروری اعمال کو ہمارا نظرانداز کرنا ہے۔ ہمیں اس بات سے خبردار رہنا ہے کہ ہماری یہ جلد بازی کہیں ہمیں مایوسی، ناامیدی اور ناکامی کے احساس کی طرف نہ دھکیل دے۔ چنانچہ ہمیں ضرور حلقات میں اسلام کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دارِ ارقم میں کیا کرتے تھے۔ ہمیں الگ الگ افراد کی حیثیت میں کام کرنے کی بجائے ایک ساتھ مل کر ایک ہی جماعت (ڈھانچہ) میں کام کرنا چاہیے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا۔ ہمیں لوگوں کو انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر ملتے رہنا چاہیے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے۔ ہمیں زندگی کے میدان میں کھل کر حق کا اعلان کرنا چاہیے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا۔ اور ہم میں سے جو لوگ طاقت، ہتھیاروں اور جنگ کے لوگ ہیں، انہیں انصار رضی اللہ عنہم کے سرداروں کی طرح نصرت فراہم کرنی چاہئے تاکہ اسلام کے ذریعے حکمرانی کا از سر نو آغاز ہو سکے۔ لہٰذا ہم میں سے کسی کو بھی معاشرے میں تبدیلی لانے کے لیے نبوت کے بتائے ہوئے مبارک طریقہ پر عمل کرنے سے تھکنا نہیں چاہیے اور نہ ہی ہمت ہارنی چاہیے جس سے ہم اپنے آپ کو معاشرے سے کاٹ لیں اور مایوسی میں گھر جائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے نیک اعمال اور اپنے دین سے وابستگی میں ہماری مدد فرمائے اور ہمیں مضبوطی عطا کرے، ایسا نہ ہو کہ ہم اندھیروں میں گم ہو جائیں۔

انسانی تبدیلی کے بعد ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت آتی ہے، جس کے بعد اللہ تعالیٰ حالات کو بدل ڈالتے ہیں اور فتح حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡ﴾ "بے شک اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا، جب تک کہ وہ اپنے اندر کی چیزوں کو تبدیل نہ کریں" (الرعد 13:11)۔

چنانچہ جب لوگ ایمان سے کفر کی طرف، اطاعت سے نافرمانی کی طرف، یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے ناشکری کی جانب بدلتے ہیں، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو ان تمام چیزوں سے محروم کر دیتا ہے جن میں ان کے لیے خیر ہے۔ اسی طرح، اگر بندے اپنے اندر موجود تمام چیزوں کو تبدیل کر دیں، جس سے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت میں لوٹ آئیں، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی انکی ابتر صورتِ حال کو خوشی، آرام اور رحمت میں بدل دیتا ہے۔ تو آئیں، خیر کے کاموں کے لیے کوشش کریں ،اے مسلمانو! آئیں ہم جدوجہد کریں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ "تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ یقیناً انہیں زمین میں اپنا جانشین بنائے گا، جیسا اس نے ان سے پہلے والوں کو بنایا۔ اور یقیناً ان کے دین کو جسے اُس نے اِن کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ فاسق ہیں" (النور 24:55)۔ اس آیت کے ضمن میں ابن کثیر نے اپنے تفسیر میں بیان کیا ہے، (هذا وعد من الله لرسوله صلى الله عليه وسلم . بأنه سيجعل أمته خلفاء الأرض ، أي : أئمة الناس والولاة عليهم ، وبهم تصلح البلاد ، وتخضع لهم العباد ، وليبدلن بعد خوفهم من الناس أمنا وحكما فيهم) ،"یہ اللہ کا اپنے رسول ﷺ سے وعدہ ہے کہ وہ ان کی امت کو زمین پر جانشین بنائے گا، یعنی وہ انسانیت کے رہنما اور حکمران بنیں گے، جس کے ذریعہ وہ دنیا میں اصلاح کرے گا اور جن کی لوگ پیروی کریں گے، تاکہ وہ اپنے خوف کے بعد محفوظ سلامتی حاصل کر سکیں"۔ تو آیئے اے مسلمانو! ہم نیک اعمال کے لیے جدوجہد کریں، تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ امتِ محمدیہ کو انسانیت کے حکمران کے طور پر، اس کے صحیح مقام پر بحال کر دیں۔

لہٰذا اسلام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے جدوجہد اور کوشش کو وہیں سے دوبارا شروع کریں جہاں سے خلافت نے ایک سو اسلامی ہجری سال پہلے چھوڑا تھا، تاکہ یہ اس مقام تک پہنچ جائے کہ اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لأُمَّتِي أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَأَنْ لاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ

**بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لاَ يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لأُمَّتِكَ أَنْ لاَ أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَأَنْ لاَ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا،** "اللہ نے میرے لیے دنیا کے مشرق و مغرب کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ اور میں نے اس کے مشرقی اور مغربی سرے دیکھے۔ اور میری امت کا غلبہ ان سروں تک پہنچ جائے گا جو میرے قریب کیے گئے اور مجھے سرخ و سفید خزانہ دیا گیا اور میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے التجا کی کہ اسے قحط کی وجہ سے تباہ نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ایسے دشمن کا غلبہ ہو جو ان میں سے نہیں ہے کہ وہ اِنکی جانیں لے لے اور ان کی جڑوں اور شاخوں کو ختم کر دے، اور میرے پروردگار نے کہا: اے محمد ﷺ جب بھی میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اسے تبدیل کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں آپ کو آپ کی امت کے لیے یہ تحائف دیتا ہوں کہ یہ قحط سے تباہ نہ ہو گی اور نہ اس پر کسی ایسے دشمن کا غلبہ ہو گا جو اس میں شامل نہ ہو کہ اِن کی جانیں لے لے اور ان کی جڑوں اور شاخوں کو ختم کر دے، چاہے دنیا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ (اس مقصد کے لیے) اکٹھے بھی ہو جائیں" (مسلم)۔ اللہ امت مسلمہ کو وہ دکھائے جس کی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بشارت دی ہے!

فہرست

# امت قیام خلافت کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وعدے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی بشارت کی تکمیل کیلئے کمربستہ ہے، تو اہل قوت! تم کب نصرہ دے کر اپنا قرض اتارو گے؟

امت، جو سوئے ہوئے شیر کی مانند ہے، اب جاگ چکی ہے۔ مغرب کا کئی صدیوں پر محیط طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ مغرب کی سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کی برتری کے دعویٰ واشنگٹن، نیویارک، لندن اور پیرس کے چوراہوں میں دفن ہو رہے ہیں۔ امت کی 80 کی دہائی میں لینے والی انگڑائی اب مکمل بیداری میں تبدیل ہونے والی ہے۔ مغرب اپنی تمام تر قوت کے باوجود چند ہزار معمولی اسلحے سے لیس اس امت کے بیٹوں سے میدان جنگ میں جیت نہیں پارہا، وہ بھی اس کے باوجود کہ مسلم حکمران مغرب کا حقیقی سہارا بنے ہوئے ہیں۔ مغرب کا پروگریسو معاشرتی ڈھانچہ ڈھے جانے کے قریب ہے۔ دنیا کی آبادی کا صرف 4 فیصد ہونے کے باوجود دنیا کے 20 فیصد قیدی امریکہ میں ہیں۔ معیشت غیر حقیقی، ورچوئل اکانومی، اور سود کے بوجھ تلے دب کر گھٹن کا شکار ہے۔ آنکھ سے نظر نہ آنے والی اللہ کی ایک معمولی سے مخلوق کورونا وائرس نے مغرب کے پورے نظام کی طاقت اور غرور کا تماشا دنیا کے سامنے واضح کر دیا ہے۔ امریکہ اور اس کے صلیبی حواریوں کا بنایا ہوا گلوبل ورلڈ آرڈر کا ٹوٹنا ٹرمپ کے دور کے بعد سب کو نظر آچکا ہے۔ جبکہ جمہوریت تقریباً تمام عالم میں elite capture کی اپنی حقیقی منزل پر پہنچ چکی ہے، اور اس کی ناکامی دنیا بھر میں قوم پرست، قدامت پسند اور انتہا پسند تحریکوں کی کامیابی اور قانون سازی اور پالیسی سازی پر عوامی کنٹرول مسدود ہونے کی صورت میں سب کے سامنے ہے۔ پس واضح ہے کہ تین دہائی قبل سوشلزم کی ناکامی کے بعد، سرمایہ داریت، کیپٹل ازم، کی ناکامی پر مہر تصدیق ثبت کرنے کیلئے خلافت کے قیام کا وقت آچکا ہے۔

زمین گھوم کر واپس وہیں آچکی ہے۔ مغرب اور اس کے حواری دوبارہ خلافت کے قیام کو ایک خواب اور خوش کن آرزو سمجھتے ہیں۔ اور اس کا ویسے ہی ٹھٹھا اڑاتے ہیں جس طرح قریش مکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے اس یقین کا مذاق اڑاتے تھے جو انھیں اپنی پرسان حالی میں بھی روم و فارس پر اسلام کے غلبے کی بشارتوں پر تھا۔ لیکن اگلی تین دہائیوں میں فارس اور بازنطینی سلطنت کو اسلام کی تلوار کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا گیا اور دنیا نے وہ دن دیکھا کہ چھوٹے سے خطے پر محیط اسلامی ریاست نے دونوں سپر پاورز سے ایک ہی وقت جنگ مول لی اور قادسیہ اور یرموک میں دونوں کو ناک رگڑنے پر مجبور کر دیا۔ پس اس وقت کیا عالم ہوگا جب خالد بن ولیدؓ اور صلاح الدین ایوبیؒ کی اولادیں آج کے روم اور فارس کو تہس نہس کر کے دنیا کو

ان کے پھیلائے ہوئے فساد سے نجات دلائیں گی۔ اور غزوہ ہند اور باقی روم کی فتح کی ان بشارتوں کو حاصل کریں گی، جس کا خواب آج کا ہر مخلص مسلم فوجی کمانڈر رکھتا ہے، بعدازاس کے کہ یہودی وجود کی نجاست سے زمین پاک کردی جائے!!!

**اے افواج پاکستان!** سچی اور کھری بات یہ ہے کہ یہ تم ہو جو یہ تبدیلی لا سکتے ہو۔ یہ فرشتوں نے نہیں کرنا، اگرچہ وہ تمہاری مدد ضرور کریں گے۔ یہ امام مہدی نے بھی نہیں کرنا، کیونکہ روایات کے مطابق امام مہدی خلافت کے قیام کے بعد ایک خلیفہ ہونگے۔ امت تبدیلی کیلئے تیار ہے، لیکن امت کے پاس حقیقی اختیار نہیں۔ یہ مغربی ایجنٹ جو ہمارے اوپر حاکم ہیں ،صرف تمہاری طاقت کے بل بوتے پر امت پر مغربی نظام اور ایجنڈا نافذ کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ صرف تمہارے اللہ پر غیر متزلزل اور کامل یقین اور ارادے کی دیر ہے کہ اس نظام کو زمین بوس کرکے پاکستان میں خلافت کا قیام کیا جائے جس کی مکمل تیاری کے ساتھ حزب التحریر آپ کے سامنے موجود ہے۔ اللہ کا لکھا کون ٹال سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ کی بشارت کو کوئی کیسے روک سکتا ہے؟ اسلام کا غلبہ خلافت کے قیام کے ذریعے لکھ دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ اعزاز حاصل کرنے میں کون پہل کرتا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا؛ **وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ "جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا"** (سورہ النور: 55)، اور رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا؛ **ثم تكون خلافة على منهاج النبوة، "اور اس کے بعد ایک بار پھر تم میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی"**۔ (مسند احمد) #خلافت_کو_قائم_کرو"

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

فہرست

# چوتھے ہفتے کے روزمرہ پیغامات

اللہ نے ہم مسلمانوں سے زمین میں خلافت کا وعدہ کیا ہے، اللہ نے دین کو غلبہ دینے اور امن و تحفظ کا وعدہ بھی کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کی بشارت دی ہے، جو زمین کو عدل سے بھر دے گی، جابرانہ دَور کے ظلم کا خاتمہ کرے گی جس نے انسانیت کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔«ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ» "پھر دوبارا نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی"(مُسند احمد)۔

اے مسلمانو اسے قائم کرو

خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر

۱۳۴۲ ھ - ۱۴۴۲ ھ

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
#100

حزب التحریر مرکزی میڈیا آفس

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

(إِنَّ اللَّهَ لاَ يُغَيِّرُ ما بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا ما بِأَنْفُسِهِمْ) "اللہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ اس چیز کو نہ بدلیں جو ان کے اندر ہے" (الرعد: 11)، تبدیلی کے حوالے سے یہی اللہ کی سنت ہے۔ امت پر لازم ہے کہ وہ قرآن و سنت کی طرف لوٹ کر، خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرکے، اپنی کمزور صورتِ حال اور ذلت سے خلاصی حاصل کرے۔

اے مسلمانو اسے قائم کرو

خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر

۱۳۴۲ ھ - ۱۴۴۲ ھ

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
#100

حزب التحریر مرکزی میڈیا آفس

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

انسان آخرت کے رستے کا مسافر ہے، دنیاوی زندگی میں مسلمان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، یہ رضا حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ کے تمام احکامات کو پورا نہ کیا جائے اور اس کے منع کردہ اُمور سے مکمل اجتناب نہ کیا جائے ، ایسا صرف اسلامی ریاست کے سائے تلے ہی ممکن ہے۔ پس اس ریاست کے لیے جدوجہد کرو، تم اللہ کی رضا پالو گے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

اے مسلمانو! آپ دیکھ رہے ہو کہ آج دنیا کنگال سرمایہ داریت کی تاریکیوں اور بدبختیوں میں گری ہوئی ہے۔ اسلام کی واپسی اور خلافت کے قیام کو روکنے میں ان کی کمزوری آشکار ہوچکی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنا شایان شان مقام حاصل کریں اور اقوامِ عالم کی قیادت کریں۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

'عرب بہار' کی لہر نے اسلامی دنیا کی حکومتوں کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا، آپ نے اپنی تحریکوں کے ذریعے یہ ظاہر کر دیا کہ آپ حکمرانوں کو ہٹانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم آپ کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ایجنٹ حکومتوں کو ہٹا کر اور ان کی جگہ اسلام کے نظام کو لا کر اپنی تحریک کو منزلِ مقصود تک پہنچائیں، یہ حکومتیں فرسودہ ہو چکی ہیں، جو محض مغربی ممالک کے سہارے پر قائم ہیں۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

مغرب بدستور اپنے بین الاقوامی اجلاسوں اور میڈیا میں اسلام کی واپسی اور ریاستِ خلافت کے قیام کے بارے میں خوف پھیلا رہا ہے۔ اسے خوف ہے کہ خلافت اس کے وجود کے لیے خطرہ ہے، جو اسے مسلم علاقوں سے نکال دے گی بلکہ ان کے اپنے ملکوں میں اسلامی فوجیں اتارے گی۔ جبکہ یہ تو ہو کر رہے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بشارت دی ہے۔

#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#

www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

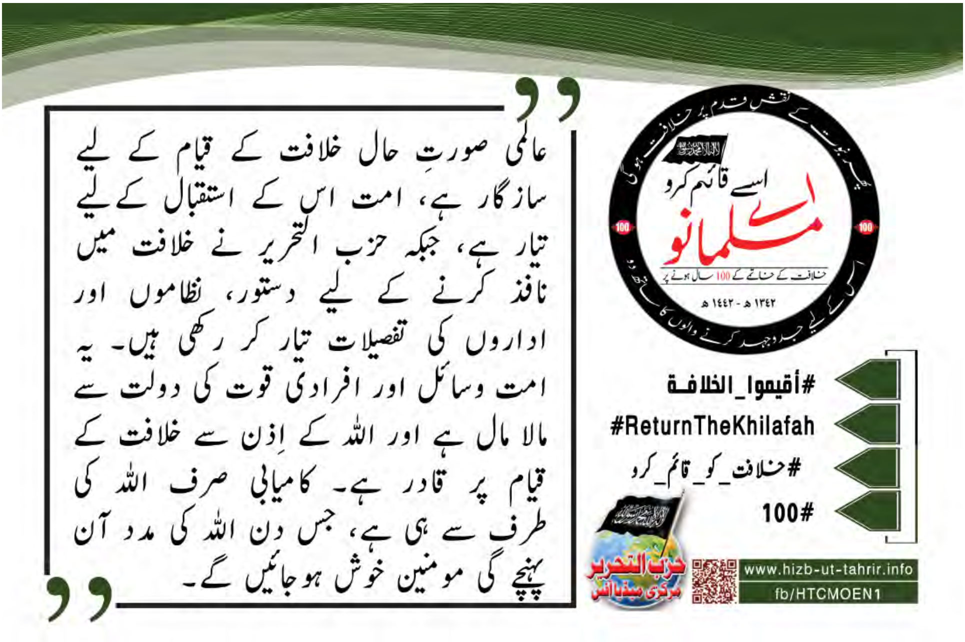
عالمی صورتِ حال خلافت کے قیام کے لیے سازگار ہے، امت اس کے استقبال کے لیے تیار ہے، جبکہ حزب التحریر نے خلافت میں نافذ کرنے کے لیے دستور، نظاموں اور اداروں کی تفصیلات تیار کر رکھی ہیں۔ یہ امت وسائل اور افرادی قوت کی دولت سے مالا مال ہے اور اللہ کے اِذن سے خلافت کے قیام پر قادر ہے۔ کامیابی صرف اللہ کی طرف سے ہی ہے، جس دن اللہ کی مدد آن پہنچے گی مومنین خوش ہو جائیں گے۔
پھر نبوت کے نقش قدم پر خلافت ہو گی
اسے قائم کرو
اے مسلمانو
خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر
١٣٤٢ ھ - ١٤٤٢ ھ
اس کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا ساتھ دو
#أقيموا_الخلافة
#ReturnTheKhilafah
#خلافت_کو_قائم_کرو
100#
حزب التحریر
مرکزی میڈیا آفس
www.hizb-ut-tahrir.info
fb/HTCMOEN1

فہرست

## میں اپنی خلافت کو کھوئے ہوئے سو ہجری سال ہو گئے ہیں، ہم اُس وقت تک تبدیلی کا چہرہ نہیں دیکھ پائیں گے جب تک خلافت کو دوبارہ قائم نہ کر لیں

**اے پاکستان کے مسلمانو!** کیا ایسا نہیں کہ جب سے پاکستان کے موجودہ حکمرانوں نے اس جمہوری نظام میں اقتدار سنبھالا ہے ہم شدید مایوسی کے عالم میں ہیں، حالانکہ یہ حکمران ہمارے اندر موجود تبدیلی کی شدید اور گہری خواہش کو پورا کرنے کے وعدے پر اقتدار میں آئے تھے؟ کیا یہ بات ہم پر واضح نہیں ہو گئی کہ پاکستان میں جمہوری نظام تلے نہ تو 75 سال میں کوئی تبدیلی آئی اور نہ ہی اگلے 75 سال میں کوئی تبدیلی آئے گی؟ اور کیا یہ بات بھی واضح نہیں ہو گئی کہ جمہوری نظام کے تحت نہ صرف پاکستان بلکہ مسلم دنیا میں کہیں بھی تبدیلی نہیں آئے گی؟ اے مسلمانو! کیا اب بھی آپ پر یہ حقیقت واضح اور عیاں نہیں ہوئی؟!

جمہوری نظام کی ناکامی کی تکلیف دہ حقیقت کو جان لینے والے ہم تنہا نہیں ہیں بلکہ مشرق و مغرب کے غیر مسلم بھی اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ دنیا میں جمہوریت کے سب سے بڑے علمبردار ملک امریکا کے لوگ جمہوریت سے واضح طور پر غیر مطمئن ہیں، وہ بدترین تقسیم سے دوچار ہیں اور جمہوری نظام کی ناانصافی کے خلاف اپنے غم و غصے کے اظہار کے لیے سڑکوں پر نکل رہے ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت، ہندو ریاست، غریب کسانوں کے مظاہروں سے لرزاٹھی ہے جبکہ کسانوں کے علاوہ ہندوستان کے بے شمار لوگ غربت سے بد حال ہیں۔

بے شک جمہوریت نے دِکھا دیا ہے کہ یہ انسانوں کے امور کی دیکھ بھال کرنے سے قاصر اور ناکام ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ جب جمہوریت کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں حلال و حرام، جائز و ناجائز کا تعین انسان کی ناقص و محدود عقل کرتی ہے۔ مزید یہ کہ جمہوریت اقتدار میں موجود لوگوں کو فیصلہ سازی کا اختیار دیتی ہے پس یہ لوگ اوّل و آخر اپنے مفادات کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں اور اُن لوگوں کو محروم رکھتے ہیں جن پر وہ حکمران ہوتے ہیں۔ تو اے مسلمانو! ہم کس طرح اپنی مشکلات و مسائل کے حل کے لیے بار بار جمہوری نظام سے اُمید لگا سکتے ہیں؟ آخر کس طرح؟

**اے پاکستان کے مسلمانو!** جمہوریت دنیا بھر میں ناکام ثابت ہو چکی ہے اور یہی بہترین وقت ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔ غیر مسلموں کو اس کا کوئی متبادل نہیں سُوجھتا مگر اسلامی امت کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ اس امت کے پاس متبادل کے طور

پر وہ عظیم دین موجود ہے جو نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ پوری انسانیت کو سکون و اطمینان مہیا کر سکتا ہے کیونکہ یہ صرف اسلام ہی ہے کہ جس کے تحت حکمران نہ تو لوگوں کا استحصال کر سکتا ہے اور نہ ہی ان پر ظلم کر سکتا ہے کیونکہ اسلام میں حکمران اور رعایا دونوں ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر و نواہی (احکامات اور ممانعتوں) کے پابند ہوتے ہیں۔

جمہوریت اور آمریت کے برخلاف خلافت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی وہ واحد پیمانہ ہوتی ہے جس کی بنیاد پر صحیح اور غلط کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور انسانوں کی رائے، خواہ وہ متفقہ ہی کیوں نہ ہو، کسی بھی معاملے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کو منسوخ یا معطل نہیں کر سکتی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ﴾ **"اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق آپ ﷺ ان میں فیصلہ کریں، اور ان کی خواہشوں کی پیروی کبھی نہ کیجئے گا اور ان سے بچتے رہیں کہ یہ کہیں کسی حکم سے، جو اللہ نے آپ پر نازل فرمایا ہے، آپ کو بہکا نہ دیں"** (المائدہ، 5:49)۔

مسلمانوں کا خلیفہ نہ تو آمر ہوتا ہے اور نہ ہی جمہوری حکمران۔ خلیفہ نہ تو اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر حکمرانی کرتا ہے اور نہ ہی اسمبلی کی متفقہ رائے کی بنیاد پر بلکہ وہ صرف اور صرف قرآن و سنت کی بنیاد پر حکمرانی کرتا ہے۔ اپنی رعایا کے ساتھ کسی تنازعہ کی صورت میں اس کی ذات اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قانون سے بالاتر نہیں ہوتی بلکہ اللہ کا قانون اس پر بھی اسی طرح نافذ و جاری ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ **"اور اگر کسی بات پر تم میں اختلاف واقع ہو، تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تو اس معاملے میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو"** (النساء، 4:59)۔ خلیفہ پر لازم ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کے مطابق لوگوں کے حقوق ادا کرے اور ان سے جو کچھ بھی وصول کرے وہ اللہ کے حکم کی بنیاد پر ہو۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے خلیفہ راشد، خلیفۂ رسول ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اعلان فرمایا، **وَالضّعِيفُ فِيكُمْ قَوِيّ عِنْدِي حَتّى أُرِيحَ عَلَيْهِ حَقّهُ إنْ شَاءَ اللهُ, وَالقَوِيّ فِيكُمْ ضَعِيفٌ عِنْدِي حَتّى آخُذَ الحَقّ مِنْهُ إنْ شَاءَ اللهُ "اور تم میں سے کمزور میرے سامنے طاقتور ہے جب تک کہ میں اس کو اس کا حق نہیں دِلا دیتا، اگر اللہ نے چاہا، اور تم میں سے طاقتور میرے سامنے کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے حق لے نہیں لیتا، اگر اللہ نے چاہا"۔**

اور لہٰذا دوسرے خلیفہ ٔ راشد، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ نے برملا کہا، **إِنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ** "ایک عورت نے عمر سے بحث کی اور وہ اُس پر غالب آگئی"۔ جب ایک عورت نے حضرت عمر فاروقؓ کے اس قول، **لَا تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ "خواتین کے حق مہر کو زیادہ نہ بڑھاؤ"** پر اعتراض کیا اور کہا، **لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ يَا عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ** "اے عمر! آپ کو ایسا کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے (اس کی اجازت دیتے ہوئے) فرمایا"، **وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا، "اور تم نے اس (عورت کو) ڈھیروں مال دیا ہو"** (النساء، 4:20)۔

خلافت کے دور میں اسلام کو جو عظمت حاصل تھی، زمین و آسمان کے مکین اس کے گواہ ہیں۔ یہ اسلام کی بنیاد پر حکمرانی تھی کہ جو لوگوں کے جوق در جوق اسلام قبول کرنے کا باعث بنی، مشرق میں انڈونیشیا سے وسطی ایشیا تک، اور مغرب میں بوسنیا سے لے کر مراکش تک یہی صورت حال تھی۔ یہ اللہ کی کتاب قرآنِ مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی بنیاد پر حکمرانی تھی کہ مظلوم ظالموں سے بچنے کے لیے خلافت کا رُخ کرتے تھے، یورپ کے وہ یہودی اس کی ایک مثال ہیں کہ جنہوں نے وہاں کے عیسائیوں کے بدترین مظالم سے بچنے کے لیے خلافت کی جانب ہجرت کی۔ خلافت دنیا کی کسی طاقت سے خوفزدہ نہ ہوئی، وہ صرف اللہ پر بھروسہ کرتی تھی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر حملہ کرنے والوں کو محض جنگ کی دھمکی دے کر خاموش کرادیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کی وجہ سے ہی خلافت اس بات کی پابند تھی کہ وہ مظلوموں کی پکار کا جواب دینے، مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرانے، اور نئے علاقوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لیے افواج کو حرکت میں لائے، اور خلافت صدیوں یہ فرض ادا کرتی رہی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نے خلافت کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ غریب اور مقروض افراد کی مدد کرے اور اپنے لوگوں کو اعلیٰ ترین تعلیم اور صحت کی سہولیات مفت فراہم کرے، اور کوئی ریاست اس معاملے میں اس کی ہمسر نہ تھی۔

**اے پاکستان کے مسلمانو!** آج سے سو ہجری سال قبل، رجب 1342 ہجری بمطابق مارچ 1924، ہم اپنی خلافت کھو بیٹھے جس کے نتیجے میں اسلام کی حکمرانی کے خاتمے کا عظیم سانحہ رونما ہوا اور اب تک یہ حکمرانی بحال نہیں ہو سکی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد سے صورتِ حال یہ ہے کہ مسلم دنیا کے حکمران مظلوموں کی آہ و بکا اور دُہائیوں پر ٹس سے مس نہیں ہوتے اور انہوں نے ہماری افواج کو مقبوضہ اسلامی علاقوں کو آزاد کرانے سے روک رکھا ہے۔ ہم اپنے علاقوں میں ظلم و جبر اور غربت سے بھاگ کر دوسرے علاقوں میں پناہ کی تلاش میں سمندر میں ڈوبنے تک کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر بار بار حملے کیے جارہے ہیں اگرچہ اس امت کے پاس لاکھوں کی تعداد میں قابل اور جہاد کے لیے تیار افواج بھی موجود ہیں۔ اللہ

سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے مسلم علاقوں کو عطا کردہ بیش بہا وسائل کے خزانوں کے باوجود ہم بدترین غربت وافلاس کا سامنا کررہے ہیں۔ خلافت کی عدم موجودگی میں ہم بغیر منزل کے بھٹک رہے ہیں اور یقیناً ہم اسلام کو ایک طرف ڈال کر اور جمہوریت یا آمریت کو اپنا کر رستہ نہیں پاسکتے۔

خلافت کے معاملے سے ہم کیسے غافل اور خاموش رہ سکتے ہیں جبکہ ہمارے معزز آباؤاجداد نے اسے بچانے کے لیے زبردست جدوجہد کی تھی، اگرچہ اس وقت برطانوی راج ہماری گردنوں پر مسلط تھا؟ جب برطانوی استعمار نے عثمانی خلافت کے خاتمے کے لیے جنگ کی آگ بھڑکائی تو علامہ اقبالؒ نے نومبر 1912ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں اپنی نظم "جواب شکوہ" پڑھی تا کہ خلافت کے لیے چندہ جمع کیا جاسکے۔ مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر نے خلافت کی حمایت میں ایک وسیع اور زبردست تحریک برپا کی۔ پھر جب برطانوی ایجنٹ، ترک قوم پرست، مصطفی کمال (اتاترک) نے آخری فیصلہ کن وار کیا اور رجب 1342 ہجری بمطابق مارچ 1924 کو خلافت کے خاتمے کا اعلان کیا تو اُس وقت ہمارے عاقبت اندیش آباؤاجداد نے ایک ٹیلی گرام جاری کیا جس میں خبردار کیا گیا تھا کہ خلافت کا خاتمہ "شرارتی عزائم کا دروازہ کھول دے گا"۔

یہ تھا ہمارے آباؤاجداد کا ردعمل جس وقت خلافت کا خاتمہ ہونے جارہا تھا۔ تو آج جب خلافت کو کھوئے پورے ایک سو ہجری سال ہوگئے ہیں تو ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟! آج جب پاکستان کسی استعماری طاقت کے براہِ راست قبضے میں نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے ایک بہت بڑی نوجوان آبادی، بے شمار قدرتی وسائل اور طاقتور افواج سے نوازا ہوا ہے، تو خلافت کے خاتمے کے سو ہجری سال مکمل ہونے پر ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟ آج ہمارا ردِ عمل کیا ہونا چاہئے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ کی بیعت کو فرض قرار دینے کے لیے جو الفاظ ادا کیے وہ انتہائی شدید ہیں، آپ ﷺ نے خلافت کے بغیر موت کو جاہلیت یعنی اسلام سے ہٹ کر موت قرار دیا، جو کہ بدترین موت ہے، ارشاد فرمایا: **مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً** **"جس کو اس حالت میں موت آئی کہ اس کے گلے میں (خلیفہ کی) بیعت کا طوق نہ ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا" (مسلم)**۔

**اے پاکستان کے مسلمانو!** امام احمد بن حنبل نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ** **"پھر ظلم وجبر کی حکمرانی ہوگی، اور اُس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھالے گا۔ اور پھر نبوت کے نقش قدم پر خلافت ہوگی"**، اور اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ کے

یہ مبارک الفاظ، جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی ہیں، ہمارے لیے نہ صرف ایک خوشخبری ہے کہ نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت نے دوبارہ قائم ہونا ہے بلکہ یہ حدیث ہم سے اس کے قیام کی جدوجہد کا تقاضا بھی کرتی ہے کیونکہ ہم پر یہ فرض ہے کہ ہماری حکمرانی صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نازل کردہ وحی کی بنیاد پر ہو۔ **اے مسلمانو! خلافت کو تباہ ہوئے سو ہجری سال گزر گئے ہیں، تو اٹھو اور اس کے قیام کے لیے حزب التحریر کی جدوجہد کا حصہ بن جاؤ!**

30 جمادی الثانی 1442 ہجری

12 فروری 2021ء

**حزب التحریر**

**ولایہ پاکستان**

فہرست

# رجب مہم کی سرگرمیاں

RAJAB 1442
100 YEARS
WITHOUT KHILAFAH
UPON THE CENTENARY OF
THE DESTRUCTION OF THE KHILAFAH
...
ESTABLISH IT, OH MUSLIMS!
The Hidden Pandemic: The Virus of Capitalism
The Divine Cure
SAT. FEB 27, 2021 02:00PM CST
Breaking of a New Dawn: The Emergence of the Islamic World Order
Rising Stars
SAT. MAR 06, 2021 01:00PM CST
/HTAmerica
HIZB UT-TAHRIR
AMERiCA

2 KB/s
10:57 PM
23%
Pakistan Trends
1 · Cricket · Trending
#PZvIU
5,852 Tweets
2 · Trending
#KhilafahIsOurShield
7,232 Tweets
3 · Sports · Trending
#IUvsPZ
1,141 Tweets
4 · Politics · Trending
#Justice4AsadAchakzai
5 · Trending
Haider Ali
4,316 Tweets
6 · Trending
#شهادت_شریکۃ_الحسین_زینبؑ
11.1K Tweets
7 · Trending
Hassan Ali

6:13 PM
Pakistan Trends
1 · Politics · Trending
#PrimeMinisterImranKhan
96K Tweets
2 · Trending
#پیو_پھر_سیلیکٹ_ہوا
19.9K Tweets
3 · Trending
#اولاد_بچاؤ_مہم
11.7K Tweets
4 · Politics · Trending
#VoteOfConfidence
46.6K Tweets
5 · Trending
#ReturnTheKhilafah
98.2K Tweets
6 · Politics · Trending
PMLN
29.3K Tweets
7 · Trending
Mohsin Dawar
1,966 Tweets
8 · Politics · Trending
Parliament
150K Tweets

Indonesia Trends
1 #100TahunTanpaKhilafah
20.2K Tweets
2 #YenidenHilafet
14.4K Tweets
3 #خلافت_کو_قائم_کرو
9,566 Tweets
4 #أقيموا_الخلافة
15.9K Tweets

15:09
38%
Search Twitter
Turkey trends
1 · Trending
#YenidenHilafet
70K Tweets
2 · Politics · Trending
#8M2021
86.2K Tweets
3 · Trending
#A101
20.4K Tweets
4 · Politics · Trending
#ÖğrtAnkaradaHakArayacak
92.1K Tweets
5 · Trending
Gebze AlarmVeriyor
2,874 Tweets
Show more
Football

SAT 20 23:02
Search Twitter
Pakistan trends
1 · Trending
#PSL2021
2 · Trending
#KKvQG
8,789 Tweets
3 · Sports · Trending
Clarke
15K Tweets
4 · Trending
#EstablishingKhilafahIsOurDuty
10.6K Tweets
5 · Trending
Hasnain
1,097 Tweets

10:37 PM
Pakistan Trends
1 · Trending
#GladTidingsOfKhilafah
4,797 Tweets
2 · Trending
#یوتھیے_کتے_کے_بچے
7,324 Tweets
3 · Trending
#پٹواری_کھوتی_کے_بچے
8,358 Tweets
4 · Cricket · Trending
Shahid Afridi
5 · Trending
#پیو_پھر_سیلیکٹ_ہوا
29.3K Tweets
6 · Trending
#کاتب_وحی_امیرمعاویة
30K Tweets
7 · Pop · Trending
PROUD OF LOUIS
530K Tweets
8 · Pop · Trending
LOUIS TOMLINSON
501K Tweets

ہم آپ کو مدعو کرتے ہیں
حزب التحریر مرکزی میڈیا آفس کی جانب سے الواقیۃ ٹی وی پر پیش کی جانے والی
رجب مہم کی اختتامی کانفرنس میں
اختتامی کانفرنس
اے مسلمانو! اسے قائم کرو
تاریخ:
ہفتہ، 29رجب 1442ہجری (بمطابق 13مارچ، 2021)
وقت:
20:00 مدینہ منورہ | GMT 17:00
جگہ:
الواقیۃ ٹی وی ویب سائٹ اور الواقیۃ ٹی وی کے سوشل میڈیا پیج
زبان:
عربی | ترکی | اردو | انگریزی
الواقیۃ ٹی وی
13.3.2021 | 20:00 مدینہ منورہ وقت Medina Time Zone
www.alwaqiyah.tv
اے مسلمانو
اسے قائم کرو
خلافت کے خاتمے کے 100 سال ہونے پر
١٣٤٢ھ - ١٤٤٢ھ
رجب مہم
اختتامی
عالمی
کانفرنس

فہرست

# 100 شہروں سے پکار!

بدخشان - أرمناز - أم درمان

كوميلا - ممباسا - تيونس

إسلام أباد -عمورية - الخرطوم

تشيناي - بيليجيك - سعدنايل

شيتاغونغ - حلب - بيروت

قندهار - اسطنبول - حضرموت

نابلس- الأبيض - بورصة

تنجكاق - بورت لويس - جسر الشغور

لوموت - واد مدني - جناق قلعة

دہلی - حارم - ماليندي

كوتا بارو- طرابلس - قابس

ڈھاكه – اربد - عمران

ملاكا - عمان - تكاونغو

هرات - غزة - أبوجا

خليل الرحمن - كابل - زنجبار

جوهور لاما - معرة مصرين - دار السلام

كانغار - صنعاء - الدلنج

كوالا لامبور - جنين - لاغوس

نارايانجانج - قلقيلية - أوديسا

جبل جيراي - كفر تخاريم - القاهرة

حيدرآباد - غازي عنتاب - عجلون - عدن

الواقعہ چینل پر مزید دیکھیئے

فہرست

# 1342 ہجری بمطابق 1924 عیسوی کو خلافت کے خاتمے اور اس کی غیر موجودگی کی ایک صدی ہجری مکمل ہونے کے موقع پر امیر حزب التحریر اور جلیل القدر فقیہ عطا بن خلیل ابوالرَشتہ کی تقریر

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، درود و سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، ان کی آل اور ان کے اصحاب پر اور ہر اس شخص پر جس نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔

امت اسلامیہ اور خاص طور پر اُن دعوت کے علمبردار مرد اور خواتین کی طرف خطاب، جو خلافتِ راشدہ کے دوبارہ قیام کے لئے سر گرمِ عمل ہیں،

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

ایک سو ہجری سال قبل یہی وہ دن تھے جب رجب 1342 ہجری کے آخری ایام، یعنی مارچ 1924 عیسوی کے شروع میں، اس وقت کے استعماری کفار برطانیہ کے زیر قیادت، عربوں اور ترکوں میں موجود غداروں کے ذریعے خلافت کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مجرمِ زمانہ مصطفیٰ کمال نے خلافت کے خاتمے کا اعلان کیا، اس نے استنبول میں خلیفہ کا محاصرہ کر کے دن طلوع ہونے سے قبل ہی خلیفہ کو ملک سے نکال دیا۔ یہ وہ قیمت تھی جو برطانیہ نے طلب کی جس کے عوض مصطفیٰ کمال کو سیکولر ترک جمہوریہ کی صدارت عطا کی گئی۔ یوں یہ سانحہ رونما ہوا اور مسلمانوں کی زمینوں میں ایک خوفناک زلزلہ آ گیا۔ خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی مسلمانوں کی شان و شوکت اور ان کے رب کی رضا کا ذریعہ ختم ہو گیا۔

بے شک مجرم مصطفیٰ کمال نے خلافت کا خاتمہ کر کے کھلم کھلا کفر کا اعلان کیا۔ اس وقت امت کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اس مجرم کے خلاف تلوار سونت کر بر سرِ پیکار ہو جاتی جیسا کہ عبادہ بن صامتؓ سے روایت کردہ رسول اللہ ﷺ کی متفق علیہ حدیث میں حکم دیا گیا ہے، **«وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْراً بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ»** **"۔۔۔اور یہ بھی کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں گے جب تک ان کی طرف سے کھلم کھلا کفر نہ دیکھ لیں کہ جس کے متعلق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے قطعی دلیل موجود ہو"**۔ مصطفیٰ کمال نے شدید مظالم ڈھائے اور مسلمانوں کا خون بہایا خصوصاً اس نے درجنوں علماء کو نشانہ بنایا جن میں شیخ سعید بیرانؒ بھی شامل

تھے، جبکہ کئی علماء کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ یہ سب امت کی کوتاہی میں سے تھا کیونکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امت اس غدار کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ کر انہیں ختم کر دیتی، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں سے غداری کرنے والوں کے خلاف مسلمانوں کا ردعمل کمزور اور انتہائی ناکافی تھا۔ لہٰذا، کھلم کھلا کفر کا مرتکب، اپنے گھناؤنے اعمال کے ذریعہ، امت کے ہاتھوں ایک بدترین انجام سے "بچنے" میں کامیاب ہو گیا!

اس کے بعد استعماری کفار کا اثر ورسوخ مسلم سرزمین پر مکمل طور پر حاوی ہو گیا، چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے علاقوں کو پچپن کے قریب ٹکڑوں میں کاٹ کر تقسیم کر دیا۔ یہ خلافت کے خاتمے کے زلزلے کا نتیجہ تھا۔ پھر ایک دوسرا زلزلہ اُس وقت آیا جب مقدس سرزمین، رسول اللہ ﷺ کے مقامِ اسراء اور معراج، پر یہود کی ریاست قائم کر دی گئی، اور کفار نے اس ناجائز یہودی وجود کو برقرار رکھنے کے لیے تمام وسائل اور ذرائع استعمال کیے۔ وہ پہلا ذریعہ جو کفار نے اس یہودی وجود کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے استعمال کیا وہ اس کے گرد موجود ایجنٹ حکمران تھے۔ نہ صرف یہ کہ یہ حکمران یہود کے ساتھ لڑی جانے والی ہر جنگ میں ناکام ہوئے بلکہ انہوں نے یہودی وجود کو وہ حیثیت دلائی جو اس کی اصل حیثیت سے کہیں زیادہ تھی۔ پھر یہ ایجنٹ حکمران یہاں پر ہی نہ رُکے بلکہ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف لڑائی مول لینے کی ہر ممکن کوشش کی تاکہ یہ معاملہ فلسطین سے یہودی وجود کے جڑ سے خاتمے کا نہ رہے بلکہ یہودی وجود کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں تاکہ شاید وہ ان علاقوں میں سے چند سے دستبردار ہو جائے جن پر اس نے 1967 میں قبضہ کیا تھا۔ پھر یہ ایجنٹ حکمران اس پستی سے بھی مزید نیچے گر گئے۔ ان حکمرانوں میں یہودی وجود کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی دوڑ شروع ہو گئی چاہے یہودی وجود کسی علاقے سے دستبردار نہ بھی ہو!! کچھ ایجنٹ حکمرانوں نے تعلقات قائم کرنے کا جرم خفیہ طور پر کیا اور کچھ نے علی الاعلان یہ جرم سرانجام دیا۔ مصر کے حکمرانوں نے اس ذلت ورسوائی کے مارچ کی قیادت کی، تنظیمِ آزادئِ فلسطین (پی ایل او) نے ان کی پیروی کی، پھر اردن کے حکمرانوں نے قدم بڑھایا اور ان کے بعد متحدہ عرب امارات، بحرین، سوڈان اور مراکش نے ان کی تقلید کی۔ سعودی حکمران ذلت ورسوائی کی اس شاہراہ کے سرے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر ان ممالک کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں جو اس عمل میں پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا یہ سب اس ذلت کی پرواہ کیے بغیر، جس نے سر سے پیر تک ان کو ڈھانپ رکھا ہے، اس جرم میں شرکت کے لیے بھاگے چلے جا رہے ہیں، ﴿**سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ**﴾ "**جو لوگ جرم کرتے ہیں ان کو اللہ کے ہاں ذلّت اور عذابِ شدید ہو گا اس لیے کہ مکاریاں کرتے تھے**" (الانعام: 124)۔

ان حکمرانوں نے صرف فلسطین کے معاملے میں ہی غداری نہیں کی بلکہ انہوں نے دیگر اسلامی علاقے بھی کفار کے حوالے کر دیے۔ ہندو مشرکین نے کشمیر کو اپنی ریاست میں شامل کر لیا، روس نے کریمیا کو شامل کر لیا، جنوبی سوڈان اپنے شمالی حصے سے جدا ہو گیا اور مشرقی تیمور انڈونیشیا سے لے لیا گیا۔ اور قبرص کا کیا کہنا، یہ کئی سال تک مسلمانوں کا قلعہ رہا لیکن اب اس کے زیادہ تر حصے پر یونان کا کنٹرول ہے۔ روہنگیا کے مسلمانوں کو میانمار (برما) میں قتل کیا جا رہا ہے اور جب وہ اس خوفناک ظلم سے بچنے کے لیے بنگلادیش میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان سے نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے اور انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک کر باسان تشار کے جزیرے پر پھینک دیا جاتا ہے جہاں پر سیلاب آتے رہتے ہیں، یہ خطرات سے پُر علاقہ ہے جو کسی بھی طرح انسانوں کے رہنے کے لائق نہیں ہے۔ پھر مشرقی ترکستان کہ جہاں چین بدترین مظالم ڈھا رہا ہے اور اُس نے اِس علاقے کو مسلمان مرد و خواتین کے قید خانے میں تبدیل کر دیا ہے، اس نے ایغور مسلمانوں کے خلاف ایسا وحشیانہ رویہ اپنایا ہے کہ وحشی جنگلی درندے بھی ایسی درندگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ یہ تمام مظالم رات کے اندھیروں میں چھپ کر نہیں بلکہ دن کی روشنی میں کھلم کھلا کیے جاتے ہیں جن سے مسلم ممالک کے حکمران بخوبی واقف ہیں لیکن انہوں نے قبر کی سی خاموشی اختیار کی ہوئی ہے، اور اگر وہ اس معاملے پر بات کرتے بھی ہیں تو یہ کہ مسلمانوں پر مظالم چین کا اندرونی معاملہ ہے! **﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً﴾ "(یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (اور کچھ شک نہیں) کہ یہ جو کہتے ہیں محض جھوٹ ہے"** (الکھف:5)۔

جہاں تک مسلم علاقوں کا تعلق ہے تو ان پر "رویبضات" (جاہل) حکمران حکمرانی کر رہے ہیں، جو استعماری کفار کی مکمل پیروی کرتے ہیں اور کفار جدھر کا رخ کرتے ہیں یہ بھی اپنا منہ اسی جانب کر لیتے ہیں۔ یہ نہ تو ملک کی سیکیورٹی برقرار رکھتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ لوگوں کی دولت لوٹی جا رہی ہے اور ان کی عزتیں تار تار ہو رہی ہیں۔ جہاں تک خود حکمرانوں کا تعلق ہے، تو استعماری کفار خصوصاً امریکا کی نظر میں ان کی کوئی وقعت نہیں ہے جو اپنے ایجنٹوں کو اس طرح مخاطب کرتا ہے کہ وہ پست اور ذلیل نظر آئیں۔ وہ انہیں حکم دیتا ہے، "ہمارے بغیر تم اپنی کرسی پر چند دن بھی ٹھہر نہیں سکتے، پس جتنی دولت دے سکتے ہو ہمیں دو بلکہ اپنی استطاعت سے بھی زیادہ دو"۔ بے شک جو ذلیل ہو اسے ذلت ناگوار نہیں گزرتی!!

**اے مسلمانو!** خلافت کے خاتمے کے بعد آج آپ کی یہ صورتحال ہے، آپ پر اقوام ہر طرف سے حملہ آور ہیں، جبکہ خلافت کے سائے میں آپ کی کیا صورتحال تھی؟

اس وقت آپ بہترین امت تھے جنہیں انسانیت کے لیے کھڑا کیا گیا تھا، آپ خاتم النبیین، امام المجاہدین محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے تھے۔۔۔ آپ کے آباؤاجداد خلفائے راشدینؓ اور عظیم فاتحین ہیں۔ آپ فاتح صلاح الدین کی اولاد ہیں جس نے اسی رجب کے مہینے 583 ہجری میں صلیبیوں کو عبرتناک شکست دے کر القدس کو آزاد کرایا تھا۔ آپ قُطز اور بیبرس کی اولاد ہیں جنہوں نے تاتاریوں کو بدترین شکست سے دوچار کیا تھا۔ آپ محمد الفاتح کی اولاد ہیں، وہ نوجوان امیر جو 23 سال سے زیادہ کا نہیں تھا جب اس نے 857 ہجری بمطابق 1453 عیسوی کو قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا، جس کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے عزت سے سرفراز کیا۔ احمد نے بشر الخثعمی سے یہ حدیث روایت کی: **«فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ» "کیا اعلیٰ وہ امیر ہوگا اور کیا اعلیٰ وہ فوج ہوگی (جو قسطنطنیہ فتح کرے گی)"۔**

آپ خلیفہ سلیمان القانونی کی اولاد ہیں جس سے فرانس نے 1525 عیسوی میں یہ درخواست کی تھی کہ ہمارے بادشاہ کو قید سے رہا کروانے میں مدد فراہم کریں۔ لیکن آج فرانس مسلمانوں کے خلیفہ کی جانب سے فراہم کی جانے والی معاونت کو بھول گیا ہے یا بھلا دینا چاہتا ہے، لہٰذا وہ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی اہانت کرتا ہے، مگر اس عظیم شیطانی جرم کی سزا سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اسلام کی ڈھال – خلافت - موجود نہیں ہے۔ آپ خلیفہ سلیم سوئم کی اولاد ہیں جس کے دورِ حکمرانی میں امریکا خلافت کو سالانہ ٹیکس دیتا تھا تاکہ اس کے بحری جہازوں پر الجزائر میں موجود عثمانی بحریہ حملہ نہ کرے اور وہ بحفاظت بحر روم سے بحر اوقیانوس تک سفر کر سکیں۔ اس حوالے سے تحریر ہونے والا معاہدہ عثمانی ریاست کی زبان میں لکھا گیا تھا اور پہلی بار ایسا ہوا کہ امریکا ایک ایسے معاہدے پر دستخط کرنے پر مجبور ہوا جو اس کی ریاست کی زبان میں تحریر نہیں کیا گیا تھا۔ یہ معاہدہ 1210 ہجری بمطابق 1795 عیسوی میں طے پایا تھا۔ لیکن اب امریکا مسلم دنیا کے حکمرانوں کو کنٹرول کرتا ہے اور کہتا ہے، "پیسے دو کیونکہ ہم تمہاری حفاظت کرتے ہیں"۔ آپ خلیفہ عبدالحمید دوئم کی اولاد ہیں جسے یہود نے فلسطین کے عوض لاکھوں سونے کے سکوں کی پیشکش کی لیکن وہ اس پیشکش سے قطعی طور پر متاثر نہیں ہوا اور یہ مشہور الفاظ ادا کیے، "میرے لیے اپنے جسم کو خنجر سے کاٹنا آسان ہے بجائے یہ کہ فلسطین کو خلافت سے کاٹ دیا جائے"، پھر اس نے مزید کہا"۔۔۔ یہود اپنے لاکھوں اپنے پاس رکھیں۔۔۔ اور اگر ایک دن خلافت ختم ہو گئی تو پھر وہ فلسطین کو بغیر کسی قیمت کے حاصل کر سکتے ہیں"۔ اور پھر تاریخ نے ان کے الفاظ درست ثابت کر دیے۔ آپ ان کی اولاد ہیں جنہوں نے گھڑی ایجاد کی اور اسے یورپ کے عظیم بادشاہ شارلی

میگنی(Charlemagne) کو تحفے کے طور پر پیش کیا اور اس کے درباری یہ سمجھے کہ اس کے اندر بھوت اور جن ہیں جو اسے چلا رہے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب ہم روشن افکار کے مالک تھے اور جب کفار کے افکار بہت پست اور کمزور تھے۔

**اے مسلمانو!** یہ تھی آپ کی صورتحال جب خلافت ایک ڈھال کی طرح آپ کی حفاظت کرتی تھی، اور جب آپ سے آپ کا سایہ چھن گیا تو اب آپ کی صورتحال اس قدر ذلت آمیز ہو چکی ہے، تو اے بصیرت والو، نصیحت پکڑو۔

**آخر میں، اے اہلِ طاقت و قوت، اے خالد بن ولیدؓ، صلاح الدین اور محمد الفاتح کے جانشینو!**

صرف آپ ہی وہ لوگ ہیں جو اس زخمی امت کو شفا بخش سکتے ہیں کہ جس کے سینے کو آپ کے دشمنوں اور آپ کے دین کے دشمنوں نے چھلنی کر رکھا ہے۔ مسلمان اپنی ہی سرزمین میں، جو اسلام کی سرزمین ہے، جس ذلت سے دوچار ہیں اسے صرف آپ ہی ختم کر سکتے ہیں۔ امت کی امیدوں کو زندہ کرنے اور اسے پورا کرنے کا اعزاز آپ کا منتظر ہے، جب پوری امت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگی، جب اس کی ساری فوجیں آپ کے سامنے اور آپ کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔ آپ اس وقت، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اِذن سے، اکیلے نہیں ہوں گے، لہٰذا آپ اپنا فرض ادا کریں اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو برکت عطا کرے گا، آپ ہماری نُصرت کے لیے کھڑے ہوں، نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے قیام کے لیے آپ حزب التحریر کو نُصرۃ دیں کیونکہ یہ صرف حقیقت کے لحاظ سے ہی فتح کا راستہ نہیں ہے، بلکہ اول بات یہ ہے کہ یہ ایک فرضِ عظیم ہے جس کے ذریعہ اسلام کے احکامات قائم ہوتے ہیں اور حدود نافذ ہوتی ہیں۔ خلافت کے بغیر آج اسلام کے احکامات لوگوں پر نافذ نہیں اور نہ ہی ان کے درمیان اللہ کی حدود نافذ ہیں، اور اس دوران جو خلافت کے قیام اور خلیفہ کے تقرر کی جدوجہد نہیں کرتا جبکہ وہ اس کی اہلیت بھی رکھتا ہو تو وہ بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہے کیونکہ اگر اُسے اِس حالت میں موت آجائے تو وہ ایسی موت ہوگی جیسا کہ زمانہِ جاہلیت کی موت۔ رسول اللہ ﷺ نے اس گناہ کی سنگینی کو واضح کرنے کے لیے فرمایا، **«...وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» "...اور جو کوئی اس حال میں مرا کہ اس نے خلیفہ کی بیعت نہ کی ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا"**۔ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے جنازے کو تیار کرنے اور ان کے جسمِ اطہر کی تدفین سے قبل خلیفہ کو بیعت دی، جو اِس بیعت کے فرض کی عظمت و اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ سب خلافت کی عظمت اور اہمیت کی بنا پر ہے۔

**اے اہلِ طاقت و قوت، اے اہلِ نُصرۃ، اے مسلم افواج!**

کیا آپ میں کوئی مُصعب بن عمیرؓ، اسعد بن زُرارہؓ، اُسید بن حضیرؓ اور سعد بن معاذؓ موجود نہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت کرے اور دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی کامیابی سمیٹ لے؟ سعد بن معاذؓ وہ تھے جنہوں نے اللہ کے دین کے لیے نُصرۃ دی تھی اور ان کے انتقال پر الرحمٰن کا عرش ہل گیا تھا، بخاری نے جابرؓ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، **«اهْتَزَّ العَرْشُ لِمَوت سعد بن معاذ»** **"سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش لرز اُٹھا"**۔ کیا آپ میں کوئی ایسا صاحبِ بصیرت ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت میں اسلام کی دعوت کے علمبرداروں کو نُصرۃ دے؟ امت آپ کی جانب دیکھ رہی ہے اور آپ کی منتظر ہے، وہ آپ کی تکبیروں کی منتظر ہے کہ وہ بھی آپ کی تکبیروں میں شامل ہو جائے، جب آپ کے ہاتھوں سے **الرایہ** کا جھنڈا بلند ہو اور وہ آپ کے لیے نعرے بلند کرے۔ امت کو زوال سے نکالنے کا یہی واحد راستہ ہے کہ خلافتِ راشدہ قائم کی جائے جو اسلام کو مکمل طور پر نافذ کرے اور دعوت وجہاد کے ذریعے اس کے پیغام کو پوری دنیا تک لے جائے اور اللہ اس کی مدد ونصرت کرے: **﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾** **"ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی، دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی)"** (غافر: 51)۔

**اے اللہ کے سپاہیو!** ہمیں یہ ادراک ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ آسمان سے فرشتے اتریں اور ہماری بجائے خلافت کو قائم کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو طاقت پہنچانے کے لیے ان کی فوج کی قیادت کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری مدد کے لیے صرف اسی صورت میں فرشتے بھیجیں گے جب ہم پورے اخلاص اور سچائی کے ساتھ اس دنیا میں اسلامی طرزِ زندگی کی بحالی اور خلافت کے قیام کے لیے بھرپور جدوجہد کریں گے۔ خلافت کا قیام اللہ کا وعدہ ہے جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں مذکور ہے۔ ان لوگوں کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جو کہتے ہیں کہ آج خلافت کا قیام ایک خیالی تصور ہے۔ دراصل جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خلافت کا قیام خیالی تصور ہے وہ خیالی دنیا میں ہے، جبکہ خلافت کا قیام ایک حقیقت ہے جو اللہ کے اِذن سے واقع ہو کر رہے گا، جس کی تصدیق چار حقائق سے ہوتی ہے:

**پہلا:** اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے: **﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾** **"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا"** (النور: 55)۔

**دوسرا:** رسول اللہ کی یہ بشارت کہ ظلم وجبر کے دَور کے بعد نبوت کے نقش قدم پر خلافت واپس لوٹے گی، ارشاد فرمایا«**...ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ» ثُمَّ سَكَتَ،"...پھر جبر کادور ہوگااور اس وقت تک رہے گاجب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ اسے ہٹادے گاجب وہ چاہے گا، پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہوگی" اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہوگئے**۔(احمد نے حذیفہ سے روایت کی)۔

**تیسرا:** ایک زندہ ومتحرک امت، جو وہ بہترین امت ہے جو بنی نوع انسان کے لیے کھڑی کی گئی ہے: ﴿**كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ "جتنی امتیں لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو**"(آل عمران:110)۔ اگر یہ امت خلافت کے قیام سے کچھ عرصہ رکی ہوئی ہے تو یہ حملہ کرنے سے پہلے شیر کے آرام کرنے کی طرح ہے۔

**چوتھا:** یہ حزب جو اللہ کے اِذن سے اللہ کے ساتھ مخلص اور رسول ﷺ کے ساتھ سچی ہے، اور اللہ کے وعدے اور رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے حصول کے لئے دن رات جدوجہد کر رہی ہے، گویا یہ اس حدیث کی تصدیق ہے، «**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ» "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے**"(مسلم نے ثوبان سے روایت کی)۔

ان چاروں میں سے کوئی ایک بھی بات یہ بیان کرنے کے لئے کافی ہے کہ خلافت کے لئے کام کرنا خیالی گھوڑے دوڑانا نہیں ہے، اور اگر یہ چاروں ہی موجود ہوں، تو کیا ہی اعلیٰ امر ہے؟! پس خلافت کا قیام ایک مسلمہ حقیقت ہے جس کا وقت اللہ کے اِذن سے دور نہیں۔ اس کے قیام کے بعد اللہ کے اذن سے اسے مضبوطی اور استحکام حاصل ہوگا، اور آج کی بڑی طاقتوں کے ڈھانچے گر جائیں گے اور ان کا عبرتناک انجام ہوگا۔ یہ ممالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اللہ کے مخلص بندوں کی نظر میں پست ہیں۔ بے شک ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک انتہائی چھوٹی مخلوق کورونا وائرس نے، جو خالی آنکھ سے دکھائی بھی نہیں دیتی، ان ممالک کا کیا حال کر دیا ہے جس میں ان کا سرغنہ امریکا بھی شامل ہے۔ ذرا نظر ڈالیں کہ انتخابات میں امریکا کے ساتھ کیا ہوا، کہ ایک گروہ انتخابات کو چوری شدہ اور فراڈ سمجھتا ہے اور دوسرا انہیں ایک بڑی فتح سمجھتا ہے! ان انتخابات کا خاتمہ محض چپقلش پر نہیں

ہوا بلکہ سرکاری اداروں پر حملہ ہوگیا اور سرمایہ داریت کے علمبردار ملک کے اقتدار کے ایوانوں میں فائرنگ سے لوگ قتل ہوگئے، جبکہ دونوں جماعتیں تباہ کن جمہوریت کا ہی مطالبہ کررہی تھیں! یہ ہے آج کی دنیا، جو افراتفری اور بدانتظامی میں مبتلا ہے۔ اس دنیا کو اسلام کی ریاست، نبوت کے نقش قدم پر خلافت، قائم کرکے ہی بچایا جاسکتا ہے۔

**بھائیو اور بہنو!** ہم جدوجہد کرتے تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ خلافت کا قیام اس کے خاتمے کی ایک صدی مکمل ہونے سے پہلے ہی ہوجائے، یوں حزب کی زندگی کے ان ستر سالوں میں دن رات گزرتے رہے۔ ہم خلافت کے قیام کے قریب پہنچے، لیکن پھر منزل دور ہوگئی۔ لیکن اس کے باوجود ہم کبھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے مایوس نہیں ہوئے۔ پس ہم بھرپور انداز میں کام کرتے ہیں اور ہماری آنکھیں خلافت کے سورج کے طلوع ہونے کی طرف لگی ہیں اور ہمارے دل اس کے لیے دھڑکتے ہیں۔ مگر ہمارے قلب مطمئن ہیں کہ یہ قائم ہوکر رہے گی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی اطلاع دی اور خوشخبری سنائی «...ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ» "اور پھر خلافت قائم ہوگی نبوت کے نقش قدم پر"۔ یہ تمام باتیں ہماری ہمت کو بڑھانے اور ہمارے ارادوں کو مضبوط کرنے کے لیے کافی ہیں۔ یہ دوبارا سے چنگاری کو بھڑکا کر آگ بناتی ہیں اور ایک شخص کو، جو سانحے کے صدمے سے مبہوت ہے، ایسے فرد میں تبدیل کردیتی ہیں جو اس سانحے کے بعد کامیابی وراحت کی امید رکھتا ہے۔

اسی کے متعلق اللہ علی الکبیر نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے، ارشاد ہوا ﴿**فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً * إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً**﴾ "**ہاں ہاں! مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے، اور بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے**" (الشرح: 6-5)۔ اور یہی بات ہمیں نبیؐ صادق وامین نے بیان کی، «**وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ**» "**ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی**" (رزین) یہی پیغام عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو دیا تھا، (**فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ شِدَّةٌ إِلاَّ جَعَلَ اللَّهُ بَعْدَهَا مَخْرَجاً، وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ**) "**کوئی مشکل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ اس کے بعد اس سے نکلنے کا موقع نہ پیدا کردے اور سختی دو آسانیوں پر قابو نہیں پاسکتی**"۔ لہٰذا اللہ رب العالمین کے اذن سے آسانی وراحت کے دن آنے والے ہیں اور خلافت سچے ایمان والوں کے ہاتھوں قائم ہوگی، وہ یہودی وجود کو مٹائے گی اور فلسطین کو ایک بار پھر اسلام کا مسکن بنادے گی۔ قسطنطنیہ (استنبول) کے فتح ہوچکنے کے بعد روم بھی فتح ہوگا اور **اللہ القوی العزیز** کے مخلص بندے پکار کر کہیں گے، ﴿**وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً**﴾ "**اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے**" (الاسراء: 81)۔ اللہ کی زمین تکبیرات سے گونج اٹھے گی اور دنیا اسلام کے نور سے چمک اٹھے گی: «**لَيَبْلُغَنَّ هَذَا**

**الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزّاً يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَذُلّاً يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ» "یہ دین وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک رات اور دن کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ کوئی کچا یا پکا گھر نہیں چھوڑے گا مگر اس میں اسلام کو داخل نہ کر دے۔ خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے ذلت قبول کر لی جائے؛ عزت وہ ہو گی جو اللہ اسلام کے ذریعے عطا کرے گا اور ذلت وہ ہو گی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کر دے گا"** (احمد نے تمیم الداری سے روایت کی)۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ اسلام کے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ وہ گزرے ہوئے لوگوں کے ہی الفاظ دہراتے ہیں جو مذاق اڑایا کرتے تھے، **﴿غَرَّ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ﴾ "ان لوگوں (مسلمانوں) کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے"** (الانفال: 49)۔ لیکن یہ بات ان لوگوں کے لیے شرمندگی کا باعث بن گئی جنہوں نے یہ کہی تھی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے دین کو بلند کرتا ہے اور اس کے لوگوں کی مدد و نصرت کرتا ہے۔ وہ دن ان لوگوں کے لیے بہت ہی خوفناک ہو گا کیونکہ العزیز الحکیم اپنے ان بندوں کے ساتھ ہے جو اس پر ہی بھروسہ کرتے ہیں، جو اس سے وفادار ہیں، جو اپنے نبی ﷺ کے ساتھ سچے ہیں، جو پوری تندہی اور بہادری کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں، اور ان کے دل اور سینے اللہ کی بات سے مطمئن ہیں، **﴿إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً﴾ "اللہ اپنے امر کو پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے"** (الطلاق: 3)۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہم اس طے کردہ امر کی جانب بڑھ رہے ہیں۔

**﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾**

**"اور اللہ اپنے امر پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"** (یوسف: 21)

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

آپ کا بھائی — ہفتہ، 29 رجب 1442 ہجری

**عطا بن خلیل ابو الرشتہ** — 13 مارچ 2021ء

**امیر حزب التحریر**

فہرست

# مہم کا اختتام: "خلافت کے خاتمے کو ایک صدی ہجری مکمل ہونے پر۔۔۔اے مسلمانو، اسے قائم کرو!"

**(ترجمہ)**

اللہ کی مدد و نصرت کی بدولت، آج ہم امیر حزب التحریر، مشہور فقیہ عطا بن خلیل ابوالرشتہ، کی ہدایت پر خلافت کے خاتمے کی ایک صدی ہجری مکمل ہونے اور اس کے دوبارہ قیام کی فرضیت واہمیت کی یاددہانی کے لیے حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کی طرف سے شروع کی جانے والی عالمی مہم کا اختتام کر رہے ہیں۔

مہم کے آغاز کے اعلان کے ساتھ ہی، دنیا کے متعدد ممالک میں اس حوالے سے سرگرمیاں اور میڈیا تقریبات شروع ہو گئیں تھیں۔ چونکہ بیشتر ممالک کورونا وائرس سے متاثر تھے، لہٰذا یہ سرگرمیاں عوام کی حفاظت کے پیش نظر احتیاطی تدابیر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انجام دی گئیں۔ اس مہم کے دوران مظاہرے کیے گئے، سیمینارز اور لیکچرز منعقد کیے گئے، ریکارڈ شدہ تقاریر اور براہ راست انٹرویوز نشر کیے گئے، مضامین اور پریس ریلیز ویب سائٹ اور میڈیا اسٹیشنوں پر شائع اور نشر کی گئیں۔

تقاریر اور مظاہرے اسلامی ممالک میں موجود خلافت کے دور کی عمارتوں اور مقامات کے سامنے کیے گئے تاکہ اس سانحہ کی صد سالہ برسی کی اہمیت کو اجاگر کیا جاسکے۔ اس مہم کا مقصد یہ تھا کہ خلافت کے واپسی کی امت میں موجود شدید خواہش کو سامنے لایا جائے تاکہ آنے والی خلافت اس بکھری ہوئی امت کو جمع کر کے یکجا کرے اور اس کے بیٹوں کے درمیان استعماریوں نے جو تقسیم پیدا کی ہے اسے ختم کیا جائے، اس کی کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کیا جائے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شریعت کو نافذ کیا جائے، امت کے معاملات کی بہترین طریقے سے دیکھ بھال کی جائے، امت کے دشمنوں کے متحدہ حملوں کو روکا جائے، اسلامی سرزمین پر توحید کا جھنڈا لہرایا جائے بالکل ویسے ہی جیسے رسول اللہ ﷺ (اللہ کی رحمتیں ہوں آپ ﷺ اور آپ کے خاندان پر) اور آپ ﷺ کے صحابہؓ نے اس دن لہرایا تھا جب مسلمانوں کی پہلی ریاست قائم ہوئی تھی، اور پھر اس ریاست کے ذریعے انہوں نے روم و فارس کی سلطنتوں، اور دنیا کے دیگر حکمرانوں کو شکست دی تھی، اور اسلام اور اس کے پیغام کو پھیلایا تھا، اور انہوں نے ثابت کیا تھا کہ وہ تمام اقوام میں سب سے بہترین ہیں جنہیں تمام انسانیت کی فلاح کے لیے اٹھایا گیا تھا۔

اس مہم کا اختتام امیر حزب التحریر، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے، کی تقریر پر ہوا جس میں امت کے نام ایک اہم پیغام جاری کیا گیا۔ انہوں نے امت کو خلافت کے قیام کی فرضیت کی اہمیت کی یاد دہانی کرائی۔ اس حوالے سے انہوں نے شرعی دلائل پیش کیے اور بتایا کہ یہ معاملہ اسلامی امت اور دیگر لوگوں کے لیے کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔

تقاریر، کانفرنسوں، پمفلٹس، اور مظاہروں میں اسلامی امت اور اس کی افواج کو اس بات کی دعوت دی گئی کہ اُس عزت و شرف کو حاصل کرنے کی جدوجہد کا حصہ بنیں جو مسلمانوں کو عہد خلافت میں حاصل تھی جب شریعت کی حکمرانی تھی، اور یہ کہ حزب التحریر نے اس عظیم نعمت کو حاصل کرنے کے رستے کی نشاندہی کر دی ہے، اور حزب امت کے ساتھ کام کر رہی ہے تا کہ کافر مغربی استعمار کی جانب سے اس پر مسلط کیے گئے انسانوں کے بنائے گئے کفر نظام سے نجات حاصل کی جاسکے۔

اسی طرح حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس نے میڈیا میں کام کرنے والے مخلص مسلمانوں تک یہ پیغام پہنچایا کہ مسلمانوں کے عزت و شرف والے دور کی واپسی یعنی نبوت کے نقش قدم پر دوسری خلافت راشدہ کے قیام کے پیغام کو پھیلانے میں اپنا حصہ ڈالیں۔

#أقيموا_الخلافة

#ReturnTheKhilafah

#YenidenHilafet

#خلافت_کو_قائم_کرو

انجینئر صالح الدین عضاضہ

ڈائریکٹر مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر

[فہرست]

# نُصرۃ

نصرۃوہ حکمِ شرعی ہے کہ جس پر آج سیاسی طور پر امت مسلمہ کے مستقبل کا دارومدار ہے کیونکہ نصرۃ کے ذریعے ہی اُس ریاستِ خلافت کا قیام عمل میں آئے گا جو ان غداریوں اور خیانتوں کے طویل سلسلے کا خاتمہ کرے گی جس کا امت کو سامنا ہے، جو اللہ کے نازل کردہ تمام تر احکامات کے ذریعے حکمرانی کا آغاز کرے گی، پوری امت مسلمہ کو ایک ریاست کے سائے تلے وحدت بخشے گی اور دعوت وجہاد کے ذریعے اسلام کے پیغام کو پوری دنیا تک لے جائے گی۔

نصرۃ کی دلیل ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے ملتی ہے کہ جب مکہ کا معاشرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جامد ہو گیا تو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ آپ مختلف قبائل پر اپنے آپ کو پیش کر کے اِن کی حمایت و نصرت طلب کریں۔

پس آپ ﷺ نے ابو طالب کی وفات کے بعد مختلف عرب قبائل کی طرف رجوع کیا یہاں تک کہ مدینہ کے اوس وخزرج قبائل کے سرداروں نے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ ﷺ کو نصرۃ دی اور اس نصرت کے نتیجے میں ہی بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔اور یوں وہ رہتی دنیا تک انصار کے لقب سے پہچانے گئے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کی افواج میں موجود مخلص افسران اپنے انصاری بھائیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلافت کی دعوت کے علمبرداروں کو نصرۃ فراہم کریں، اس کفریہ سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کو اکھاڑ پھینکیں اور ایک خلیفہ ٔراشد کو قرآن وسنت کے نفاذ پر بیعت دیں اور رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی اس بشارت کے پورا کریں کہ جب آپ ﷺ نے فرمایا: **«ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ»** "پھر ظالمانہ حکمرانی کا دور ہو گا اور اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہیں گے۔ پھر اللہ اس کو ختم فرما دیں گے جب وہ چاہیں گے۔اس کے بعد نبوت کے نقش قدم پر خلافت قائم ہو گی" (مسند امام احمد)